UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232942

UNIVERSAL
LIBRARY

يٰداؤدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

الحمد للہ کہ ہر دو حصہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الاولیا قدوۃ الاصفیا
واقف اسرار لاہوتی کاشف سرائر ملکوتی مصدر کمال ذات معبود
حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابوالعلائی الموسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

۱۳۳۲ھ

المعروف

دیوان صحو

بالتماسے ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق عندلیب چمنستان ابوالعلائی
پروانہ شمع جمال آغائی صاحب السیف والتدبیر عالیجناب خان بہادر
محمد عبدالکریم خان شمشیرزادہ اللہ التوفیق ناظم کرورگیری ملک سرکار عالی خلد اللہ ملکہ

در مطبع ابوالعلائی کہ باحافظ فیض الدین وفقہ اللہ تعالیٰ طبع یافت

بار اول

ہلال نوشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجموعۃ التقاریظ

مطبوعۃ ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ

التماس

ز تقدیم و تاخیر بر من مگیر
نویسندہ رازو بود ناگزیر

تقاریظ اور تاریخات دیوان چھپنے کے بعد یکے بعد دیگرے وصول ہوتی رہیں اور اوسی سلسلہ سے اندراج کیا گیا لہذا امید ہے کہ تقدیم و تاخیر کی گرفت نفرمائی جائے گی۔ "صدر ہر جا کہ نشیند صدر است"

حقیر پر تقصیر
شمشیر

از کلک گہر سلک فصیح اللسان صاحب الحکمۃ والیقین واقف اسرار دین
محب و مداح صاحب قبوسین حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم محمد عاشق حسین
ابو العلائی آغائی اعلی اللہ مدارجہم فی الدارین

تقریظ انطباع دیوان مولائی و مرشدی ماہ برج حقیقت خورشید
آسمان معرفت خضر بادیہ طریقت رہبر راہ شریعت سالک مسالک ہدایت
شہنشاہ اقلیم ولایت سبق آموز علم الیقین سراج منیر دین متین عمدۃ العارفین
زبدۃ السالکین حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ
ازکمترین خدام عارفان بندہ ہیچ میرزو ہیچ مدان محمد عاشق حسین
ہاتف آغائی عفی عنہ

اللہ اللہ ذات بیچون و بیچگون کی حمد مین ہر طرف نغمہ سرائی ہو رہی ہے غنچہ چٹک چٹک کر
لب نازک سے توحید کا گیت گا رہے ہین درود کی ترانہ سنجیون سے گل ہمہ تن
گوش اور نہالان چمن سراپا مست ہو کر جھوم رہے ہین - آخر شب ہے ستارے کثرت
کی شان دکھا رہے ہین چاند آسمان کے مغربی کنارہ تک آ پہونچا اور دریاے وحدت

مین غوطہ لگانے کو ہے عیش پرست غفلت کی نیند سو رہے ہین یزدان پرست ریاضت
پر کمر بستہ ہو رہے ہین - دمبدم صبا کے مشکبار جھونکے چلے آتے ہین - یہ مصرع بجلی
کی طرح تڑپ کر عاشقِ جانباز کی زبان سے نکل رہا ہے ع

ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

نسیم گلشن صبہاے بیخودی کا جوہر اُڑا لائی ہے اور در و دیوار کے ذرہ ذرہ سے مستی
ٹپک رہی ہے - ساقی کی خمار آلودہ آنکھین نظرون مین پھر گئین - نشہ عشق نے روح
کو بام عرش تک پہونچا دیا ہے - بوالعلائی باغ کا نظارہ ہو رہا ہے پر اسرار نغمون سے
دل مین رقت اور اُسکے ساتھ جوش پیدا ہوا - ان ترانون سے کان آشنا
پائے گئے ساتھ ہی خیال آیا اے ہاتف یہان نواسنج معرفت اور کون ہو سکتا ہے
پھر دل ہی نے ادب سے کہا - بلبل گلزار عرفانی - زمزمہ سنج رموز حقانی مولائی و مرشدی
حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ ہونگے - اسوقت حضرت قدس سرہ کی
سیرت پر فضیلت پر مثنوی جلوۂ داؤد کے چند شعر زبان پر آ گئے ؎

بوالعلائی مے پلانا ساقیا	بیخبر سب سے بنانا ساقیا
بادہ مین ہو کیفیت بے کیف کی	رنگ بیرنگی دکھاے بیخودی
جام پر شیشہ کی گردن کو جھکا	مے پلا کر پیاس مستونکی بجھا
نشۂ بے مے ہے تیرے ہاتھ مین	سو مزے پیدا کرے اک بات مین
پے بہ پے چلتا ہے باہم دور جام	تیری محفل مست رہتی ہے مدام

تیری ہمت تیری عادت کے نثار
تیری صورت تیری سیرت کے نثار

نشہ مین آزاد کردے فکر سے
مست کردے اک ولی کے ذکر سے

بوالعلائی پیر ہے محو قدیر
ہند مین یکتا دکن مین بے نظیر

پیشوائے شرع دین مصطفےٰ
رہنمائے سر راہ مرتضےٰ

رونق بستان ارشاد ہدےٰ
نور شمع دودمان بوالعلا

واقف اسرار و رمز کبریا
کاشف اسرار کوکشف الغطا

بایزید عصر ذوالنون زمان
وقت کا معروف سمنون جہان

زندہ پیل دہر سری زمن
عارف باللہ شبلی دکن

باجمال و باجلال و باکمال
بے نظیر و بے عدیل و بے مثال

جان تازہ تن مین آتی ہے مدام
باادب لیتا ہو نمین مرشد کا نام

پھر بڑا اکرام ہے معبود کا
ہے محمدؐ تاج سر داؤد کا

ہے لقب آغا ہمارے پیر کا
مرشد و ہادی باتوقیر کا

پیر میرا ہے حسن کا لاڈلا
خاص رب ذوالمنن کا لاڈلا

متحد جیسا محمد سے حسن
ہے حسن آغا مین یون پرتو فگن

جانشین شاہ حسن کا ہوگیا
پھول عرفان کے چمن کا ہوگیا

تھا مئے منصور کا پیدا سرور
حق سے نزدیک اور ہر باطل سے دور

کچھ حسن سے پڑھ لیا ایسا سبق
سالہا جذب آشنا تھا محو حق

سالکی سے پہلے مجذوبی ملی
جب ہوا سالک تو محبوبی ملی

موہنی تھی دونون آنکھونمین بھری
تھی نظر کو یاد طرزِ دلبری

جس کو دیکھا اپنا دیوانہ کیا
آن مین بے مے کے مستانہ کیا

شام سے تا صبح بیداری کے ساتھ
عین مستی مین بھی ہشیاری کیساتھ

آئینہ تھا سامنے ہر دل کا راز
ظاہر و باطن مین سب کا دلنواز

بوالعلائی رنگ مین ڈوبا ہوا
نام پیران طریقت پر فدا

چاپلوسی کی نہ دولتمند کی
حرص کی جو راہ دیکھی بند کی

جسم اطہر پر نہ شیخی کا لباس
سبز و سرخ و زرد کو رکھا نہ پاس

تھا ہمیشہ تن پہ اُنکر کھا سفید
غم نہین میلا رہے وہ یا سفید

پان کے دامن پہ دھبے جابجا
یون نہین پہنا کب خیال اسکا کیا

لٹ پٹی دستار زیب سر تمام
دوش پر رومال کھادی کا مدام

سرحد دل مین نتھا دخلِ ریا
بے ریائی سے ہوا جو کچھ ہوا

ناپسندِ طبع تھی اچھی غذا
بے نمک کھایا کئے ہین سالہا

رخ ہمیشہ گاہ سرخ و گہ سفید
عاشقانہ رنگ چہرہ سے پدید

بیوضو لیتے نہ تھے پیرون کے نام
باوضو اوقات کٹتے تھے مدام

آپکی صحبت کا اتنا تھا اثر
دم مین کرتے بیخبر کو باخبر

وجد مین موئے محاسن آپکے
دیر تک دیکھا کہ رہتے تھے کھڑے

ہر طرف تھا فیضِ باطن کا اثر
اونکے دیوانے تھے بیتاب نظر

بیخبر عالم سے حق سے باخبر
دل کی جانب ہر گھڑی ترچھی نظر

تھے ابوالوقت آپ ایسے نیک نہین
ذکر یزدان ہر گھڑی خاطر نشین

قطبیت تھی آپکو حاصل مدام
آپ تھے بحر کرامت لاکلام

آپکے خادم ہزارون جان نثار
ہند مین بیحد عرب مین بے شمار

ایک عالم تھا دکن مین فیضیاب
خادم اتنے ہین نہین جنکا حساب

آپ کی کشف و کرامت بے شمار
سے ہے پاتک رحمت پروردگار

آپ تھے محبوب رب العالمین
آپ تھے انسان کامل بالیقین

پنجشنبہ کا تھا روز بہترین
نصف تھا ماہ ربیع الاولین

سہ پہر کے وقت وہ بدر کمال
کر چکے دنیا سے آخر انتقال

عمر گذری عشق و وجد و حال مین
خلد کو پہونچے اکہترسال مین

گفتہ ام سال وصال مرشدی
شد وفات رہبر دین نبی

سنہ ۱۳۲۴ھ

آپ کا تخلص صحو تھا اُردو و فارسی مین غزلین فرمایا کرتے تھے شعر گوئی سے آپ کی غرض شاعری نتھی اکثر حالت وجد مین جو کچھہ زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوتا خلفا قلمبند کر لیا کرتے تھے - نواب صادق جنگ بہادر سلمہٗ مولوی غلام محمد صاحب شوق عرب مولوی محمد عبد القیوم صاحب حفظ - ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل - جو سخنوران کامل اور آپکے عقیدتمندان راسخ الاعتقاد مین شامل ہین جب کبھی خدمت

بابرکت مین حاضر ہوتے تو ارشاد فرماتے کہ بھئی ہم شاعر نہین ہین کچھ کہدیتے ہین موزنی غیر موزونی تم جانو بعض اس غلام سے بھی ایسا ہی ارشاد ہوتا کہ بھئی ہمنے غزل لکھی ہے۔ دیکھو اسکا عیب و ہنر تم ہی جانو ہمکو کہدینے سے کام ہے اور کبھی وزن کا بھی لحاظ نہین رہتا تھا۔ اِس سے یہ نہ سمجھہ لیا جائے کہ آپ کی طبیعت موزون نتھی اتفاق سے ایک آدھ مصرع اسطرح کا بھی نکل آتا تو اسکی پروا بھی نہین فرماتے تھے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ بعض اہل علم شعر موزون کرنا تو کجا شعر کو صحیح وزن کے ساتھ نہین پڑھ سکتے۔ اگر استغراق و محویت کی حالت مین ایسا ایک آدھ مصرع نکل آیا تو یہ امر چندان قابل گرفت نہین ہے۔ اِس محل پر اتنا عرض کردینا بھی ضرور ہے کہ ایسے حقیقت آگاہ و معرفت دستگاہ نفوس کے کلام پر کسی وجہ سے نکتہ چینی کی نظر ڈالنا یا اصول عروض کے لحاظ سے جانچنا بالکل خطا اور اسرار کو نہ بینی ہے اول تو اس سبب سے کہ اِن بزرگونکی غرض شعر گوئی سے اِس فن کی تکمیل نہین ہوتی ہے بلکہ واردات قلبی اور کیفیات وجدانی و اسرار حقانی افادۃً و افاضۃً بیان کردینا مقصود ہوتا ہے۔

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

اتفاقاً کہین وزن کا لحاظ نہ کیا گیا ہو تو کچھہ مضایقہ نہین۔ دوسرے یہ کہ علماے منطق و حکمت نے عروضیون کے برخلاف وزن کو شعر کی تعریف مین داخل نہین کیا ہے۔ چنانچہ وہ اسطرح تعریف کرتے ہین۔ الشعر ما ینبسط القلب او ینقبض ترجمہ شعر وہ ہے

جو دل مین سرور پیدا کردے یا غم - اِس قول کی تائید لائق مصنفون نے یون بھی
کی ہے کہ قرآن مجید کی پُرتاثیر اور حکمت آمیز آیات پر کفار حضرت رسول مقبول محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر کہا کرتے تھے حالانکہ کلام الہی نہ منظوم تھا اور
نہ آپنے کبھی ایک مصرع موزون فرمایا غرض اِس برہان قاطع سے یہ بات اچھی
طرح پایۂ یقین کو پہونچ گئی کہ کلام موزون کے سوا جو فقرے اور جملے موثر اور اخلاق
ومعارف سے بھرے ہون اُن پر بھی شعر کا اطلاق صحیح طور پر ہوسکتا ہے اور کسیطرح
بزرگون کے کلام پر اِس اعتبار سے نکتہ چینی کی جرأت نہین کی جاسکتی - آپ کی
اکثر اُردو فارسی غزلین جو مریدون کے پاس رہگئی ہین افسوس کہ دستیاب نہین
ہوسکین - آپکے بھائی حضرت آغا محمد قادر صاحب قبلہ کے پاس جو کچھ ذخیرہ تھا وہی
دیوان کی صورت مین مرتب کیا گیا ہے - حق سبحانہ تعالےٰ ہمارے دوست عزیز
برادر دینی مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر شمشیر ناظم کرورگیری ممالک محروسہ سرکار
عالی کی ہمت اور بلند فرمائے اور اُنکے سینہ کو انوار باطنی سے ہمیشہ معمور اور اُنکے
بلغ مراد کو مدام سرسبز وشاداب رکھے کہ اِس کلام معرفت انضمام کو شائع کرکے داخل
حسنات ہوئے اور پیر بھائیون ونیز دیگر صاحبان مذاق کی اِس روحانی غذا سے
خاطرخواہ دعوت کی - پھر خیالات نے پلٹا کھایا طبیعت مین تاریخ گوئی کی اُمنگ پیدا
ہوئی اور اوسی روحانی عالم مین زبان سے بیساختہ نکلا ؎

زبیچونی برنگ چون برآمد	ز دریا موج گوناگون برآمد

۱۳۲۲ھ

تقریظ انطباع دیوان ہذا رنجیتہ طبع گوہر فشان آشنائے بحر عرفان عالی فکر معجز بیان شیرین سخن شیرین زبان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد جمال الدین خان بہادر ایڈی کانگ حضور پرنور اعلیحضرت والاشوکت رستم دوران افلاطون زمان سلطان ابن السلطان آصف جاہ مظفر الملک نظام الدولہ فتح جنگ حضرت بندگانعالی متعالی۔ نواب والا خطاب میر عثمان علیخان بہادر فرمان فرمائے مملکت دکن

صَانَہُ اللّٰہُ عَنِ الشَّرِّ وَالفِتَنِ ط

نسیج بحمدہ کا شور ہے صلوعلی حبیبہ کا غلغلہ۔ اللہ۔ اللہ کے نعروں نے عرش سے فرش تک مستانہ جوش وخروش کا رنگ جما دیا ہے۔ محویت کا نشہ دیکھتے کے دیکھتے وہ سر چڑہا آنکھین دل کی طرف جھک پڑین تصور نے طرفۃ العین مین کہین سے کہین پہونچا دیا۔ ہوش کیسا ہستی کی خبر نہین مزے کی گم گشتگی ہے اپنے کو فضا مین پا رہا ہون ؎

بیخیالی خیال ہے میرا		لا اُبالی کمال ہے میرا	

نگاہ اِس عرصہ نا متناہی مین دور تک پہونچی اور عجیب ہنگامہ آرائی دیکھی سیکڑون وحدت کی مجلس گرم ہے۔ سرمستان الست کا جمگھٹا ہو رہا ہے۔ کوئی وجد وحال

سے رقص مین ہے کسی کو عارفانہ قال کی سوجھ رہی ہے۔ ساری محفل سرشار ہے کسی کا انتظار ہے ہر گوشہ سے پکار ہو رہی ہے۔

ع الا یا ایھا الساقی ادر کاسا و ناولھا

ادھر بھی دل مین اُمنگ پیدا ہوئی۔ طبیعت مین زور کا ولولہ اٹھا۔ بادہ پیمائی کی ٹھہر گئی اُدھر والون سے چار آنکھین ہو رہی ہین۔ دل کھچا جا رہا ہے کسی نے للکارا۔

ع ھات الصبوح حیوا یا ایھا السکارا

یہ جوش مسرت سے بیخود بنانے والی آواز کانون مین پڑی اور قدم اپنی جگہ سے اُکھڑے آنکھ کھولی تو اُسی ہنگامہ آرا جمگھٹے مین موجود ہون۔ پرتو نور نے ان مستان محبت کے چہرون کی آب و تاب دوبالا کر دی ہے۔ چوطرف متجسس اور حیرت کی نگاہون سے دیکھ رہا ہون یکایک غل ہوا ؎

مانند گان سلسلۂ بوالعلائیم	آئینہ دار صورت حسن خدائیم

آنکھین ساقی کو ڈھونڈ رہی ہین۔ کون ساقی ابوالعلائی دربار کا لعل شب چراغ۔ عزت اللہی گلشن کا لالۂ بیداغ۔ قاسمی خمکدہ کا سرمد۔ شفیعی باغ کا گل سرسبد۔ حسنی رنگ چمکانے والا۔ آتش شوق بھڑکانے والا۔ دمبدم نگاہون کا اضطراب اور دل کی بیچینی بڑھی جا رہی ہے ادب مجلس کہتا ہے گردن جھکا لو۔ شوق نظارہ کہتا ہے دل کی حسرت نکالو۔ یہ ردوبدل ہو رہی تھی بادہ خوارون مین خوشی کی ہلچل پڑ گئی۔ آغائے جان نثارون نے آنکھین فرش راہ کر دین۔

ع ذرے لگے چمکنے کیا آفتاب نکلا

میرے ساقی کی شان دیکھنا جبین ماہ حقیقت - ابرو ہلال معرفت چشم ساغر بصیرت - بینی چراغ طریقت - دہن غنچۂ ہدایت - لب گلبرگ شریعت - زبان کلید کمال - رخسار بدر جمال حلقہ گوش شعلۂ جوالہ طور - موئے ریش خط شعاع نور - گردن صراحی رحیق تحمخانہ بسطامی - ہاتھ دستگیر افتادگان کوئے ناکامی - سینہ آئینۂ صورت ایمان - پاؤن رہ نوردجادۂ عرفان - رنگ آیۂ کریمہ صبغۃ اللہ کا مشیر - سراپا فتبارک اللہ احسن الخالقین کی تفسیر - میرے ساقی کی سادگی دیکھنا - سر پر لٹ پٹی دستار جسم مین سادہ انگرکھا - دوش پر کھادی کا رومال دامن پر پان کے دھبے ہین خیال نہین - لباس میلا ہے پروا نہین - بے ریائی خلوص - حسن عقیدت چہرۂ خندان سے نمایان ہو رہا ہے - یہ گلزار عرفان کا عندلیب اب وہ پر اسرار نغمے سنائیگا سینے دفور جوش سے ابل پڑین گے - مجھکو میرے ساقی کا مسکرا کر یہ کہنا اب تک یاد ہے - ہم شاعر نہین ہین یون ہی کہہ لیتے ہین - مجھکو یہی خیال ہے جب مستی کے عالم مین میرے ساقی کے مُنہ سے پھول جھڑتے تھے تو خدام آنکھون سے اُٹھا کر دامن قرطاس مین بھر لیا کرتے تھے - میرے ساقی کی کرامت دیکھنا - سارے عشاق گھیرے ہوئے ہین - ہالہ مین چاند اپنی طلعت کا جلوہ دکھا رہا ہے - مین قربان سو سو کو ایک نظر مین لٹا رہا ہے - ساغر نہین ہے - مینا نہین ہے - مے نہین ہے فقط اشارے مین بیخود اور مدہوش لا بنا رہا ہے - اسوقت کا رنگ زبان حال ہی سے

پوچھیے۔ ؎

عجب ہے کیفیت مستی مین پیدا	اِدھر مین مست اُدھر وہ دلربا مست

آن کی آن مین خودی بیخودی سے ہستی نیستی سے باخبری بیخبری سے ہشیاری بیہوشی سے بدل گئی۔ معلوم نہین مین کدھر ہون کہان ہون۔ مدہوشی کا عالم ہے۔ کسی نے کان مین یہ مژدہ پہونک دیا۔ ترانہ صحو رنگ طبع مین جلوہ گر ہو رہا ہے صحو کون دہی میرا ساقی۔ بادۂ عرفان کا متوالا۔ میخانہ عشق کا اُجالا۔ میگساران بیخودی میرے پیر میخانہ کا نام اسطرح ادب اور اکرام سے لیتے ہین۔ فلک معرفت کا ماہتاب۔ برج ولایت کا خورشید جہانتاب۔ پیر کامل روشنضمیر صاف دل حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ معرفت کا چمنستان یہ بیاض رموز عرفان یہ درد خیز مضامین کا دیوان کس نے شایع کیا۔ اسکو رنگ طبع چڑہانے کا شرف کسکے نیک ہاتھون کو حاصل ہے وہ سامنے ہی کھڑے ہین۔ میرے پیارے بھائی۔ میرے ہم مشرب میرے صادق الاخلاص دوست مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر شمشیر ناظم کرورگیری ممالک محروسہ سرکار عالی ہین اپنے مرشد کامل کو صدق دلی سے دیوان مطبوعہ نذر گزرانا۔ اللہ اُنکو اس صدق نیتی کے صلہ مین ہمیشہ بادۂ ابو العلائی سے سیراب اور اُنکے چمن مراد کو سرسبز و شاداب رکھے۔ آمین۔ پھر جناب ہاتف نے تقریظ پیش کی۔ حلم۔ تو بھی اپنی تاریخ پیش کر کے برکات سے مشرف ہو۔ ؎

طبع شد وہ چہ بیان دل افروز — کرد جان بخشی حلم صحوی
حلم خوش سال اشاعت گفتم — قلزم فیض کلام قدسی

۱۳ ھ ۳۲

تقریظ دیوان حضرت صحو رحمۃ اللہ علیہ

من مداح قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل ملازم بارگاہ بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

پیر و مرشد حضرت آغا داؤد صاحب ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہری و باطنی فیوض سے اس ملک کے تمام خاص و عام واقف ہین اُن کے کمالات علمیہ و عملیہ اور مقامات عالیہ نے اُن کو آفتاب ولایت دکن بنا رکھا تھا۔ یہ دیوان اُنہین کے باطنی جذبات و کمالات کا آئینہ ہے جسکو صوفیان باصفا اپنی محفلون مین سُن سُنکر وجد مین آئینگے۔ درحقیقت اُردو شاعری کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے مقدس اولیا اور باکمال خدارسیدہ بزرگوار اس مین حصہ لیتے رہتے ہین۔ چنانچہ خواجہ میر درد۔ شاہ تراب۔ حضرت امیر مینائی کے کلام فیض التیام سے ہماری اُردو شاعری مالامال ہے اور اب حضرت آغا داؤد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان کی اشاعت سے اس مین اور چار چاند لگ گئے ہین۔ معرفت۔ وحدانیت۔ عشق حقیقی۔ رموز الٰہیہ کا

یہ دیوان ایک مجموعہ ہے اور اسکا مطالعہ کرنا سب کے لئے سبق آموز حقیقت اور ترقی مدارج کا باعث ہے خان بہادر مولوی محمد عبدالکریم خان صاحب ناظم کرورگیری قابل مبارکباد ہین جنہون نے اِس مجموعۂ گران بہا کو چھپوا کر شایع کیا۔ جلیل حسن جلیل

کان اللہ لہ

تقریظ از جناب مولوی محمد عبدالقیوم صاحب وکیل حفظ آغائی ابوالعلائی سلمہ اللہ تعالیٰ

مخبر برادران دینی عالیجناب خان بہادر مولوی محمد عبدالکریم خان صاحب آغائی ابوالعلائی کمشنر کرورگیری دام دولتہ واقبالہ نے مرشدی ومولائی حضرت شاہ آغا صاحب قبلہ قدس سرہ کا کلام فارسی واُردو یکجا جمع کرکے طبع کرایا ہے۔ اِس سے غرض یہ ہے کہ کلام موصوف کے مطالعہ سے ہم سب پیر بھائیون کو فائدہ پہونچے۔ خدا اُنکی دولت دنیوی وفتوحات طریقت دینی مین روز افزون ترقی کرے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی غلامی کا شرف مجھے ۲۲۔ شعبان سنہ ۱۳۰۱ھ کو نصیب ہوا اُسوقت سے خود بدولت کی مجالس مختلفہ مین حاضر رہا کرتا تھا۔ خصوصاً حضرت کے وصال شریف سے پہلے تخمیناً ۱۲ برس تک روزانہ صبح وشام میری حضوری چار گھنٹہ رہی ہے اور اکثر ہندوستان کے سفر مین بھی ہمرکاب عالی رہا ہون۔ حضرت کے عادات وخیالات وشعرگوئی ودیگر امورات دینی وطریقت وتصرفات وکرامات اس میری زمانہ حضوری کے

چشم دید ہین خود بدولت سے مینے سُنا ہے کہ حضرت نے سب سے پہلے جناب سید
حسین علی صاحب سے جو حضرت کے بیر بھائی تھے فارسی مین انشا خلیفہ پڑہا اُسکے
بعد سکندر نامہ پھر طغرائے ظہوری - فارسی مین اسیقدر مبلغ استعداد تھا عربی
و دیگر علوم سے کبھی کوئی تعلق بحیثیت علم ظاہر نہین رہا - ۱۳ یا ۱۴ برس کی عمر مین
حضرت آغا محمد حیدر صاحب علیہ الرحمت اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ حضرت شاہ
محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ سے بیعت کی - دو برس کے مجاہدہ مین جذبہ ہو گیا
اس جذبہ مین سالہا سال تک رہے اِس زمانہ جذبہ مین بہ تعمیل حکم یَا دَاوٗدُ اِنَّا
جَعَلْنٰکَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً حضرت شاہ محمد حسن صاحب قدس سرہ نے
خرقۂ خلافت عطا فرمایا رفتہ رفتہ سلوک پر آئے جب بھی میرے چشم دید زمانہ مین کوئی
وقت حضرت کا سکر و جذبہ سے خالی نتھا لیکن اُسکے ساتھ صحو بھی غالب رہا کرتا تھا
کشف و کرامات کو بیحد پوشیدہ فرماتے تھے - سر سے پاؤن تک عجز کے پتلے تھے
شعر گوئی کی حالت یہ تھی کہ کبھی ارادۃً شعر نہیں کہا - بلکہ کیفیت غالب ہوئی اور اُسی
غلبہ مین جو کچھ کلام موزون فارسی ہو یا اُردو بے اختیار نکل آیا - حاضرین مین سے کسی
نے اُسکو لکھ لیا - باعتبار فن شاعری کوئی تعلق نتھا اکثر ایسا ہوا کہ اُس کیفیت مین اشعار
ناموزون بھی نکلتے تھے - لفظ صحو آیا ہے وہ اپنے لغوی اسلوب پر نہین ہے -
اِس دیوان کے اشعار درحقیقت اُنکا حال ہین یا واردات یا واقعات جسکو تقاضائے
کیفیت وقت نے موزون کرادیا - بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آنکھ سے آنسو جاری ہین ڈاڑھی

کے بال کھڑے ہوئے ہین - آنکھ بیحد متوالیان ہین اشعار زبان سے بے ساختہ
نکلے چلے جا رہے ہین یہ حالات میرے چشم دید ہین - چونکہ اِن حالات مین اشعار
خود بخود کہے گئے ہین اسلئے طالبین راہ طریقت کے واسطے عجیب وغریب پر تاثیر
ومختلف قسم کے نسخجات امراض روحانی وقلبی ہین - کہین حضرت مولنا روم رحمۃ اللہ
علیہ کے اشعار کی سی کیفیت ہے - کہین حضرت حافظ شیراز کے سے کہین حضرت
امیر خسرو وجامی کی بو آتی ہے - جسقدر اولیار کے اشعار ہین وہ درحقیقت اُن کے
احوال وواقعات وانکشافات کا مجموعہ ہوا کرتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اِن حضرات
کے اشعار مین آورد کا نام ونشان تک نہین ہوتا نہ فنون شاعری کے مطابق خواہ
مخواہ اُسکا ظہور ہوتا ہے - جن حضرات کو راہ طریقت کا ذوق ہے اُن کو ان اشعار
سے حضرت قدس سرہٗ کے مراتب واحوال عالی کا پتہ چلانا کوئی دشوار امر نہین ہے
لیکن جو محض فن شاعری کے اعتبار سے اِس دیوان کو مطالعہ فرمائین گے اُنکے
سمجھہ مین بعض اشعار قطعاً نہ آئین گے - بلکہ وہ مختلف جہات سے اعتراضات
کرینگے جس سے احتراز خود اُنکے حق مین مفید ہوگا - اِس موقع پر حضرت کے مختصر طور
پر عادات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہین ہے - سلوک پر آجانیکے بعد حضرت کی عادت
تھی کہ ساڑھے بارہ بجے شب کے بیدار ہو کر تہجد پڑہتے اور صبح تک مراقب رہتے
اس درمیان مین کبھی کروٹ تک نہین بدلتے تھے صبح کی نماز کے بعد حلقہ توجہ ہوتا
اور اُس سے فارغ ہونے کے بعد کبھی مثنوی شریف مولانا روم کا سبق ہوتا اور اُسکے

مضامین جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب سے جو ہمارے بھائیون مین باعتبار علم و عمل واحوال ایک فرد مختص ہین بیان کرتے اور سب سماعت کرتے۔ کبھی مدرسہ کے طلبا کی یاد ہوتی اور وہ حدیث شریف پڑہتے بعدہٗ رخصت ہوتے۔ چار بجے دن کے حضرت قبلہ کے اکثر غلامان جمع ہوتے اُسوقت کسی نہ کسی بزرگ کی تالیف شدہ کتاب پڑہی جاتی تھی۔ بوقت مذکور حضرت پر جذبات کا غلبہ رہتا تھا غلامون کے اصرار پر خود ہی مضامین بیان کرتے۔ مگر اُسکی تاثیر یہ ہوتی کہ جو لوگ صاحب ذکر یا مقامات ہوتے تھے اُن پر احوال طاری ہوجاتے تھے یہ صحبت مغرب تک گرم رہتی تھی۔ کشف وکرامات سے اسدرجہ نفرت تھی کہ اکثر یہ اشعار پڑہتے

اشعار

طریق عاشقی از خود رہائی است	نہ قطع منزل وطے مقامات
من وستی وذوق مے پرستی	چکار آید مرا کشف وکرامات

عاجزی کی حالت یہ تھی کہ کبھی اپنے آپکو شیخ نہین سمجھتے تھے اور طالب کو یہ لفظ مرید یاد نہین کیا اور نہ کبھی اس لفظ کو زبان پر لائے۔ اگر کسی ناواقف شخص نے کسی مرید کی نسبت کیفیت وتعلق پوچھا تو یہ فرمایا کہ میرے عزیز ہین۔ یا حضرت شاہ محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ کا تعلق بتایا آداب آلہی وحضرت رسالت پناہی اسدرجہ تھا کہ لفظ اسم ذات زبان سے سوائے اوقات نماز کے کبھی نہین نکالتے تھے لفظ اشارہ (وہ) فرماتے اور حضرت رسالت پناہی کا اسم مبارک زبان سے نہین نکالتے تھے

نماز کی حالت یہ ہوتی تھی کہ اکثر اوقات شدت کیف وجذب کی وجہ سے دو رکعت کی جگہ پانچ رکعت ایک سجدے کی جگہ متعدد سجدے ادا کر دیتے تھے اور کبھی کبھی جہت قبلہ بھی متغیر ہو جاتے تھے کبھی شدت کیفیت کی وجہ سے نماز مین وجد ہو جایا کرتا تھا اس سبب سے بیٹھکر نماز ادا فرماتے تھے باوجود یکہ اخیر زمانہ عمر مین دوزانو نہین بیٹھ سکتے تھے لیکن جسطرح ممکن ہو انماز کے ادا کرنے مین کوئی کمی نہین ہوئی بیماری مین اگر اُٹھا نگیا تو لیٹے ہوئے اشارات سے نماز پڑہتے تھے شب خیزی کی وہی حالت رہی اکثر دائم المرض رہتے اگر ہفتہ عشرہ مزاج اچھا رہا تو فرماتے معلوم ہوتا ہے کہ عتاب ہے اسکے بعد بیمار ہونا لازمی تھا۔ بیماری مین نہایت خوش رہتے۔ دن بھر غیر اشخاص کے سامنے سوائے دنیاداری کی باتون کے کوئی اور بات زبان سے نہین نکالتے تھے۔ معارف وحقائق اور اپنے مکشوفات کے متعلق کبھی زبان سے ایک لفظ نہین فرمایا۔ مریدین پر جو احوال طاری ہوتا انکو سماعت فرمانے کے بعد ضرورت ہوتی تو اصلاح فرماتے یا کوئی عمدہ اعلیٰ درجہ کی حالت ہوتی تو حکم دیتے کہ دوگانہ شکریہ ادا کرو لیکن یہ نہ فرماتے کہ یہ کس مقام کی بات ہے تاکہ طالب مین ریا نہ آجائے عجز وخلوص ومحبت اگر کسی مین ہوتا تو اس سے ہمیشہ فرماتے خلق محمدی کی تعمیل مین ہمیشہ آمادگی چاہیے۔ مریدین مین ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ مجھپر بہت سرفرازی ہے اگر مریدین مین کوئی شخص طلب حق مین سرگرم رہتا تو ہر طرح سے اُسکے خادم بنجاتے۔ مالی دشواریون مین اُسکی تائید فرماتے۔ اگر کسی مرید کو تلقین ذکر کرنا ہوتا تو یہ فرماتے کہ آیا کرو مین کچھہ کہونگا لفظ ذکر زبان سے نہین نکالتے تھے

ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ مینے یہ عرض کیا کہ توجہ طریقہ نقشبندی تو روزدی جاتی ہے
ابو العلائی طور کی توجہ سے بھی کبھی سرفرازی ہو تو ارشاد ہوا کہ بھئی مجھے کیا آتا ہے تم
لوگون کے ساتھ برکت لینے کو اور پیرون کی سنت ادا کرنے مین بھی بیٹھ جاتا ہون مینے
عرض کیا کہ وہ بھی تو پیرون کی سنت ہے مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ اگر کبھی کسی سے اپنے
خواب کا ذکر کیا اور خود پر غلبہ و کیف طاری رہا تو یہ شعر پڑہتے ؎

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم	چو غلام آفتابم ہمہ زافتاب گویم

مینے اکثر مجاذیب کو دیکھا ہے کہ ہمیشہ اُنکے روبرو مودب رہتے۔ ہر شخص کی مجال نہین
کہ کوئی گفتگو اُن سے جسطرح جی مین آیا کرتا۔ خود بخود رعب طاری رہتا تھا۔ احکام شریعت
کی پابندی کا بڑا خیال ہمیشہ دامنگیر رہتا تھا۔ حالات وارشادات وعادات وکرامات
حضرت کے اسقدر کثیر ہین کہ اگر اُنکا اجتماع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب ہو جائے۔
اگر کوئی صاحب قلب ہے تو اسوقت مزار پر آکر روحانیت شریف کیطرف متوجہ ہوئے تو
راقم نے جو کچھ لکھا ہے اوس سے زیادہ وہ حقیقت حال سے بقدر مناسب خود واقف
ہو جائے گا۔ خدا تعالے جناب خانصاحب بہادر کو زندہ رکھے اور جملہ مرادات دینی ودنیوی
مین اُنکو کامیاب کرے کہ اُنہون نے حضرت کے کلام پر فیض کو طبع کرایا اور حضرت کے
سب غلامون کے حق مین تقسیم فیض کے باعث ہوئے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

خاکپائے سگان آغائی ذلیل عبد القیوم وکیل

تقریظ دیوان صحو

رنجیتہ طبع زرین سیادت ونجابت دستگاہی شفیق بحال بندگان الہی - واقف اسرار خفی وجلی جناب میر امیر علی صاحب متولی آستانہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ کہ مقبول بارگاہ ودود شاہ آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا اُردو فارسی کلام جس کو محب الفقرا مونس الغربا خان بہادر محمد عبد الکریم خان شمشیر ناظم کرورگیری ممالک محروسہ سرکار عالی نے بڑی تلاش اور کوشش سے جمع کر کے ترتیب دیا ہے طبع ہوگیا مصنف قدس سرہٗ کی تمام عمر کسب کمالات باطنی مین گذری ترتیب غزل سے اظہار شاعری ہرگز مقصود نتھا بلکہ محض لغرض فیضرسانی اظہار حال کے لئے کلام موزون اختیار کیا گیا تاکہ سماع کی مجلسون مین سالکان طریقت کے لئے ترقیات مدارج کا باعث ہو ظہور وبطون ہر شے کے لئے لازم ہے - لیکن اہل باطن کی نظر ہمیشہ بمصداق مصرع مادرون را بنگریم وحال را * بطون ہی پر پڑتی ہے - اس کلام کے مضامین ومعانی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر غزل حقایق کے موتیون کی لڑی ہے جسکی اہل دل کو جستجو اور اہل سماع کو آرزو رہا کرتی ہے - اگرچہ صنایع بدایع کی طرف مصنف نے التفات نہین فرمایا لیکن مضامین کی نزاکت اور معانی کی نفاست سے جو اصل الاصول شاعری ہے سارا کلام معمور ہے جسپر اہل دل مرتے ہین

شاہد آن نیست کہ موئے ومیانے دارد	بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

حق جل وعلیٰ اس متبرک دیوان کا فیضان جاری رکھے اور مصنف کو اعلیٰ مدارج وعلیہا فریدک پہونچائے۔ اور جامع دیوان کو دین ودنیا مین اپنے شیخ کے دوش بدوش رکھے۔

تقریظ دیوان صحو

من نتائج طبع اقدس جناب کرم انتساب سید نثار احمد صاحب اسلمہ اللہ انواب جانشین متولی صاحب درگاہ معلّی حضرت خواجۂ خواجگان رضی اللہ عنہ

غازہ کش روئے الف۔لام میم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ستایش مرستودۂ راسزد کہ فلزم دلہا را از امواج صفات خویش جوش دادہ ومدہوشان میخانہ الست را از بادۂ معرفت ہوش۔ وتحفہ درود نامحدود مرنبی را رسد کہ اولین موج بحر وجود است وعلت ایجاد ہمہ ہست وبود صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

تسخیر دو کون رایت او	تفسیر دو حرف آیت او

اما بعد میگوید عبد ضعیف سید نثار احمد عفی عنہ جانشین متولی درگاہ معلیٰ کہ لاریب دیوان نغز شاہ آغا محمد داؤد صاحب نقشبندی ابو العلائی المتخلص بصبو گلدستہ ریاض سخن است وشمع دل افروز انجمن زہے کلامیکہ اگر بر متکلم ناز دسزاست وخہے متکلمیکہ اگر بر کلام خویش بوجد آید روا۔ حرف حرفش آئینہ رونمائے دلست ولفظ

لفظش غازۂ چہرۂ جوہر آب وگل ۔ نقطہ نقطہ اش سویدائے دلہاست ونکتہ نکتہ اش کلید در اسرار مشکلہا ؎

این نغمۂ تر کہ در نورد است	یک نالہ صد ہزار درد است

آفرینندہ دیوان ہستی این فانوس خیالی را از شمع قبولیت روشن گردانا ولمعات انوارش تا کاخ ملاء اعلےٰ رسانا د۔

ع این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

بالنبی وآلہ واصحابہ امجاد۔

از قلم رنگین رقم صاحب الفضل والیقین حضرت مولانا محمد نورالدین صاحب اسلمہ اللہ تعالےٰ مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقع روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ سَرَّنِیْ مُطَالَعَۃُ الدِّیْوَانِ لِسَنَاہُ اُغَا مُحَمَّدْ دَاؤُدْ صَحْوُ النَّقْشْبَنْدِیُّ اَلْاَبْوُ الْعُلَائِیُّ اَنَارَ اللّٰہُ لَہُ الْبُرْھَانْ۔ وَوَھَبَ اِنْشِرَاحَ صَدْرِہٖ لِاِنْکِشَافِ اَسْرَارِ الْعُلُوْمِ الْحَقِیْقِیَّۃِ۔ وَھُوَ وَاِنْ کَانَ فِیْ ظَاھِرِ الدِّیْوَانِ اَنْ لَکِنْ اِذَا غَمَضْتُ فِیْہِ نَظَرِیْ فَاِذَا ھُوَ مَنَارَۃُ الْبُرْھَانْ فَلِلّٰہِ دُرُّ الْمُصَنِّفْ ۔ وَاَرْجُوْا مِنَ اللّٰہِ الْوَھَّابْ اَنْ یَّجْزِیَ لِمُحَمَّدْ عَبْدُ الْکَرِیْمْ خَانْ شَمْشِیْرْ جَزَاءً حَسَنًا بِجَمْعِہٖ اَشْتَاتَ ھٰذَا

الدّیوان ۔ وینفع بمعانیہ واسرارہ طالبی معارف الرّحمٰن
آمین بحرمۃ سیّد المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ صلوٰۃ رب العٰلمین
وانا العبد المذنب المسکین محمد نور الدین الاجمیری عفا اللہ عنہ

ترجمہ مجھکو اس دیوان کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اور اسرار و نکات تصوف کے دریافت مین بہت بڑی مدد ملی ۔ یہ بظاہر ایک دیوان ہے لیکن جب گہری نظر سے دیکھا جائے تو تاریکی مین چلنے والون کے لیے ایک روشن مشعل ہے ۔ مین خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہون کہ اس دیوان کے پراگندہ اوراق کے جامع مولوی محمد عبد الکریم خان بہادر شمشیر ناظم کرد گیری ممالک محروسہ سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ کو جزاے خیر عطا فرمائے اور طالبان علم حقیقت کو اسکے بیش بہا مضامین عالیہ سے بہرہ ور فرمائیے ۔ آمین

ریختہ کلک گوہر سلک مقبول بارگاہ پیران عظام جناب مولوی محمد غوث الاسلام صاحب صابری مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ درگاہ شریف حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

حامداً و مصلیاً ۔ سبحان اللہ بیشک شاہ صاحب کا کلام معرفت التیام اسرار وحدت کا خزینہ اور بزم کثرت کا آئینہ ہے ۔ ہر لفظ دل معنی سرشت کیلئے معنی خیز اور ہر حرف مشام حال عشاق کو عطر بیز ہے ۔ ہر مصرعہ سرو قدان طناز کی مژگان دراز کی طرح نشتر ہے و ہر شعر شہیدان ناز کیلئے شمشیر دو پیکر ۔ اگرچہ بظاہر اس نظم تابناک کا چہرہ شاعرانہ صنائع و بدائع کے خال سے سادہ عذاران کے عذار سادہ کیطرح خالی ہے ۔ مگر معنی نقطہ نقطہ مرکز دوائر ایقان و مردم دیدۂ عرفان ہے ۔ ؎

آنرا کہ درے زنکتہ بازاست	ہر حرف جریدۂ درازست

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالےٰ نے اسمین شک نہین کہ اُن اندرونی جذبات کو جو حالتِ سلوک مین پیدا ہوئے دلکش نظم کے پیرایہ مین اظہار فرمایا ہے - خدائیتعالےٰ اس گوہرِ نظمِ دلکشا کو آویزۂ گوشِ قبولیت فرمائے - آمین - محمد غوث الاسلام صابری عفی عنہ مدرس فارسی مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقعہ درگاہ معلے دارالخیر اجمیر -

التماس جامع اوراق

اُذکُر کتاب داؤد اے دل ہر دم بہ لحن دلکش جان دہ
گر در شک است نادان تو بگو فاتوا بسورۃٍ من مثلہ

خدائے بلند و برتر کی کتاب یا سرور کائنات علیہ التحیۃ و الصلوۃ کی حدیث یا اولیا اللہ کی تصنیفات یہ سب ایسے مجموعے ہین جن پر دیباچہ یا تقریظ لکھنا شمشیر حقیر کے امکان سے بالاتر ہے۔ لہذا میرا مقصود ان چند سطور ذیل سے اسکے سوا اور کچھ نہین کہ اس مبارک دیوان کی ترتیب کے اسباب پر روشنی ڈالی جاے۔ بدر السالکین شمس العارفین۔ تاج الاولیا۔ سراج الاصفیا۔ کمال طریقت۔ جمال حقیقت۔ شیخ الاسلام و المسلمین وارث الانبیا و المرسلین۔ صاحب اسرار الٰہی سراپا باوصاف صحو صاحی۔ سرمایۂ رحمت رب ودود آغا محمد داؤد قدس سرہ العزیز نے جب سجادۂ ابو العلائی پر جلوہ فرمایا اور اعلاء کلمۃ اللہ کا بیڑا اُٹھایا تو جنے دست ارادت اوس وارث انبیا کے ہاتھ مین دیا ید اللہ فوق ایدیہم کی تفسیر معنوی کا نظارہ کیا۔ چونکہ قبلۂ عالم پر نسبت چشتیہ کا غلبہ تھا لہذا اکثر اوقات عرفائے متقدمین کے کلام سے مجلس سماع گرم رہا کرتی تھی۔ بسا اوقات حالت ذوق و شوق مین جس شعر پر کیفیت طاری ہوئی اُسیکے بحر و قوافی مین زبان حق ترجمان نے جذبات قلبی کا ترجمہ کر دیا ؎

شرطست بتان راکہ چو در ناز آیند	وز روے کرشمہ شیوہا بنماید
گہ غمزہ زنند گاہ زلف آرایند	اینہا ہمہ چیست تا دلے بربایند

شیخ قدس سرہ العزیز کا کلام جسقدر صورت ظاہری مین صنایع شاعری سے بے نیاز ہے اُسیقدر بلکہ اُس سے بڑہکر بلحاظ مضامین اہل باطن کا مایۂ ناز ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے

ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنیست	باآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبارا

غرض یہ کہ یہان جسنے بحر معانی مین غوطہ لگایا گوہر معرفت پایا۔ اور جو محض نشست الفاظ کی تلاش مین رہا اُسنے کچھہ نہ پایا ؎

این بوئے نہ بوئے بوستانست	این بوئے ز کوے دوستانست

غرض مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طیبات جمع نہین رہے بلکہ حاضرباشان خانقاہ مین سے جس آستانہ بوس نے جو کچھہ پایا اوس سے حظ اُٹھایا۔ وصال شیخ قدس اللہ سرہ کے بعد جب یہ سلسلہ حال وقال منقطع ہو گیا تو وہ دلدادگان سماع جو کلام شیخ کی شراب معرفت کے عادی ہو چکے تھے تشنگی سے تڑپنے لگے اور ناچار اون سابقہ اشعار کو جو شعر محبوب کی طرح پراگندہ ہو رہے تھے جمع کرنے کی ضرورت پڑی تاکہ اُنکی تکرار موجب تسکین دل بیقرار ہو۔

یہان اس امر کا اظہار بیموقع نہوگا کہ کلام کے لئے متکلم کا لخت جگر ہونا مسلم ہے تو اسمین شبہہ نہین کہ شیخ کے ملفوظات نظم ہون یا نثر مریدون کے پیر بھائی ہین جنکی خدمت و اطاعت ہر مرید پر واجب ہے یہی وجہ ہے کہ ملفوظات شیخ کو جمع کرنے کی رسم قدیم

سنون فی الطریقت سمجھی گئی ہے خدا کا شکر ہے جسنے اِس خاک نشین۔ آستانہ آغائی کو
ن ملفوظات منظومہ کے جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگرچہ اِس جمع و ترتیب مین بہت
حنت اُٹھائی لیکن اسکے صلہ مین نہایت گران بہا چیز ہاتھ آئی یعنی اپنے مخدوم اپنے
ادی دوجہان کے ملفوظات کا ایک حصہ جمع کرلیا اور پیران طریقت کی سنت ادا ہوگئی
جسکی برکت سے آج مین اپنے برادران معنوی کو اپنے سامنے مجتمع دیکھ رہا ہون لاؤ اب
ان اخوان الطریقت سے رخصت ہولون تاکہ وہ اس فیضرسانی مین مصروف ہوجائین
جسکے لئے جمع کئے گئے ہین۔

بھائیو ایک وہ زمانہ تھا جو تمہاری جستجو مین گزرا پھر خدا کے فضل سے وہ دن آئے کہ
مینے تمکو جمع کرکے بترتیب بٹھایا اور تمہاری ملاقات کا لطف اُٹھایا وہ سہانی راتین جو
تمہاری میٹھی میٹھی باتون مین گذرین کبھی نہ بھولین گی۔ اور وہ نور کے ٹرکے جب مین
تمہارے نظارہ سے اپنی آنکھون کو منور کرتا تھا ہمیشہ یاد رہین گے۔ آؤ میرے سینہ
سے لگ جاؤ کہ مین تمکو اِس مبارک کام کے لئے رخصت کرون جسکے لئے تم جمع کئے
گئے ہو۔ اگر ہ جاؤ ابوالعلائی مطبع مین چھپو اور آغائی بندون کی نگاہون
مین بسو۔ ہزارون برادران طریقت تمہارے مشتاق ہین اُنکی گود بھرو اور اُن کی
آنکھون کو اُس عالم قدس کے جلوون سے منور کرو جہان سے تم آئے ہو۔ خدا ہر
جگہہ تمہارا حافظ و ناصر ہے۔ اچھا رخصت فی امان اللہ

اتینا داود زبورا

الحمد للہ کہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الاولیا قدوۃ الاصفیا واقف اسرار الاہوتی
کاشف سرائر ملکوتی مصدر کمال ذات معبود حضرت آغا محمد داود النقشبندی

ابو العلائی قدس اللہ سرہ العزیز

الموسوم باسم تاریخی

دفتر حکمت

۱۳۳۲ھ

المعروف

دیوان صحو

حصہ اوّل فارسی

حسب فرمایش عالیجناب ذی فضل مآب ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق آشنای قلزم معرفت
غواص بحر حقیقت عندلیب گلستان ابو العلائی پروانہ شمع جمال آغائی صاحب السیف والتدبیر خان بہادر
محمد عبد الکریم خان شمشیر اللہ التوفیر ناظم کوہگیری ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

باہتمام حافظ ریاض الدین منیجر

ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ مین چھاپا گیا

(ہلال وشت)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردیف الف

(۱)

کس نمیداند بعالم یار میداند مرا
چاک دامن از جنون هر تا میداند مرا

از صفائی شد هویدا معنی حبل الورید
کافر اندر گلوز نار میداند مرا

هر که منکر از نبوت در ضلالت تا ابد
آنچه آمد در دلِ اغیار میداند مرا

این نه آن و آن نه این و مطلقند اطلاق را
سرِ منصورم بناشد دار میداند مرا

(۵)

(۲)

هست دریا غیر دلبر صحو نزدِ عاشقان
خویشتن را خویشتن بیمار میداند مرا

(۵)

می پتی در پہلوئے من ہر زمان ایدل چرا
گشتۂ از خنجر ناز و ادا بسمل چرا

چون درین میخانہ وا شد تا توانی می بخور
از شراب لطف ساقی این زمان غافل چرا

یک قدم برخود نہادم دیگرے اندر سرا
در حریم دل رسیدم رہبر منزل چرا

چون امانت رار بودی رائے بر دزد کمین
دیدہ نگران پیش مردن بر رخ قاتل چرا

(۳)

ہر زمان از غیب تاکیدے رسد بی کام و لب
من چہ گویم صحو شد دل آنطرف مائل چرا

(۴)

اے دل تو باش بر در سلطان اولیا
یابی بفخر تاج زبرہان اولیا

قاصر عجز نیست کسی را مجال نیست
در ذوق و شوق جذبۂ عرفان اولیا

اُو رشتۂ بدست دلم ہمچو گوہرے
در سلک منسلک بمجان اولیا

(۴)

در جستجوئے خویش رسیدم باین مقام
دل ہست صحو محو بہر شان اولیا

(۵)

دل من شدا ست شیدا بخدا بیا نگارا
بلبم رسید جانم زخ خود نما خدارا

خبرے زخود ندارم خبرم باُو رسیدست
چہ عجب اگر تو پرسی زرقیب حال مارا

زتجلیم بحیرت شدہ آسمان خمیدہ
غم من اگر بگفتہ شود آب سنگ خارا

شدہ سیر گاہ مسند بدریچہ حضورم
بہ نظارہ ات بدوزم ہمہ عمر چشم وارا

(۵)

بکنم زدیدہ پائے اگرم طلب نماید
بہ منا بہ صحو یارب در پاک بو العلا را

(۶)

قاصدم نامه رسان آن مهربان خویش را
من چو انعامے دہم این نقد جانِ خویش را

بر سر نامه چه بنگارم بگو اے نامه بر
شد فراموشی ز خود نام و نشانِ خویش را

این جهان و آنجهان در هم کنم بر هم زنم
کاش گر شمه بگویم داستانِ خویش را

وائے بر من کار کردم هیچ نه زانجام آن
منفعل هستم چه گویم داستانِ خویش را

تا بکے خنجر نمائی اینچنین اے جان من
مرهم وصلت بده تو کشتگانِ خویش را

(۵) در رضایت جان و دین را هم فنا بنمود صحو
(۶) محرم رازے بفرما عاشقان خویش را

بیا جان جانان ببین جان ما را
بلب آمده جان کرم کن خدا را

ز دیر و حرم یک همین مقصد من
که بے پرده بینم بهر جا شما را

منم مستحق وطلبگار نعمت
شهنشاه جانم عطا کن گدا را

تو هر دم کنی لطف بر جان عاشق
چه داند اجل کارهائے قضا را

(۷) ز سر تا بپا صحو من محرم تست
(۷) سپرده بتو نام و ننگ و حیا را

اگر آن ترک بغدادی برد از دست ایمان را
فدایش من کنم اینک خداوندا دل و جان را

بیادت محو اهل کعبه و بیت الصنم هردو
مطیع خویشتن کردی تو هندو و مسلمان را

تو دائم میروی بر آسمان پاک اے سرور
خدارا تو بگو احوالِ من سلطان خوبان را

جمالِ آفتاب تو درون سنگ اگر افتد
کند پر نور مانند قمر لعل بدخشان را

تو ابر رحمتی دائم بکن رحمت بکشت دل
بجائے دانہ در وہ گوہر مقصود دہقان را

رقیبان شور کردند و ندا بر آسمان رفتہ
بخانہ یار ما آمد مبارک باد دایان را

(۸)

مرا اے صحو گو چیزے چہ باشد مزد پردہ
کہ ہستم محو حیرت ہا شرف دادہ چہ انسان را

(۴)

جز جمال دلربائے خوش نمے آید مرا
بادشاہ ام ہیوائے خوش نمے آید مرا

گنج پنہانست در دل جستجوے سود نیست
در بدر طرز گدائی خوش نمے آید مرا

میکنم من حکمرانی بے تصرف در جہان
این سر و تاج شاہی خوش نمے آید مرا

(۹)

صحو نامم موج آب ہستی من جملہ آب
از نم دریا جدائی خوش نمے آید مرا

(۵)

دالہ حسن و جمال عاشقانِ بوالعلا
تا ابد محو فنا از رفتگانِ بوالعلا

در میانِ ہر دو عالم غلغلہ پیدا شود
ستر شان گویم اگر از داستانِ بوالعلا

ننگ آید گر بگویم از غلامان و یم
ہست دائم شور افزا خاندانِ بوالعلا

لاتعین در تعین شد نہان گوید سخن
بے صدا بے حرف آمد از زبانِ بوالعلا

(۱۰)

صحو مضطر روز و شب این ورد دارد زیر لب
ہمچو دریا کے شود بر آستانِ بوالعلا

(۵)

عجب رنج و تعب دارم مرا افتاد مشکلہا
شکستہ پائے در راہے چگویم سیر منزلہا

شراب صاف می بینم درون شیشۂ ہر دل
دلے غافل ز حال خود بجوید سیر کاملہا

مثال شمع و پروانه فدا سازم دل و جان را
قضا خود باز ماند بنگرد چون ذوق بیدلها

بجان و دل اگر شنود هر آنچه پیر فرماید
بیک ایمائے چشم او کند طے راه منزلها

(١٠)

ببین اے صحو گلزارم درون سینه انوارم
که آتش در دلم بر عرش چون روشن قنادلها

(٧)

کنده شد از نگین قلب نام بوالعلا
زان سبب مشهور گشتم من غلام بوالعلا

چون ز ارشاد علا شاه حسن با من گفت
جان و دل ازما ربوده آن کلام بوالعلا

از زمین تا آسمان محکوم فرمان تواند
تا بگوش آکار من کن اے کلام بوالعلا

میرم و زنده شوم صد مرتبه در ذوق عشق
جان تازه میدهد قربان نام بوالعلا

هر یکے گل شد مگر من خار گشتم در میان
خار را تو گل بکن اے فیض عام بوالعلا

بر تو قربان میشوم لله رسان این تحفه
اے صبا سر خم کنم بهر سلام بوالعلا

بهر ما هستی توئی پیران پیر و دستگیر
دست مایان را بگیر اے فیض عام بوالعلا

(١١)

(٤)

تیغ نظر جست گلوے مرا
تاب کجا پیش تو روئے مرا

تشنهٔ خونم شدی اے جان من
تیغ تو بوسید گلوئے مرا

از کرم قلزم ز خار خویش
پر بکن از آب تو جوئے مرا

(١٢)

مژده که از پرتو او دل بسوخت
صحو ببین گرمی روئے مرا

(٧)

صبا تو آمدی لیکن بگو که یار کجا
کجا گذاشتی آن سرو گلعذار کجا

دلم چو بلبل نالان شدست نغمه سرا
بجان فدائے تو ام موسم بهار کجا

گذشت ما و من و نیستم توئی هستی
خودی برفت و شدم بیخود و نگار کجا

بسوز هجر شکسته پرم چو پروانه
مرا به بزم تو اے شاه دخل و بار کجا

بیاد غیرت لیلیٰ مدام مے بخورم
سرور هست همیشه دلا خمار کجا

هوس بعشق تو دارند عیسی و موسیٰ
جنید و شبلی و عطار در شمار کجا

(۱۳) بگو دگے وجوانی دوید صحو حزیں
گذشت عمر و لے هست آن دیار کجا (۵)

برده دلم زپهلو شوخی بکن خدارا
اے بادشاه خوبان ممتاز کن گدارا

یارب امید دارم تا آرزو برآید
بوسم بچشم جانم آن یار آشنا را

بارے کرم تو فرما بینم چو روئے زیبا
از کج کلاهی خود ظاهر بکن ادا را

وعده قریب آمد مدت تمام گردید
اے شاه با نوا کن درویش بینوا را

(۱۴) اے صحو حال خود را جز خود کرا بگویم
سوز و شراره دل کام و لب و صدا را (۵)

فیض اقدس شد هویدا از خیال بوالعلا
شیفته فیض مقدس بر کمال بوالعلا

فیض فیاض ازل را هر زمان شان دگر
مظهر شان شیون است این جمال بوالعلا

روئے آل مصطفیٰ شد جلوه گاه ذات و صفات
طالب و مطلوب بینم از وصال بوالعلا

ذات مطلق شد مقید اندرونِ کائنات | لامثال آمد بعالم ہر مثال بوالعلا

(۱۵)

نطق ناطق گم شود اے صحو من پیشِ حسن
از کفم دل مے رباید قیل وقال بوالعلا

(۷)

چون بہ بینم یک نظر من سوئے راہ بوالعلا | مردم چشمم رود تا خوابگاہ بوالعلا
سید عالی نسب ہم تاج گیر و تاج بخش | رونق عز و شرافت عز و جاہ بوالعلا
عارفان از راہ دل تا دلبر زیبا رسند | ہست بر عرش معلا بارگاہِ بوالعلا
ہر کہ آمد شیفتہ دیوانہ شد آوارہ شد | میرباید جان و دل آن کج کلاہِ بوالعلا
نیم بسمل ساختہ چون یک نظر انداختہ | از خودی پرداختہ چشمِ سیاہ بوالعلا
گر کمک برسد زتن آن نقد اعمالت کجا | من بگویم مفلسم اندر پناہ بوالعلا

(۱۶)

میزند بانگے موذن صحو تو خاموش باش
کشتۂ تسلیم شود عیدگاہ بوالعلا

(۳)

آذربت تراشِ من نام تو چیست گو مرا | ہست مرا تلاشِ من نام تو چیست گو مرا
ضبط نشد چو حالتے نعرہ زنم بہر دمے | اے بت دل خراشِ من نام تو چیست گو مرا

(۱۷)

خانہ تھی زغیر شد صحو بیا بیا بیا
تو چہ کنی تلاشِ من نام تو چیست گو مرا

۵

حادث تو مگو شمع سر بزم قدم را | سلطان عرب را و شہنشاہ عجم را
ہر روز فزون وحشت و صد پارہ گریبان | کوتہ بکن اے زور جنون دست ستم را

آوارہ بود دیر و حرم شیخ و برہمن
ما سجدہ کنان طوف زنان کوئے صنم را

گر سر رود از گردن و جان از تن خاکی
بیرون نکنم از دل و دل اہل حرم را

(۱۸) اے صحو کسے پے نبرد در ہمہ عالم
مطلوب طلب تا نبخشی درد دلم را (۵)

نازم زبے نیازی ناز و نیاز پیدا
در عالم معانی بندہ نواز پیدا

گلزار آتشے شد بر حضرت خلیلے
اندر دل حسودان سوز و گداز پیدا

پر کردہ جام ساقی گم کردہ بادہ خواری
آلودہ دامنی را نکتہ نواز پیدا

ہر کس دہن دریدہ گوید رموز لبر
در میکدہ شنیدم پوشیدہ راز پیدا

(۱۹) ما را ز ما خبر کن آن ہیچ چہ داند
گم صحو شد بعالم آن حیلہ ساز پیدا (۵)

بیا بکام دل ناتوان کرم فرما
بعجز و زاری من مہربان کرم فرما

زحد گذشتہ نیازم بوعدہ فردا
شبے رفیق شوائے مہربان کرم فرما

برائے دیدن تو فرش راہ دیدہ کنم
بیا خرام تو سرو روان کرم فرما

شہید خنجر نازت بخاک غلطانست
بیا بکوچۂ دل دادگان کرم فرما

(۲۰) فتادہ است بشہر تو صحو بندہ نواز
بخانہ اش تو بیا میہمان کرم فرما (۵)

جلوہ نیرنگ دارد یار ما
شد ہویدا رنگہا در کار ما

بسنگر دلیلی اگر مجنون شود		هست جادو گر رخ دلدار ما	
بت پرستی میکنم هر روز و شب		رشتهٔ الفت شده زنار ما	
شوق باغ جنتم رضوان نماند		داغهای سینه شد گلزار ما	
(۲۱)	صحو آمد یوسف ثانی نقاب		(۵)
	هست غوغای سر بازار ما		
چرا بیهوده میجوئی بهر جائے بیا اینجا		بیا در کار خود بنشین که یابی مدعا اینجا	
نشین بر آستان دل که آید لطف برحالت		مکین اینجا مکان اینجا چه گویم آشنا اینجا	
تو بیرنگی بهر رنگی که عاشق خوب میداند		تو خود گفتی که لاخوف علیٰ مانداینجا	
بیا طالب بنوش این دم که در جنت نخواهی یافت		شراب اینجا کباب اینجا که جام بوالعلا اینجا	
(۲۲)	ز زنگار آئینه قلب است صحو اینک صفائے کن		(۵)
	بجیب خود تامل کن حقیقت رونما اینجا		
رفتم اندر کوئی قاتل یافتم در میکده		دیدم اورا در نمازے باز گردیدم ز جا	
داشت بر سر کجکلاہے چشم مازاغ البصر		مار میت اذ رمیت فتنه در عالم بپا	
درد ما را نیست درمان در کتاب تو طبیب		روئے یارم گر بہ بینم باز مے یابم شفا	
من نه بینم جز جمال دوست بس اندر جهان		دیدهٔ تحقیق باید بهر دیدار ما	
(۲۳)	چون لباس ما و من در بر کشیده آمده		(۷)
	صورت دیگر نماید صحو در ما و شما		

اگر من حسن تو بینم فدا سازم دل و جان را
مثال شمع و پروانه گدازم دین و ایمان را

بسان گوسفندا کنون نهم از تیغ ابرویت
کشم اندر تپیدنها نشاط عید قربان را

چو عکس حسن تو ایجان من افتد در دل
ضیائے نور می بخشد بآدم چشم گریان را

کرامًا کاتبین را نیست آگاهی درین عالم
کرا گویم بگو جز تو دلا این راز پنهان را

دلا هرگز مشو غافل ببین در صنعت صانع
بزیر خاک پنهان کرد صدها گلعذاران را

تو از بس رنج و غم دادی جفا کردی وفا کن
چرا تو نشنوی اے یار حال دردمندان را

(۲۴)

نمی در چشم در دل سوز باشد ذوق و شوق اینست
اجابت کن ز صحو ایجان دعائے دردمندان را

(۵)

شورش عشقت نیارد جز بر قصیدن مرا
آتش افگندن بجز من باز پرسیدن مرا

تهمتے بر من نهاده هست این کبد عظیم
روز محشر پیش قاضی وائے طلبیدن مرا

عاریت چون رفت عار آید ترا ایجان من
امتحانًا ملک دل را چند بخشیدن مرا

جان و تن را سوختم چون در رضائے دلبری
شک ندارد عاشق جانباز فهمیدن مرا

(۲۵)

آن سپهدار دو عالم صحو می بینی چه گفت
از پے خون ریختن بر خاک غلطیدن مرا

(۵)

گویم بهر زبان کلام کمال ما
بیحرف و صوت هست عیان قیل و قال ما

حیران چو عاشقان نشود هر زمان زبان
آیم بهر لباس نمایم جمال ما

زاهد مپرس فاش کنم فضل عام را
محو لقائے یار بهر دم خیال ما

باغ وجود خویش چو سرسبز دائم است | پُر ثمره در جهان بود نونهال ما

(۲۶) | کافر همون کس است که انکار ما کند | (۵)
حاشا مخند صحو تو بر وجد و حال ما

اے دل چه وفا دید ز خوبان جهان را | آزرده کند خاطر بیداد گران را
حیف است درین میکده می نوش نگیرفت | روئے چه نماید بخدا پیر مغان را
در باده خوری پست ز همت نشود کس | کردند منادی بسحر باده کشان را
از فیضِ ازل بر دلِ یارانِ عنایت | چون جذب کند اهل کرم آه و فغان را

(۲۷) | اے صحو درین کارِ مشیت چه توان کرد | (۵)
افسرده کند خاطرِ افسرده دلان را

من نیم در کارِ دیگر یار بینم خویش را | چشم و رخوا لبست و من بیدار بینم خویش را
محتسب را فرض باید دست بیعت از سبو | سود بخشد در صلاح کار بینم خویش را
بت پرست و بت گرم خود بت شدم ای برهمن | کافر اندر بت کده زنار بینم خویش را
آتشے افگنده ظالم رخت هستی را بسوخت | طرفه حالت گرمی بازار بینم خویش را

(۲۸) | مرغ دل کز بهر دانه شد مقید حیف صحو | در کمند عشق تو ناچار بینم خویش را | (۵)

این دستِ طلب شد دست دعا یا مولنا یا مرشدنا
من خاک شدم فرش راهت دو رم منگن دو رم منگن
دارم ز کدورت صفا جهان این هر دو جهان شد آئینه
امشب تو بیا امشب تو بیا مولنا یا مرشدنا
زنهار نه خواهم با تو جدا یا مولنا یا مرشدنا
رویت بنما در چون و چرا یا مولنا یا مرشدنا

تا چند بامنم حلقه بدر مجبور شدم مختار توئی
اغیار نیم در بسته کشایا مولنا یا مرشدنا

(۲۹)
در گردن صحو آن بار گران نے تاب نه طاقت از دو
پرورده شدم در مهد جفا یا مولنا یا مرشدنا
(۵)

مست از جام الست سرشار می آئیم ما
همچو شید اور تلاش یار می آئیم ما
ذات مطلق شد مقید جمله اطلاق رفت
در لباس آب و گل ناچار می آئیم ما
هر زمان گویم انا الحق علم منصورم ببین
می کنیم اظهار سر بردار می آئیم ما
ظاهر و پنهان گرم گویند کافر گفته به
پیش ایشان در گلوز نار می آئیم ما

(۳۰)
صحو شکر است از بهار و از خزان بیزار شدم
از جمال خویش برخوردار می آئیم ما
(۵)

اے که در غمزه و عشوه سحر پردازی چرا
آئینه رو می نماید باز غمازی چرا
جز بعارف کم شناسد روے پوشیده ترا
در میان طفل نادان لعبت بازی چرا
عالمے تسخیر کردی چون تو در چشمے زدن
در قلوب خوبرویان دست اندازی چرا
صورت وهمی نماید صورت زیبا مرا
مے فریبی عاشقان را شعبده بازی چرا

(۳۱)
نیست کارت با من اے صحو مسکین راست گو
فتنه اندر جان نمائی رخنه اندازی چرا
(۷)

یار من در خانه آمد صاحب خانه کجا
طاعت مهمان ندارد دور پیمانه کجا
بسته دیدم رخت هستی در یکی چشمے زدن
حالت من شد تغیر شور دیوانه کجا

بحسرت گدازم که شد خون شرابی
دلم گشته بریان کباب عجائب

بخورشید رخشان همه محو گشتند
وجودے ندارم شراب عجائب

هنوز آن منم روز اول سبو مے خوان
مطالعه نمے شد کتاب عجائب

(۴۲)

ز جام لب محو نوشید این صحو
لعاب دهن شد شراب عجائب

(۵)

عزم میخانه بدارد شیخ رهبر در شتاب
دیده باید حال من والله اعلم بالصواب

آمده چون شیخ صنعا الامان از امتحان
بر کفے جام شراب و بر کف دیگر کباب

محتسب مجرم شود در کار ایشان دم زند
مدّ بیکاری بمجلس باده خوار بیحساب

من نیم دریا دلے موصوف دریا گشته ام
پیش چشم من سراپا بوده این عالم حباب

(۴۳)

طالب و مطلوب خود مطلق مقید گشته صحو
تا نماید عاشقان را در لباس آب و تاب

(۵)

مست شراب حال خرابم اے محتسب
معذور دار عهد شبابم اے محتسب

از آتش شراب چو شد سینه ام کباب
باقی نمانده فرد حسابم اے محتسب

آمد صدائے غیب بگوشم درین زمان
بالائے عرش چنگ و ربابم اے محتسب

تا چند در خرابی رندان مے پرست
مے خور بیا که کار صوابم اے محتسب

(۴۴)

نقش و نگار عالم فانی چو صحو هست
صورت گرفت نقش بر آبم اے محتسب

(۵)

اگر من حسن تو بینم فدا سازم دل و جان را
مثال شمع و پروانه گدازم دین و ایمان را

بسان گوسفند اکنون نمم از تیغ ابرویت
کشم اندر تپید نهانشاط عید قربان را

چو عکس حسن تو ایجان من افتد در درون دل
ضیائے نور می بخشد بآدم چشم گریان را

کرا ما کاتبین را نیست آگاهی درین عالم
کرا گویم بگو جز تو دلا این راز پنهان را

دلا هرگز مشو غافل ببین در صنعت صانع
بزیر خاک پنهان کرد صدها گلعذاران را

تو از بس رنج و غم دادی جفا کردی و فا کن
چرا تو نشنوی اے یار حال دردمندان را

(۲۴)
نمی در چشم در دل سوز باشد ذوق و شوق اینست
اجابت کن ز صحو ایجان دعائے دردمندان را
(۵)

شورش عشقت نیارد جز بر قصیدن مرا
آتش افگندن بجز من باز پرسیدن مرا

تهمتے بر من نهاده هست این کید عظیم
روز محشر پیش قاضی وائے طلبیدن مرا

عاریت چون رفت عار آید ترا ایجان من
امتحانا ملک دل را چند بخشیدن مرا

جان و تن را سوختم چون در رضائے دلبری
شک ندارد عاشق جانباز فهمیدن مرا

(۲۵)
آن سپهدار دو عالم صحو می بینی چه گفت
از پے خون ریختن بر خاک غلطیدن مرا
(۵)

گویم بهر زبان کلام کمال ما
بیحرف و صوت هست عیان قیل و قال ما

حیران چو عاشقان نشود هر زمان زبان
آیم بهر لباس نمایم جمال ما

زاهد مپرس فاش کنم فضل عام را
محو لقائے یار بهر دم خیال ما

جملہ شاہان جہان شد غاشیہ بردار او
برسرش دارد عجائب کج کلاہی میرما

(۳۷)

صحو سجدہ ذات آدم را ملائک کردہ اند
در عیان جملہ عالم گرچہ شد توقیر ما

(۷)

خیالت مار دوش پیچ پیچ بگرد خاطرم پیدا
چہ تدبیر کنم اکنون من آخر لاجرم پیدا

بہ سرو قامت خوبی انا افصح علم برزد
جوان یک پری پیکر ز عالم بہترم پیدا

شناور قعر این دریا چہ دیدہ انچہ نادیدہ
زہے موج و حباب اندر بدریائے بہم پیدا

چہ پرسی حاصل ما را کہ بعد از مدتے روزے
ز آغوشم برآمد شد صنم خانہ صنم پیدا

چہ میگوئی مرا زاہد غنیمت خود شناسی دان
عدم موجود این جا شد بکار دیگرم پیدا

ہوائے سرو و گلشن تا بکے اندر سرت داری
درین حیرت فزا عالم چہ دیدی درد و غم پیدا

(۳۸)

ز عصیان دامن آلودہ و عذر خوف اندر دل
برائے مغفرت اے صحو شد شانِ کرم پیدا

(۵)

روئے من است آئینہ روئے یار ما
مار اندید دید کسے خویش نگار ما

کس را مجال نیست شود بار یاب تو
حاضر بخدمت تو بود جان نثار ما

شام و سحر بیاد تو افروختہ شود
آید بگریہ طفل دلِ بیقرار ما

بلبل ہزار جان فدا بر قدوم او
در بر کشیدہ سبز قبا شہسوار ما

(۳۹)

ہر روز بر عروج منجم چو طالع است
اے صحو من بیا کہ تو ئی یار غار ما

(۵)

من نمی خواہم خدا را چون خدا خواہد مرا
در حریم لی مع اللہ کے جدا خواہد مرا

گر دخانہ یار گردد ہر شبے در نصف شب
یک زمان بے من نماند تا کجا خواہد مرا

اے صبا للہ کرم کن بر ضعیف و ناتوان
زلف چون پیچد برویت در بلا خواہد مرا

میزند خانہ بخانہ خود منادی بر ملا
جستجوئے وا گذارد چون رضا خواہد مرا

کم نہ گردد صحو از حال تو لطف خاص او
انچہ در ذہنش نگنجد دلربا خواہد مرا

(۴۰) ردیف بائے موحدہ (۵)

اے کہ در پردہ نہانست کمال تو عجب
ما کہ در پردہ نہانیم خیال تو عجب

ہست در ارض و سما نام تو محبوب قلوب
خط و خال تو عجب حسن و جمال تو عجب

گلشن ہستی ز اقدام تو سرسبز شدہ
قد محبوب چنین سرو و نہال تو عجب

آفرین باد بریں رہبر یکتائے زمان
للہ الحمد کہ ہستم ز وصال تو عجب

(۴۱) پیش خورشید عرب ذرۂ خاکم اے صحو مفلسان را چہ خطر بحر سوال تو عجب (۷)

منم دوشش دیدم کہ خواب عجائب
بروئے شدم خود حجاب عجائب

بجستہ بجستم سوئے کجا رفتہ ام من
بدریا ہویدا حباب عجائب

کلامے شنیدم کہ بے گفتگوئے
سوالے ندیدم جواب عجائب

بحسرت گدازم که شد خون شرابی
دلم گشته بریان کباب عجائب

بخورشید رخشان همه محو گشتند
وجودے ندارم شراب عجائب

هنوز آن منم روز اول سبق خوان
مطالعه نے شد کتاب عجائب

(۴۲)

زجام لب محو نوشید این صحو
لعاب دهن شد شراب عجائب

(۵)

عزم میخانه بدارد شیخ رهبر در شتاب
دیده باید حال من والله اعلم بالصواب

آمده چون شیخ صنعا الامان از امتحان
بر کفے جام شراب و بر کف دیگر کباب

محتسب مجرم شود در کار ایشان دم زند
مدّ بیکاری بمجلس باده خوار بیحساب

من نیم دریا دلے موصوف دریا گشته ام
پیش چشم من سراپا بوده این عالم حباب

(۴۳)

طالب و مطلوب خود مطلق مقید گشته صحو
تا نماید عاشقان را در لباس آب و تاب

(۵)

مست شراب حال خرابم اے محتسب
معذور دار عهد شبابم اے محتسب

از آتش شراب چو شد سینه ام کباب
باقی نمانده فرد حسابم اے محتسب

آمد صدائے غیب بگوشم درین زمان
بالائے عرش چنگ و ربابم اے محتسب

تا چند در خرابی رندان مے پرست
مے خور بیا که کار صوابم اے محتسب

(۴۴)

نقش و نگار عالم فانی چو صحو هست
صورت گرفت نقش بر آبم اے محتسب

(۵)

در دستِ خود آن تیر زن تیر و کمان دارد عجب
مژگان و ابرو جانستان و دلستان دارد عجب

در چار سوی جستجو عالم بحیرت مبتلا
اندر حریم دل نهان بیرون بیان دارد عجب

بر هر دکان اندر جهان نقدِ جمالِ یار ما
باشد خریدارِ کسے قیمت گران دارد عجب

با کس نگفته رازِ دل شهرت گرفته کو بکو
شد رونما چون آئینه عالم جهان دارد عجب

(۴۵)

من دست بسته داده ام تکلیف آن شاه نجف
صحوِ غریب و ناتوان تاب و توان دارد عجب

(۵)

صورت وهمی چه باشد بر رخِ جانان حجاب
تن بغیرت میگذارد عاشق خانه خراب

فهم یک حرفے نداری سود کے بخشد ترا
نزد خود دارد عزیزان در بغل اُمّ الکتاب

تا کجا این بے تمیزی نوبتِ پیری رسید
هست پوشیده ندانی در سحاب بے آفتاب

سوخته شاید دل بلبل بود اندر چمن
جان و دل آنسو بوده چون بخو شبوی کباب

(۴۶)

هر نفس را و اپسین دم میشمارم صحو من
جان فدایم بر قدوم مهربان آید شتاب

(۵)

ار زوئے وصل جانان بو الهوس را شد حجاب
مطلع خورشید گشته عاشق خانه خراب

نیز جز تو مثل دیگر اندرین بزم جهان
فاش گوید آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

نیست تسکینم بخاطر جز بدیدن آن نگار
مے پرستان را بود لازم مدارات شراب

چشم ظاهر بین نه بیند جز بصورت حرف را
در تو پوشیدند بیشک معنی اُمّ الکتاب

کار مردان می پذیرد خادم میخانه باش

(۴۷)	صحو دامانے نگیرد جز بتو روز حساب	(۵)

حضوری لی مع اللہ دارم امشب
ز کار این و آن بیکارم امشب

بجامہ خود نمی گنجم چہ گویم
سر من از تنم بردارم امشب

سزاوارم نثارم دین و ایمان
کہ آید خود بخود دلدارم امشب

ز علم من شدہ اشیا ہویدا
محیط و نقطہ چون پرکارم امشب

(۴۸)	دو عالم صحو بنگر دست بستہ دلا گویم ترا سر کارم امشب	(۵)

بو العجب حسنے تو داری ہر کسی در اضطراب
عاقبت این آرزویت خانمان کردہ خراب

مطلق از قید است مطلق نیست شبہی اندرین
نے ہویدائے تو پنہان نیست در اندر حجاب

فہم حیران عقل خیرہ در تلاش روزگار
نے ہویدا نے تو پنہان نیست در اندر حجاب

کے سواری میدہد اسپے کہ در تیزی بود
نیست در شکل خیالی عالم یا در رکاب

(۴۹)	نیست در عالم کتاب بے جز دل ما صحو ہیچ کاتب و مکتوب بیم صاف در ام الکتاب	(۱۲)

عاشقان غمگین پریشان روز و شب
در تجسسہائے جانان روز و شب

در ہوائے صبح وصل اے مہ وشاں
منتظر شام غریبان روز و شب

فارغ از دنیا و دین بنشستہ اند
عاشقان سر در گریبان روز و شب

مے سرایند یار اندر ہر لباس
مطرب داؤد الحان روز و شب

هر یکے ذوقے دگر دارد بحُسن
خواہ ہندو خواہ مسلمان روز و شب

من بہر سو بنگرم روے ترا
گہ عیان و گاہ پنہان روز و شب

ابر رحمت شامیانہ شد مرا
من بدارم چشم گریان روز و شب

عقل کے داند کہ این راز نہان
جان من باشد چو مہمان روز و شب

زاہد از زہد و ریاضت دم مزن
کن فراہم رخت ایمان روز و شب

کافران را لعن طعنے مے کنند
این چنین کار مسلمان روز و شب

زاہد اخالی مبین این بیشہ را
شیر باشد در بیابان روز و شب

(۵۰)
در عفایت صحو گاہے میزند
ہمچو ظل مہر رخشان روز و شب
(۵)

ردیف تاے قرشت

دلم تنہا روانہ شد بکویت
پریشان جان بود در جستجویت

ز من بیدل چہ پرسی حال دل را
تن بیجان چہ دارد گفتگویت

کشیدہ خنجر مژگان بدستے
پئے قتلم چرا این آرزویت

غم فرداندارند عاشقانش
تماشائے جمالت چار سویت

(۵۱)
معطل خویشتن را کردہ نادان
ہمہ تن صحو باشد محو رویت
(۵)

شهنشاهِ سپهر سروران دلافرما این است
بکوشت خاک خورسند و خدائے ناخدا این است

بروئے صاف ظاہر شد عیان را چہ بیان دارد
قدے چون سرو گلزارے جمالِ کبریا این است

زہے باغے زہے نگہت ہوائے دلکش عالم
کمال ذوالجلال است این بہار بوالعلا این است

بصورت بوالبشر پیدا بمعنی عین عالم شد
وجود لایزالی را ظہور انیما این است

(۵۲) ببین سوز و گداز دل میان محفل صحو آ
دل افسردہ میر قصد کہ آمد شاہِ ما این است (۶)

باعثِ ایجاد عالم مرتد و مقبول چیست
ننگ و بدرا من ندانم عار و معمول چیست

کار بیکار است کار کارپردازِ دگر
غیر دل در دفتر ما نامہ بر موصول چیست

چیز بیسود است و عقل فلسفی اینجا ہنوز
رنگ اثبات وجود عالم معقول چیست

نیست خوف روز فردا عیدِ عاشق ہر دم است
ذکر استقبال و ماضی غائب و مجہول چیست

نیست پنہان و عیانم انچہ گویم ہست فاش
جامۂ تفریق عالم شاغل و مشغول چیست

(۵۳) در طریقت لب دریدہ گفتگوئے صحو چیست
از کلام انیما کنتم بگو منقول چیست (۴)

بہرِ مریض عشق مداوا چہ حاجت است
مارا بجز وصال مسیحا چہ حاجت است

در دیر و کعبہ زحمت بیہودہ چون کشم
او در بر است فکر و تمنا چہ حاجت است

بنشین کہ در ہمہ ضرب در بستہ و شود
شیون چہ حاجت است و غوغا چہ حاجت است

اے صحو خاک شو کہ بہر جا ست یار ما

نظارہائے عالم بالا چہ حاجتست

ہر زمان و ہر مکان بینم کہ شانِ دیگر است
کاندریں آئینہ جانم جہانے دیگر است

تو درون قلب بین زاہد و تدبیرے بکن
جز دل عارف نہ بینی لامکانے دیگر است

کے تو می فہمی بگو رمز و نکاتِ عاشقان
وا عظا پند و نصیحت داستانے دیگر است

ہمچو نے اندر دہان یار باشم روز و شب
این مبینگو یم سخن مارا بشانے دیگر است

(۵۵)

گرچہ در ضعف آمد این جسم خاکی را مبین
ناتوان شد صحو گو اورا توانے دیگر است

(۴)

از دل خبر رسیدہ یارم بملک جانست
صد جان و دل فدایش در جان من جہانست

پرسید باز از دل او گفت من چہ دانم
روئے نمود حیرت بے نام و بی نشانست

دل در تلاش جان و جان در تلاش جانان
افتادہ در دو عالم غوغائے عاشقانست

دیدم یقین بکردم جملہ ظہور ذات است
حُسنیکہ روز افزون لاشک و لا بیان است

(۵۶)

(۵)

برائے خوردن جانم ہمہ خونم شراب ہست
شدہ پختہ زآہِ من دل بریان کباب ہست

اگر باور نمیداری ز پشمِ آو قرآن بین
خیال ما سوا بیشک حجابے بر حجابے ہست

ببین خود را تو خود اول چرا بر این و آن مائل
وجودے نیست ہر کس را بدریا چون حبابے ہست

خوش و خورم تو ہمراہ رفیق خویش پیاشی
سخن با من بمگوئی مگر ایجان عتابے ہست

شہا لطف و عطا فرمائے تا من سرخرو باشم

(۵۷) که صحو ادنے غلام تست با حال خراب ہست (۵)

اے دیدہ تو چہ بینی دیدار او محال ست
غافل حقیقتِ خود در خواب و در خیال است

تو جا بجا چہ جوئی بشنو کلام عاشق
آگاہ گر تو باشی ہر دم دم وصال است

عالم ہمہ حباب است جملہ وجود از تو
بحرِ محیط اعظم ذاتِ تو بیمثال است

گرچہ بنقوش وہمی ما را حجاب گشتند
صانع بصنعت خود پنہان این کمال است

(۵۸) باشد حرام آن می کاید ز دست دیگر
اے صحو بادہ نوشی با یارِ خود حلال است (۶)

بر تخت اقلیم جہان ہمچون سلیمان بودہ است
در آب و گل مسند نشین با ساز و سامان بودہ است

عالم ز حالم بیخبر غافل ز شورم بے اثر
در کسوت خاکی من خورشید پنہان بودہ است

من ہمچو آہوئے ختن در نافہ دارم مشک خود
صحرا لبصحرا بوئے او جویان و پویان بودہ است

للہ تو قرآن را ببین او من اقرب گفتہ است
ہر گز ندان از خود جُدا در عین اعیان بودہ است

گنجد نہ در ارض و سما راز یکہ دارم در بغل
برداشتم بار گران در سینہ پنہان بودہ است

(۵۹) او راز خود افشا کند بر صحو تہمت می نہد
تقدیر چون بر گشتہ شد یارم بہ پنہان بودہ است (۶)

در ارض و سما مثلِ تو لاشک بشرے نیست
چون حسن و جمال تو بعالم دگرے نیست

بر پائے تو قربان بکنم جان و دلے را
رازے کہ تو داری بملک ہم خبرے نیست

در فہم و قیاس کسے حاشا تو نیائی
رفتی تو بدانجا کہ کسی را گذرے نیست

ماوای دوعالم حرم و دیر بتان است
ما را بخدا جز درِ تو هیچ درے نیست

چون اینما کنتم که بهر جائے نه بینم
جز روئے تو ای یار به پیش نظرے نیست

(۶۰)

سر تا بقدم صحو شد و خون کرمے کن
باقی ببر خویش نشان جگرے نیست

(۷)

اگر حجاب کنی دور لطف و احسان است
برائے دید تو مشتاق صد دل و جان است

چرا تو واعظ بحثی کنی ز من هر آن
به اصل کن نظرے گبر هم مسلمان است

بهر چه چشم فتد شکل خویش را بنگر
مکن نگاه خدارا که غیر انسان است

چه شرح قرب دهم پیش هر کس دناکس
که من نه واقف رمزم مرا چه امکان است

چرا بدیر و حرم جستجو کنی هر بار
قریب شاه رگ آمد گواه قرآن است

دلا چه خوف تو داری بروز حشر بگو
ز آل پاک محمد بجمله احسان است

(۶۱)

بگو رقیب به ملا کتاب کن به بغل
کلام صحو شنو عین دین و ایمان است

(۵)

دل بر در میخانه ات استاده مدام است
جان در پے می رفت کجا ساقی و جام است

از خوردن مے طعنه مزن زاهد نادان
در مذهب من هر چه حلال است حرام است

تو خاک نشینان جهان را مرسان رنج
مقبول خداوند چه معلوم کدام است

اے با من بیچاره جفاها تو وفا کن
هر روز و شبم بر در کوئے تو قیام است

از لذت آن تا سحر خواب نشد صحو

(۶۲) دشنام پسندم که شکر ریز کلام است (۵)

در کون و مکان احمد مختار عیان است / وز دیر و حرم جلوهٔ دلدار عیان است
موقوف سر دیر و حرم نیست بعارف / بینند بهر جا نگرش کہ دیدار عیان است
کافر نیم و کافرم این طرفہ نماز است / گویم صنما در گلوز نار عیان است
بر صفحہ وحدت نگرم کثرت خود را / پوشیدہ بهر کسوت مکار عیان است

از خود خبرے نیست بگو صحو کجائی
هر لحظہ مرا چون دگرے یار عیان است

بے نام و بے نشانست بے کام و بے زبانست / با من کلام گوید قرآن گواہ آنست
در شرح ایما من طرفہ سخن بگویم / هر سو نگاہ کردم دلدار من عیانست
حرفے ز نم زمزمش هر کس نگوش دارد / حسینکہ لازوال است در عین من عیانست
همت شکستہ پایم اے شیخ من کجائی / با را مانت تو بر گردنم گرانست

(۶۴) با این همہ ظهورے بیچون و بیچگونم (۱۰)
احوال من چہ پرسی بے نام و بے نشانست

جامهٔ هستی فگنم آرزو است / دیدن روئے حسنم آرزو است
رفتن صحن چمنم آرزو است / دیدن آن گلبدنم آرزو است
من نیم و من نیم و من نیستم / رتبہ دارد رسنم آرزو است
در هوس زلف تو مجنون شدم / پا بسلاسل زدنم آرزو است

کرده بسے منت آن باغبان
سیر لبصحن چمنم آرزو است

ورد و ظائف چکنم زاهدا
صورت موسیٰ سخنم آرزو است

تخت سلیمان چه کنم اے رقیب
مسکن خود در وطنم آرزو است

آمده آن بوئے مرا در دماغ
جستجوِ پیرہنم آرزو ست

طالبم و طالبم و طالبم
وصل ز مطلوب منم آرزو ست

(۶۵)

نگهت گل را چه کنم صحو من
عاشقم و گلبدنم آرزو است

(۵)

یار آن دارم که اورا یار نیست
پیشِ هر کس قابل اظهار نیست

گر کسے خواهد وصالِ یار ما
زیر و بالا جستجو در کار نیست

صورت انسان بصورت مختلف
ذات پاکش در پئے اظهار نیست

قصهٔ عشق زلیخا بر ملا
پیش یوسف قابل تکرار نیست

(۶۶)

صرف کرده روزگارے بیخبر
صحو غافل آمده هشیار نیست

آن شرابِ لطف ساقی قابل هر جام نیست
پیش عارف کار زاهد جز خیال خام نیست

عالمان بر علم نازان زاهدان بر زهد خود
پنج رکن دین اعظم غایت اسلام نیست

خلق حیران گشته است از قیل و قالِ اهلِ دل
عیش گاهِ عاشقان هنگام صبح و شام نیست

گفتگو در خامشی و خامشی در گفتگو
خانقاه صوفیان خاص است بزم عام نیست

(۶۷)

صحو با تو صاف گویم هر چه آید در دلم
میدهم صهبای اطهر در دُرد اندر جامِ نیست

(۷)

چون به گردون از درش شاید مرا گردیده است
من اگر خوابی ندارم نخبت من خوابیده است

برمیان دستے نهاده او بصد ناز و عتاب
گفتمش با او بگو از من چرا رنجیده است

دید چون دل زلف را بر روے تو گفت اے عجب
بر رخ خورشید گویا اژدها پیچیده است

ناظر و منظور بودی پیش روشن آئینه
این تماشا گاه عالم بس تمنا دیده است

پس بهر سوئے که بینم روئے خود را آشکار
روئے خوبان جهان آئینها گردیده است

هر که بیند روئے ما را چشم او روشن شود
روئے من بر پائے او شام سحر مالیده است

(۶۸)

غیر حق را در دل خود ره مده هرگز تو صحو
در بر تو آفتابِ بو العلا پوشیده است

(۵)

در موسم گل جوش جنون خانه خرابست
بلبل چه کند شور و فغان سینه کبابست

زاهد چو کدو خشک بود حلق بریده
از روز ازل قالب ما مست شرابست

چون بدرقه عشق شود راه نمایت
آزاد کند جذبه دل روز حسابست

کارے نتوان کرد اگر کار تو ان کرد
جز باده پرستی بجهان کار تو ابست

(۵۹)

عالم همه در سود و زیان زیست نمودن
اے صحو طلسمات همه مثل سراب است

(۵)

کافری زنار داری می فروشی بت پرست
دست بیعت از سبو شد چون بناخم خود پرست

واگذارد زهد و تقوی هر که دیده آن صنم
زاهدے را مست دیدم بر دکان می پرست

بوئے از باده ندارم جام خالی بر کفش
او چه داند زن مرید است آن که باشد تن پرست

واعظان در مجلس آمد اهل خانه شد برون
شور بیجا بوالفضول و مغز بخته سر بریست

(۷۰) تو چه دانی صحوهان طعنه مزن بر کارشان
دین و دنیا میفروشند عاشقان خود پرست (۵)

اے باده کشان ساقی ما جام بدست است
وز رویت ما دیده عالم همه مست است

دشمن بر بام چگونه بزند گام
چون همت مردانه ما پیش تو پست است

ارواح در ابدان کنون رقص نمایند
این بار اگر جلوه گه روز الست است

از دیدن من دیدن حق کرده فراموش
حاصل بدو عالم ز کفم لطف شکست است

(۷۱) با صحو زندلاف چه زاهد سر محشر
آن حور پرست است و این یار پرست است (۵)

سوختم بے دود من اندر فراق یار نیست
بر مزارم شمع سوزان اهل دل در کار نیست

نیست کارے برامیدے روز فردا چون کنم
عاقبت محمود باشد آنچنان دشوار نیست

راز من پوشیده آمد اندرین بزم جهان
سخت حیرانم به عالم محرم اسرار نیست

حصه منصور باشد گوئے عشقت می ربود
هر کسے گوید انا الحق قابل کس دار نیست

(۷۲) دم زدن لازم نباشد در طریقت صحوگاه
راز مخفی کس نداند لائق اظهار نیست (۵)

ذاتم زچراؤ چون برون است | تفهیم خرد ز خیرگون است
اے وائے ز تو چہ راز گویم | پامالی ما یقین همونست
ہر کس بخیال خویش شادان | در دیر و حرم عیان جنون است
تا سکّہ نقد درد ے شد | در پیش همہ چو سرنگون است

(۷۳) تاثیر لبت ز مردہ زندہ | اعجاز مسیح و با فسون است (۵)

دل من خاص خلوت خانۂ اوست | ز خود رفتہ شدم دیوانۂ اوست
جمال اینجا جلال آنجا بہ باشد | بنائے مسجد و بتخانۂ اوست
چو خانہ از مکین خالی نباشد | چرا خالی بود خمخانۂ اوست
چو میخانہ بود آباد ساقی | بپا پے میدہد ہر پیمانۂ اوست

۷۴ ز بیرنگی اسیر رنگ شد صحو | کند نقش دگر افسانۂ اوست (۴)

آئینہ نیست آنکہ بجز رونمائے دوست | از عرش تا بفرش ہمین جلوہ ہائے دوست
شورِ کن است موج و گردون بے ستون | پیدا نمود ما و شما را صدائے دوست
کسبِ کمالِ صیقلِ سینہ بمن شود | در عین مستی یافتہ جادہ برائے دوست

(۷۵) حیرت زدہ ز قید خودی خود رہائی یافت | ما را ربودہ صحو ز ما آن فضائے دوست (۵)

شد ہویدا سرِّ آدم اندرون کائنات
فاش بینم جلوۂ تو در مراتب ممکنات

قطرۂ بودے نمودم اندرین دریا ہلاک
فانیم از خویشتن باقی شدم در عین ذات

در زمین دل بکن تا فہم داری روز و شب
معنی انی انا اللہ چشمۂ آبِ حیات

آخر الامر آتش ہجران مرا گلخن نمود
خاک گشتم کوئے دلبر یافتم راہ نجات

(۷۶) صحو بنگر معنی عبدیت است اندر نماز
خمس الاوقات از جماعت میگذارم در صلوٰت (۵)

تیرِ نگہ زدہ و کمان را بہانہ ساخت
خود کشت بالیقین و گمان را بہانہ ساخت

انکار در دل است و اقرار بر زبان
وعدہ خلاف یار مکان را بہانہ ساخت

علمِ بذاتِ خویش ز معلوم عالم است
قصد ظہور بود جہان را بہانہ ساخت

کافر نشوی مگوئی کہ قرآن کلام حق
با من کلام کرد زبان را بہانہ ساخت

(۷۷) مقبول صحو تست کجا میرود بگو
یار آمدہ بجنگ و جنان را بہانہ ساخت (۵)

مشتہ صورت و سیرت بت ماہ چین نیست
ربودہ جان من لیکن نگارِ نازنین نیست

سہی سروے قد و قامت قیامت خیز رفتارے
خط و خال بر روئے او بہار آفرین نیست

نفخت فیہ من روحی صدائے جان و جانانست
برائے عاشق صادق نوید ہمقرین نیست

مرا از سنگدل کارے نہ ہمرازی نہ غمخواری
رقیبان را چہ می پرسی کہ حال ہنشین نیست

چنین زلفے کسے دارد بجز آن جان جانانہ

(۷۸) زخود شد صحو بیخود جان ہوائے عنبرین دارد (۵)

زاہدے پوشیدہ در شب بر درِ میخانہ رفت
جامۂ ہستی دریدہ چون لبِ پیمانہ رفت

پند را سودی ندیدہ می پرستان را مگر
در کفِ بادہ نگنجد محتسب دیوانہ رفت

شد ندامت روزِ محشر راز را چون فاش کرد
پیشِ دلبر جانِ مضطر ہمچنان با فسانہ رفت

راست یک موئیم نمی شد حیف عمری تلخ شد
تا بہ طفلی در شباب و موسم پیرانہ رفت

(۷۹) بر کشادن باب رحمت عاصیان را شد نوید
صحو غافل از دو عالم چون دلِ دیوانہ رفت (۵)

رنگِ حنائے گلگون جوشیدہ چون شرابست
از آتشِ فراقت جان و دلم کبابست

از کشتیِ وجودش ایمن مباش ہرگز
پر موج ہست دریا کین زندگی حبابست

در جلوہ گاہِ وحدت کثرت چہ کار دارد
بر چہرہ مسمی گردد ہمین حجابست

عمرے دراز رفتہ در انتظار تا کے
قاصد بیا بسویم روئے تو بس جوابست

(۸۰) امشب شبِ وصال است دارد درنگ صحوی
بر جان رسیدہ آفت او محو در حسابست (۵)

چون بر آمد تیغ عشقت سرفرازی دیگر است
مبتلائے حال خود در سوز و سازی دیگر است

بر صلاۃ پنجگانہ زاہدے مامور شد
سر بہ تسلیمے نہادہ در نیازی دیگر است

آتشے ہرگز نگیرد ہیزم نمناک را
سینہ سوزان چشمِ گریان جانگدازی دیگر است

پیر خود بین دور باشد از جوان حق شناس
کاندرین بزم جہان بندہ نوازی دیگر است

(۸۱) صحو خوش دیدی تماشا اندرین بزم جهان (۵)
گوے عشقت را ربودہ پاکبازی دیگر است

عشق را دیدم کہ ننگ و نام نیست — بزم او دارد بدستے جام نیست
بے مے و جام و صراحی در خروش — مست عالم وائے صبح و شام نیست
عاقبت محمود سرمستان شود — بر سرِ من خاک در انجام نیست
ہست سودا در سرِ من چون کنم — چاک دامان خاک بر ایام نیست

(۸۲) صحو در دل غیر ناید چند گاہ (۵)
ہر کسی دارم خیالت خام نیست

ماہ کامل را فروغ از آفتاب روئے تست — آفتاب حشر را نور رخ نیکوئے تست
در مکان و لامکان گاہ ازل گاہ خرام — در حدوث و در قدم افسانۂ جادوئے تست
گر یکے در کعبہ رفت و دیگرے در دیر ماند — راستے گویم ہمہ را کو بکو در بوئے تست
گہ در احمدؐ رونمائی گہ بشکل مرتضےٰ — گہ بنبوت وضع تو گاہے ولایت خوئے تست

(۸۳) دو جہان گم گشتہ در فکر حباب صحو تست (۵)
تا بہ پیش خاطرش فکر میان موئے تست

گرفتار است عالم در جمالت — تپان مرغان بے دانہ بخالت
نہ خوبانِ جہان محتاج گشتہ — زہے حسن و جمالے در کمالت
انا احمد بلا میم است روشن — چہ گویم از لب آن قیل و قالت

دو قسمت گاہ بویم وضع کردی | نہ بینم در دلے غیر خیالت

(۸۴)

چرا خود را نہ بینی خود کجائی
طلبگار است صحو اے جان وصالت

(۷)

برخ آن نازنین برقع کشیدہ خوب نیست
آشکارا پردہ کردن شیوۂ محبوب نیست

چون شدی غرق فنائے عشق جانان جان من
قطرۂ دریا کسے شد طالب و مطلوب نیست

خود ز دل پرسید و اللہ عیبیت اکنون خواہشت
جز بوصل آن نگارے خاطرم مرغوب نیست

بے شرابی شد کیف این دل خانہ خراب
من ہمانم این نمایم خیر و شر منسوب نیست

زاہد خود بین چہ داند این رموز عاشقان
کاشف اسرار جانان این دل محجوب نیست

تا تو مجنون نیستی طعنہ مزن بر عشق آن
وحشی دل رفتہ را زنجیر یا معیوب نیست

(۸۵)

اندرین پردہ کہ این نغمہ کسے کرد آرزو
اوست ہر دم در کرامت صحو خود منسوب نیست

(۵)

اے کہ بر سطح زمین اولاد آدم دیگر است
من نمی گویم ترا ایجاد عالم دیگر است

چونکہ مطلق شد مقید مختلف صورت گرفت
انتظام خلق را بنیاد آدم دیگر است

چشم باید بہر دیدن روئے پاکان را عزیز
کاندرین بزم جہان افراد آدم دیگر است

بندہ را بگذار تا مولے شوی ایجان من
ہر کجا خواہد رود استاد آدم دیگر است

(۸۶)

صحو خود دیدی تماشائے جہان بد شعار
کم ز کم از صحبتش آزاد آدم دیگر است

(۵)

ردیف ث

خار صحرائے جنون را شوق پابوسی عبث
بہر خود گم کردگان را نے خضر پابوسی عبث

در تماشا گاہِ عالم نیست الّا غیر من
از پئے دیدار خوبان ذوق پابوسی عبث

پیش عالم می رسد این مطرب ہیزم بدوش
نغمہ پردازی ندیدہ ساز سالوسی عبث

زآفتاب صبح یاران روئے روشن شد مرا
در شب تاریک بیم شمع فانوسی عبث

(۸۷)

پیش عارف حال عالم آشکارا ہست صحو
پرکشادہ عالم اندر رنگ طاؤسی عبث

(۵)

قاتل رسیدہ بر سرم اندیشۂ فردا عبث
خونِ شہید ناز او رنگے کند پیدا عبث

آخر خلیفہ زادۂ گم گشتہ میر آتش کجا
محجوب اندر آب و گل در عالم پیدا عبث

آغاز و انجامے توئی اینجا توئی آنجا توئی
اول توئی آخر توئی تہمت زدہ بر ما عبث

جائے مرو بے نخچہ مکش دل را بدست خویش آر
خلوت گزین اندر حرم بیرون نہ دین ما عبث

(۸۸)

عکس جمال صحو در آئینہ پیدا شدہ
من عین آن او عین من اندر جہان غوغا عبث

(۴)

اگرچہ ذات قدیم صفات ما حادث
ظہور جملہ زما کائنات ما حادث

فدائے حسن و جمال تو نقد جان کردم
برائے زیور حسن این زکات ما حادث

بخوان بآیت قرآن کلا یموت آنست
ببین تو زاہد اہرمن وفات ما حادث

(۵۹) کند نیاز بہ پیش وجود خود ہر دم (۵)
کہ صحو روزہ و حج و زکات ما حادث

در تلاش روزگارم کو بکوئے ما عبث
آرزو دامن ندارد جستجوئے ما عبث

راز دل گفتن نشاید پیش ہر یک ناقصان
دیدہ بکشا باز بینم سو بسوئے ما عبث

نام خود ہرگز نگیرم بر زبان خویشتن
حاضر و غائب چو یکسان گفتگوئے ما عبث

پردہ بر مے می نہد در میکدہ ہر مدعی
دعوی انی انا اللہ روبروئے ما عبث

دیدہ باید صحو دیگر از برائے دیدنش
آئینہ حیران بماند پیش روئے ما عبث

ردیف ج

(۹۰) (۵)

بجوش آمد چو آن دریا بر آمد ناگہان امواج
ز وحدت دائما آمد بکثرت بیکران امواج

چو آن دریائے بی پایان ز یک جنبش کہ خود کردہ
ہویدا شد بہر عالم ز امر کن فکان امواج

حقیقت حق منم چون بحر میجوشم بصورتہا
زمین گرداب گردون کف بود جملہ جہان امواج

ببین دریائے وحدت را کہ کثرت جزر و مد اوست
تصور کن عزیز من بود جملہ جہان امواج

(۹۱) بدریائے دلم پنہان شدہ صد گوہر نایاب (۳)
بزن اے صحو غوطہ بیخطر در بیکران امواج

مارا بغیر روئے تو دیدن چہ احتیاج
از کعبہ سوئے دیر رسیدن چہ احتیاج

میدان تو فرصت نفسی را غنیمتے | بنشین بچار دانگ بدین چہ احتیاج
گر خار و سنگریزہ بپائے تو میخلد | بردشت و کوہسار دویدن چہ احتیاج

(۹۲) **ردیف ح** (۳)

بیا بخدمت من تا شود سماع مباح | ز شرک و ارہنی ان دم روی براہ صلاح
تعجبی چہ بود پیش بحر رحمت حق | چو کشتی دلم آرد بساحلے ملاح
نمود صحو ملائک سجود آدم را | حقیقتے چہ نہانست اندرین ارواح

(۹۳) **ردیف خ** (۵)

اے مکان کوئے یارم بر سر بالائے چرخ | بامداد ان مے شنیدم از شما غوغائے چرخ
کس نداند کید زن را من چہ گویم الفلک | می نماید ہر زمان نقشی دگر اے وائے چرخ
ہر کسے حال پریشان در مصیبت مبتلا | کرد مجنون غافلان را بر رخ زیبائے چرخ
جز بعشقت رنج و آفت کس نمیدید بحسن | در تبدل حال زہرہ خوش بود شیدائے چرخ
سیر او ہرگز نباشد تا قیام حشر صحو | یعنی ریز د خون مردم ہمچنان یغمائے چرخ

ردیف د

(۹۴) (۷)

دلِ من فدا بر جمالِ محمد ﷺ — خدایا عطا کن وصالِ محمد ﷺ
بشر را چه امکان نعت مطهر — خیالِ خدا در جمالِ محمد ﷺ
بود جسم من خاکِ راهِ مدینه — شود جان من پایمالِ محمد ﷺ
بیک دم زنم بر زمین آسمان را — اگر شمّه گویم ز حالِ محمد ﷺ
منم بیزبان حرف در صوتم سکون است — بیان کے شود قیل و قالِ محمد ﷺ
ز خلوت برون شد بجلوت در آمد — ظهورِ دو عالم کمالِ محمد ﷺ

(۹۶) بصد جان نثارم بشاهِ شهیدان فدا صحو گشته بآلِ محمد ﷺ (۸)

کمالِ خدا در جمالِ محمد ﷺ — دلم محو شد در خیالِ محمد ﷺ
خرامست اندر دلِ من تو بنگر — که هست آن قدِ خوشخصالِ محمد ﷺ
بظاهر محمد ﷺ بباطن چه گویم — کجا تاب گفتن ز حالِ محمد ﷺ
دلِ من بداند کسے را چه گویم — حدیثِ رخ و خط و خالِ محمد ﷺ
بهر جا شنیدیم اوصاف والا — بگو و اعظا از قیل و قالِ محمد ﷺ
محبت بیاید برائے عبادت — فدا جان و دل کن بآلِ محمد ﷺ
ظهورش ز وحدت در آمد بکثرت — بهر یک چمن شد نهالِ محمد ﷺ

(۹۶)

خدایا از تو دارم امید رحمت
که صحو آمده در نوال محمدؐ

(۶)

مارا چه خوف محشر غمخوار ما محمدؐ
گنجینهٔ شفاعت سرکار ما محمدؐ

آن دم که نفسی نفسی هر یک نبی بگوید
فریاد امتی آن گلزار ما محمدؐ

رایج بود بنامش چون سکه بگیتی
سلطان هر دو عالم مختار ما محمدؐ

جز نام تو ندارد کاری دگر دل من
بابلبلان شیرب گفتار ما محمدؐ

مست شراب وصلت تا حشر در خمارے
دلشب بخواب آمد دلدار ما محمدؐ

(۹۷)

غیر جمال پاکت منکر بود دل من
تصدیق از دل خود اقرار ما محمدؐ

اگر من به بینم لقائے محمدؐ
کنم جان و دل را فدائے محمدؐ

ز وحدت بکثرت شده جلوه افزا
جهان روشن است از ضیائے محمدؐ

کجا دخل اینجا بود ماسوی را
دل آئینه وش رونمائے محمدؐ

به ویرانهٔ خاک گنجے نهانست
تو خود را ببین از برائے محمدؐ

چه عالی مقامست آن شاهِ شاهان
همه زیر ظل لوائے محمدؐ

فنا میکنم تا مه ماسوی را
دلم آئینه رونمائے محمدؐ

چرا غافل از خود حقیقت نه بینی
ببین حال خود را برائے محمدؐ

بصورت همه فرقهائے تو دانی
بمعنے نگر جلوهائے محمدؐ

کجا غیر مبنی کجا غیر باشد
حقیقت همون در قبای محمدؐ

درون تن خاک گنجی نهانست
تو خود را ببین از برای محمدؐ

(۹۸)

گر اے صحو داری تمنائے اکسیر
بشو یک زمان خاک پائے محمدؐ

(۵)

هر گه که نام قاسم در انجمن برآید
شورش بجان در آید جان از بدن برآید

مطلوب در کنار است چون طالب وصالم
نادیده وار دیده از جیب من برآید

ایمائے سخن اقرب بیوجه وجه دارد
در ما و من نگنجد از ما و من برآید

عشاق نیم بسمل مشتاق جمله بیدل
بازار عشق گرم و خنده دهن برآید

(۹۹)

با ساز و چنگ و مطرب مشتاق اهل محفل
خم صحو گردنت کن سرکار من برآید

(۸)

برده دل من چشمت تسخیر چنین باید
خواندی چه بگو بر من تاثیر چنین باید

در نیم نگاهے شد طے جمله سلوک من
کارے تو چه خوش کردی اکسیر چنین باید

زار شاد حسن هر دم بزم سر غیرے را
در دست من اے زاهد شمشیر چنین باید

دادم بزن دنیا سه بار طلاق اکنون
ببکارم و بیفکرم تدبیر چنین باید

مجنون صفتم دائم زلف تو بکف دارم
در پائے من اے لیلے زنجیر چنین باید

اے مصحف رو تو خوش آمده در چشم
با خال و خط خضر اتحریر چنین باید

قرآن گواه این فرقان گواه این
بیکام و زبان گوئی تقریر چنین باید

پرسی چہ زخیر و شر بیرنگم و بازنگم
اے صحو بھر رنگم تا تیر چنین باید

اے یار من مناز منازم تمام شد
عمرم گذشتہ وعدات از صبح شام شد

ہر روز خانہ خالی کنم از برائے تو
در دیدہ باش خواب شبانہ حرام شد

بلبل بعیش نغمہ کنان غنچہ با شگفت
چون سرو قد بعزم چمن خوش خرام شد

کس را مجال نیست کہ عزم گذر کند
در بارگاہ دوست عجب انتظام شد

(۱۰۱)
خانہ خراب یاد بر آمد بخلوتے
اے صحو من مناز خیال تو خام شد
(۳)

اگر شراب بنوشم چرا ملال بود
خیال یار بدارم مرا حلال بود

منم کہ ذات قدیم مقید آمدم
دوام حائل من پردۂ خیال بود

(۱۰۲)
چرا نہ صحو شود محو محو لیل و نہار
کہ با نگار خودش دائما وصال بود
(۵)

اگرچہ ذات بنور صفات پنہان شد
دمے چو کافر مطلق دمے مسلمان شد

تنزلے کہ نمودہ عروج خود خواہد
تلاش خویش نمودہ بخویش جویان شد

سپاس گویم اگر تو بخانہ ام آئی
بہ بزم مور سلیمان ز شوق مہمان شد

فلک خمیدہ چو نگریست بار ہمت من
امانتے کہ بدارم بسینہ پنہان شد

سپاس حق کہ منم منسلک بسلک کسی

(۱۰۳) کمینه صحو غلام جناب برهان شد (۵)

دیلے کہ گشت بزلفت تہی زایمان شد
ہر آن کہ دید رخ پاک تو مسلمان شد

وجود ہست بہ موجود شبہ نیست دراین
کسیکہ غیر تو بیند بہ بحر عصیان شد

غرض وجود تو خود ہمچو روح و جسم آمد
بہ پردہ ہاے صفات تو ذات پنہان شد

گہے بہ تخت نشستہ گہے بصفہ خاک
گہے چو مور ضعیف و گہے سلیمان شد

(۱۰۴) دلم چو بانگ زدای رازدان کہ او انجاست
خمیدہ صحو سر من سوے گریبان شد (۷)

بے نام و نشان سر زدہ با نام نشان شد
وز باعث بیرنگی من رنگ جہان شد

بے من نبود ہیچ ہویدا و نہانے
گو آدم و حوا بجہان شد ز جنان شد

گاہے چو گدا کاسہ دریوزہ سر دست
گہ تخت نشین صورت سلطان زمان شد

من بودم و با من نبود ہیچ دگر کس
آمد بجہا لیکہ منم تو ز عیان شد

از من چہ نہانست کہ در پردہ بیان شد
خود پردہ و بے پردہ گیم کون و مکان شد

حاشا نرسد قوت ادراک بدنجا
رمزیکہ نہان بود مرا طرز بیان شد

(۱۰۵) مطلق بنجد ہستی و بگذر ز تیقن
اے صحو چہ گویم کہ چنین بود چنان شد (۵)

مریض جان بلبم چارہ گر نمی آید
ہلاک میشوم او در نظر نمی آید

مرا تو یاد نہ کردی و من بیاد تو ام
بخواب روے تو شام و سحر نمی آید

هنوز صورت صیقل دلم من اللہ است
خیال خال وخط تو بسر نمی آید

اگرچہ قاصد من رفت سوی کوے صنم
براہ چشم بدارم خبر نمی آید

(۱۰۶)

اسیر زلف شدم صحو گو چہ چارہ کنم
تپم مدام ز جانم خطر نمی آید

(۵)

مانند پری آمد جانانہ چنین باید
پرازمے عرفان شد پیمانہ چنین باید

خود ساقی وخود جامم در شیشہ پری دارم
صد جلوۂ طور اینجا میخانہ چنین باید

از اشک بچشم دل غلطان ست دو صد گوہر
در گوش پئے زینت دردانہ چنین باید

تاجے بسرش طرہ لولاک تمامے
زیبد بخدا تخت شاہانہ چنین باید

(۱۰۷)

بیعت بہ سبو حاصل با پیر مغان واصل
گہ سکر و گہے صحو مستانہ چنین باید

(۵)

جدا از خوش جمالان جہان یارے دگر دارد
برون از ملت و مذہب دلم کارے دگر دارد

چگویم خوبی دلکش کہ صد خوبی ز او پنہانست
بہ ہیچ دیبہ نقشے کہ دلدارے دگر دارد

بہر بازار چون یوسف چرا تو چہرہ ننمای
متاع حسن تو ایجان خریدارے دگر دارد

بحمد اللہ شدہ فارغ ز تسبیح و وظائف دل
بپرس اے زاہد نادان کہ تکرارے دگر دارد

کسے اے صحو کے واقف شود از راز پنہانم
کلام بے صدائے محو اسرارے دگر دارد

شہرۂ ماہ عرب نور تمامی دارد
حسن یوسف بخدا خط غلامی دارد

عاشقت از پئے دیدار بہر جا برود
در دل دیدہ تمنائے مدامی دارد

بخدا پیش محمدؐ ہمہ ما سر بہ سجود
بر سر خویش عجب تاج گرامی دارد

جلوہ بو قلمون کردہ در کون و مکان
مسکن خاص بگو جائے کدامی دارد

(۱۰۹)

مزن اے مرغ خوش الحان سحری بانگ مزن
صحو امشب بکسی خلوت سامی دارد

(۵)

خیال ماسوی از من رہا شد
مقید رفت مطلق رونما شد

فنای خویشتن از من محال است
ہمین دانم کہ ذاتم چون بقا شد

گذشت از ماسوی ہیند رخ تو
دلم زاندم کہ بر تو مبتلا شد

مکان ولامکان جولان گہ اوست
نمیدانم کجا آمد کجا شد

(۱۱۰)

پئے دریوزہ آمد صحو مسکین
کہ او اے بو العلا ہمچون گدا شد

(۹)

دل منتظر محو لقائے نبوی شد
جان آئینہ حسن نمائے نبوی شد

لولاک لما گفت خداوند کریمش
عالم ہمہ در ورد ثنائے نبوی شد

ظلمتکدہ ہر گز نشود گور غریبان
در زیر زمین شمع ضیائے نبوی شد

از زیر زمین تا بہ سما حکم تو نافذ
در کون و مکان گوش ندائے نبوی شد

المنت للہ کہ تو ئی شافع محشر
کل رحمت حق خاص روائے نبوی شد

مانند الف راست قد پاک مبارک
آن مرجع بحرین قبائے نبوی شد

صد جان کنم نذر اگر سوے من آید
این هر دو جهان جمله برای نبوی شد
بر حال من خسته کند گاه نگاهے
پیوسته دل زار گدای نبوی شد

(۱۱۱)
این فیض علایم و طفیل حسن ماست
(۵)
کاین صحو حزین زیر لوای نبوی شد

اے آنکه جمال تو در جمله جهان باشد
از من چه هوا ید اشد در من چه نهان باشد
این کثرت وهمی را بردار و نگر وحدت
احوال چه میدانی در عین عیان باشد
مارا تو بگو اے دل یابی چو سراغ او
جویم بکجا یارم با نام و نشان باشد
پروانه صفت شیدا بر شمع رخت گشته
هر کس بخیال خود سوزان بجهان باشد

(۱۱۲)
بے معرفتش طاعت اے صحو چه دارد سود
(۵)
زاهد به ریاے خود در وهم و گمان باشد

چو شاه دوست محمد بدو جهان آمد
ز لامکان قدمے زد باین مکان آمد
به گفتمش که بنزد اوارقاب تو سین است
دلم بگفت که سلطان دو جهان آمد
چرا نهان بکنی زاهدا بگو او را
هزار بار شنو یار من عیان آمد
نگار من که بمکتب نیامده هر چند
بداود رس کتب را چو از آن آمد

(۱۱۳)
چرا بصنعت او فکرها کنی اے صحو
(۴)
گهے چو طفل گهے پیر و گه جوان آمد

رسید مژده بگوشم که یار من آمد
نگر بمرده صد ساله جان به تن آمد

دوائے دیدۂ کور است ارمغان حبیب
زمصر جانب یعقوب پیرہن آمد

چرا ز در بدرے میروی تو بیہودہ
زراہ غور ببین شمع در لگن آمد

(۱۱۴)

زبیل صراط چرا خوف میکنی ہر دم
ترا کہ راہ نما صحو چون حسن آمد

(۵)

ہزار پارہ دلم صورت گریبان شد
بشوق لیلی خود میکنم بیابان شد

تنم چو مجمر و دل صورت کباب آمد
ہزار شکر خدا ما سوائے بریان شد

ز حال بحر عیانست اضطراب موج
بجستجوئے تو در یتیم غلطان شد

ز بوئے گل بشود چون مشام جان محروم
ز داغہائے درون سینہ ام گلستان شد

(۱۱۵)

چرا رقیب شود در پئے خرابیٔ او
بصحو سایہ فگن ذات پاک برہان شد

(۵)

پنجہ زد زد حنا بر سر ایمانے چند
کف پایت بکند خون مسلمانے چند

قصۂ عشق شنیدی کہ بشیخ صنعا
در در آوارہ بکردند مریدانے چند

ہمہ احباب و اقارب بوجودم قطاع
خون من ریخت صد افسوس عزیزانے چند

روز و شب در پئے تو دیو سیہ در پہلو
از دل تو نہ برد مہر سلیمانے چند

(۱۱۶)

یک زمان ہمسفر حضرت مجنون شدہ است
صحو دیوانہ بہ بیند بیابانے چند

(۷)

چشم حیوان روئے انسان دیگر اند
اے مسلمانان مسلمان دیگر اند

بر صلوات و صوم نازان دیگرانند
کشتگان جان و جانان دیگرانند

چهرها خشنده هر لیل و نهار
ماه کامل مهرتابان دیگرانند

سر مستانست اندر زیر و بم
نغمه گویان باده نوشان دیگرانند

بی می و ساغر همه در وجد و حال
دیده گریان سینه جوشان دیگرانند

چشم بند و رو برو تصویر یار
روز و شب سر در گریبان دیگرانند

(۱۱۷) خام را آنچه تو بینی در خیال
صحو آن نازک خیالان دیگرانند (۵)

سر الست یارم عالم عیان بدانند
قالو بلی جواب شوریدگان بدانند

من مطلق وجودم قید بشر کجائی
جسم بلا مکانش اهل مکان بدانند

قرب تو بعد ما را او اعظ برو از اینجا
اسرار اینما را در این و آن بدانند

احوال ما غریبان کمتر شنیده باشی
جور رقیب بر من اهل جهان بدانند

(۱۱۸) از گوش جان بشنو اے صحو قول ما را
غیبست در شهادت غیب اللسان بدانند (۵)

بی نام و بی نشانم مارا که می شناسد
من زیب لامکانم مارا که می شناسد

هر کس بوهم نازان بی خویشتن جدا است
بیرون زاین و آنم مارا که می شناسد

در آب و گل گدایم از رنگ و بو جدایم
سلطان دو جهانم مارا که می شناسد

پوشیده شد هویدا تشبیه عین تنزیه
مصحف بخوانده دانم مارا که می شناسد

(۱۱۹) بے منتِ مشاطہ اے صحو در عروسان (۶)
چو حسنِ خود عیانم مارا کہ مے شناسد

دران بارگاہ معلّے نبود — بجز ذاتِ والائے مولا نبود
سوئے قاب و قوسین نشتافتم — نظر کردم آنجاش آنجا نبود
نگہ کردم اندر دلِ بیقرار — درانجاش دیدم دگر جا نبود
منم بودہ ام کس نبودہ بمن — ظہورے ز اسما مسمّیٰ نبود
بجائے کہ رفتم بکردم نگاہ — بجز ذاتِ والائے زیبا نبود

(۱۲۰) چو رفتم ببزمت گذشتم ز خود (۵)
مرا صحو زین حال ایما نبود

کجا بود و کجا آمد کجا شد — ز ہیچونے ہمہ چون و چرا شد
حقیقت حق بدم گویم چہ باغیر — درانعالم کہ سلطانم گدا شد
مریضِ الفتم اے جانِ جانان — لبِ جان بخش تو مارا دوا شد
ضلالت چون نہ روے خویش پوشد — رسولِ ہاشمی جلوہ نما شد

(۱۲۱) نشد اے صحو تاثیرے ز آہت (۵)
نہ تیرے بر ہدف آمد خطا شد

وصفِ ذاتِ پاک ما شد قل ہو اللہ احد — پے بری زاہد جگو نہ سوے اللہ الصمد
طائرِ دل را چو قمری طوقِ عشق اندر گلو — در چمن کے بنگرم من آن جوانِ سرو قد

عاشقان را لطفِ حج و کعبه و احرام چیست
طوف روئے او نمایم با سجود بے عدد

از فسون و مکرِ نفسِ خویش جان تنگ آمده
کے شوم فارغ من از جملہ فساد و حالِ بد

(۱۲۲)

بر صراط مستقیم پیشوا مولا علیؑ
گرچہ افتاد است صحو اندر میان جزر و مد

(۵)

جان و دل محوِ جمالِ یار شد
ثُمَّ وَجْهُ اللّٰہ مرا دیدار شد

کُنتُ کنزاً مخفیاً رازے کہ بود
خود بخود افشا سرِ بازار شد

خواست او چون بنگرم از چشمِ خود
آدم یک آئینہ اظہار شد

اوست در ملبوسِ شیخ و برہمن
گہ مسلمان گاہ کافر وار شد

(۱۲۳)

چون علائق روے گرداں صحو شد
از شرابِ کیف و کم ہشیار شد

(۷)

دلم از دیدۂ وحدت بصارت دیگرے دارد
برون از عالمِ کثرت لطافت دیگرے دارد

نہ از جنت نہ از دوزخ نہ از بیمم نہ از امید
زہاتف عشق او ہر دم بشارت دیگرے دارد

نہ در کون و مکان بینم مثالِ او بشر دیگر
وجودِ شیخ من وا اللہ شباہت دیگرے دارد

عجائب سرمہ دو چشمیت برائے صید مرغ دل
بروئے خال و خط زیبا نزاکت دیگرے دارد

نہ تابے ماند سینا را نہ ہوشِ خویش موسیٰ را
دل عاشق چہ خوش سوز و حرارت دیگرے دارد

نیاید کار را زدستم منم ہیچم کم از ہیچم
تہا دن تہمتے بر من شرارت دیگرے دارد

بشو واقف تو ہر دم را دمے آخر بہ بیں اے صحو

(۱۲۴) شنو غافل مشو ایندم کرامت دیگرے دارد (۴)

بیا اے دل بمیخانہ کہ پیر میفروشش آمد
صراحی و خم و پیمانہ ہا از من بجوشش آمد

بہار آمد چمن گل گل شد و غنچہ نہ باقی ماند
فغان بر داشتہ بلبل ز درد دل خروشش آمد

گذشتہ ننگ و ناموسم شدم بیہوش مستانہ
ندائے از در قلبم سحرگاہے بگوشش آمد

(۱۲۵) بشوق دل سرائم شعرے کہ محفل گرم تر باشد
شراب وصل دہ ساقی کہ صہبا بادہ نوشش آمد (۵)

وجود عالم حباب دریا حضور عارف خیال باشد
بجز خیال تو در دل من خیال دیگر محال باشد

اگرچہ بے پردہ یار آمد نظارہ ہر کس کجا نماید
نقاب عارض خیال باشد حجاب عارض جمال باشد

بذات پاکش صفات منضم بہر صفت ہم یار توام
گہے زمین گاہ چرخ دوران گہے قمر گہ ہلال باشد

انا و انت بلا تعین شود بمعراج گفتگوے
مقام ادنی قاب قوسین انتہاے وصال باشد

(۱۲۶) بہ بزم ساقی لم یزل من فتادہ ام صحو مست دیخود
زجام توحید بادہ نوشم کمال من لا زوال باشد (۶)

شبے در کاروان دل عجب غارتگرے آمد
ربودہ نقد ایمان را ستمگر کافرے آمد

خرامان چون بہ محفل دوش آن خون ریز عالم شد
کشیدہ خنجر ابرو کہ بر پا محشرے آمد

بہر کسوت کہ میپوشم نگار من شناسم بس
درون گور من گر بہر پرسش منکرے آمد

دوئی بگذار جان من یکے بنگر یکے یابی
پے نظارہ لیلے چہ مجنون ناظرے آمد

بران وعدہ شب و روزے بعمر خود گذر کردن
برائے دیدن عاشق چہ باشد دلبری آمد

(۱۲۷) چہ خوف از نقدِ جانِ تو بحشرے طلب کردن ترا اے صحو مسکینم چو حامی عسکری آمد (۷)

بعاشق زہرِ ہجرانت چشیدن منتے دارد — پیامے از وصالِ تو رسیدن منتے دارد
زتیغِ ابروانِ تو قتیلش خونبہا دارد — بہر سو غلط اے بسمل کہ دیدن منتے دارد
میانِ عاشقانِ تو عجب عشقست مقراضے — حجابِ ماسوی اللہ را بریدن منتے دارد
بران سر میشوم قربان کہ پیشِ سرگونِ تو — پئے آدابِ تسلیمی خمیدن منتے دارد
زبس غنچہ شگفتہ شد دلِ مضطر سحرگاہے — نسیم از کوچۂ جانان وزیدن منتے دارد
صبا احوالِ بیدل را بگو پیشِ رسول اللہ — بغایت دردِ دل دارم شنیدن منتے دارد

(۱۲۸) بشوقِ حسنِ تو از دیر صحو استادہ است اما چو برقع از رخِ پاکت کشیدن منتے دارد (۶)

للہ الحمد مرا غیرِ حسن یار نشد — خلق را گاہ چنین طالعِ بیدار نشد
آدمی را نفرستاد کسی بیکاری — آمدم بر سرِ کارے چکنم کار نشد
گرمِ بازار شدہ نقدِ زلیخا بردہ — حسنِ یوسف بجہان ہیچ خریدار نشد
حیف در میکدۂ عمر کہ تمامی گشتہ — خادمِ پیرِ مغان طالبِ خمار نشد
صورتِ ماہی بے آبکہ بے آب نشد — ہر کسے ہمدمِ دریاست طلبگار نشد

(۱۲۹) زلفِ تو دامِ بلا خالِ تو دانہ افگن مرغِ دل در ہوسِ دانہ گرفتار نشد (۵)

مرغِ جان یک نفسے جائے نشیمن نکند
صحبتِ غیر بہ تسکین دلِ من نکند

نیست امید کہ در روزِ قیامت بینم
سنگدل لطف کجا آن بتِ پرفن نکند

ثمّ وجہ اللہ بود مژدۂ جانم بخشید
شادیِ وصلِ صنم میل بہ گلشن نکند

جز بصیقل نتوان دید کسے رویت را
صاف آئینہ مصفا دلِ روشن نکند

(۱۳۰)

قدر ہر چیز کند بعدِ زوالِ این عالم
صحو دلسوز فغان بر سرِ من نکند

(۵)

خسرو ماشاہ قاسم حاکمِ ملکِ وجود
تحت فرمان در تصرف جن و انسان را نمود

آئینہ روئے نماشد در حقیقت نیست او
صورتِ وہمیِ ما پیشِ رخش بود و نبود

روئے یارم قبلۂ من در نمازم روز و شب
عاشقان را در نمازی نیست جز ترکِ وجود

شیفتہ گبر و مسلمان ہر یکے بر روئے او
لاتعین در تعین مرجعِ اہل شہود

(۱۳۱)

آن شہِ خوبان من سویم نظر انداختہ
دیدہ و دانستہ دل از صحو مسکین در ربود

(۵)

پروائے جانِ عاشقِ شیدا نمی کند
جز شربتِ وصال تمنا نمی کند

زاہد بخط و خالِ صفاتِ تو مبتلا
در خویشتن تلاش مسمّے نمی کند

نفرت ز عاشقانِ بلاکش بود روا
گاہے نظر بصورتِ شیدا نمی کند

زاہد بوردِ اسمِ تو مصروف روز و شب
مستِ خراب رازِ تو افشا نمی کند

اندر طریقِ عشقِ تو بیطاقت است صحو

(۱۳۲) دست دعا بعالم بالا نمی کند (۵)

دلِ مضطر سرِ دعوائے خدائی دارد
عالم از فہم کج انگشت نمائی دارد

منتظر بر سرِ راہم کہ کسی مے آید
آئینہ صاف کجا روئے صفائی دارد

ظاہرا صورت بر قیم یعنی بنگر
قطرہ از بحر تو ان دید جدائی دارد

قدرتے داشتہ مجبور چرا یار بگو
مشکلے نیست کہ تو عقدہ کشائی دارد

(۱۳۳) مے شناسی تو ز صحو آنچہ کہ من میگویم (۷)
اندرین بزم جہان نغمہ سرائی دارد

قرب و جوار عاشق ارمان چہ کار دارد
بر دوش خانہ شخصے سامان چہ کار دارد

او نقدِ جان خود را ارزان نمی فروشد
گردِ نواحِ عاشق حرمان چہ کار دارد

روئے شما بدیدہ حیران آئینہ شد
حیوان چہ کار دارد انسان چہ کار دارد

پوشیدہ باربابی دربارگاہ سلطان
بیرونِ در تو حیران دربان چہ کار دارد

من پردہا دریدہ معذور دار ملا
جائے کہ عشق باشد ایمان چہ کار دارد

اندر چمن چو بلبل ہنگام شادمانی
در عین وصل گلرو گریان چہ کار دارد

(۱۳۴) بر جان ناتوانی بار گران نہادند (۵)
اے صحو باز بنگر احسان چہ کار دارد

دل در تمنائے کسی مضطر شود گریان کند
خیز و ز خواب نیم شب بہتر شود گریان کند

ضرب المثل شد حال من زرداد و درد سر خرید
دل در کنار دیگران دل بر شود گریان کند

دراز نیسان از فلک بنگر بدریا میچکد
چون قطرهٔ اندر صدف گوهر شود گریان کند

بعد از بچندین سالها طے کرد طفلے منزلے
از شکم مادر آمده ششدر شود گریان کند

(۱۳۵)

اینجا گلے دیگر شگفت اطلاق مطلق باز رفت
گویم ز حال صحو کس در بر شود گریان کند

(۵)

من منتظرم بشوقت بر خیز خواب تا چند
این چه ادا تو داری بر من عتاب تا چند

ذاتت که بیچگونست با این چگون هویدا
بر چهرهٔ مسمے اسما نقاب تا چند

از آتش به عشقت در دل نهان ولیکن
روزانه شب بسوزد خامے کباب تا چند

دنیا سراب بیشک غافل مشو تو یک آن
رو سوے دریا هر دم این دم حباب تا چند

(۱۳۶)

گویم سخن شگرفے اے صحو من تو بشنو
در کارگاهِ وحدت آخر حساب تا چند

(۵)

عشق جانان ننگ و عار عاقبت برباد داد
ننگ و ناموسم ربوده ناله و فریاد داد

مرغ دل اندر قفس چون سالها در می طپید
کار شکست و رخت بال و پر مرا صیاد داد

نیست سازش بوالهوس را اندرین کارم مرا
بر کمالم پیش عالم داد من استاد داد

شکر به گردن نهاده از سبکدستی او
تیغ قاتل را خلایق آفرین جلاد داد

(۱۳۷)

منتے بر پا و گردن شکر کردن واجب است
وعده بر زنجیر و طوق اے صحو چون حداد داد

(۷)

دلم ربود جانانے که آن دلستان دارد
شکر لب خنده نمکین خمار میکشان دارد

چو گل خ رنگین چشمش سمن بر سنبلین زلفش
لب نازک ترا زلاله قدسرو جان دارد

گه از نمکین نمی پرسد زحال زار من دلبر
خدایا مهربان سازش که دل سنگین چنان دارد

متاع صبر از دلها کند غارت بیک لحظه
مگر در گوشهای چشم چین با مردمان دارد

ازین نامهربان شوخی چه سائش وه بدستم
که با کم التفاتها زمن خاطر گران دارد

بکیش دلبری شاید روا دارد دل آزاری
که از مژگان چه پیکان و چه از ابرو کمان دارد

(۱۳۸)

بیا ای صحو زین بگذر تو خاک پا سلیمان شو
که هر کس از جمال او کمال بیکران دارد

(۵)

جانان قسم بجانم در جسم و جان چه باشد
روئے تو در میانست اندر جهان چه باشد

سرّ نهفته یارم در گفتگو نیاید
مطلق مقیدی شد دیگر عیان چه باشد

هر یک بجستجویت اندر جهان بحیران
پنهان زچشم عالم گنج نهان چه باشد

توبه زترس دوزخ وز آرزوی جنت
دستم بدست داده سود و زیان چه باشد

(۱۳۹)

این صحو را که داند عالم بجمله حیران
بی نام و بی نشان را نام و نشان چه باشد

(۵)

احوال غم رسیده جانان خبر ندارد
تا تیر چون پذیرد شاید جگر ندارد

بلبل بشوق هر دم در نالهٔ و فغانست
بوئے محبتی را گلرو مگر ندارد

عارف مکان ندارد در هر مکان مکین است
در عالم معانی سیر دگر ندارد

بی آئینه که دیدن ممکن نمی توانش
جائے که روئے جانان تاب نظر ندارد

(۱۴۰)

گستاخ صحو چون شد دارد امید رحمت
در ما و من امید خوف و خطر ندارد

(۵)

گرفته دامنم شوق تشنه لنگ آب دریا شد
برائے خانه بردوشان سکونت خاک صحرا شد

شکسته مرآت دل را زپا لغزش مسیحائے
قیامت خیز رفتارش بعالم شور برپا شد

ملاحت روز افزونی کسی دارد که او دارد
بروئے آن پری پیکر زخال و خط زیبا شد

قرارے دل نمیگیرد دمے بے یاد مستانش
بے تسکین بیدل را لب لعلت مسیحا شد

(۱۴۱)

بحمد الله که بعد از انتظار مدتے یاران
به صحو اندر حریم دل جمال یار پیدا شد

(۶)

چه تدبیرے درین وعده که فردا یار مے آید
مبارک باد اے زاهد مرا خود عار مے آید

چرا زاهد شوم شادان که فردا یار مے آید
چه تدبیرے درین وعده مرا خود عار مے آید

منم امروز مے بینم تو فردا انچه مے بینی
زمن آموزی گر خواهی نجات کار مے آید

زبهر قتل من آمد کشیده خنجر ابرو
بهر جانب نظر کردم رخ خونخوار مے آید

همه بے جام و مے در وجد و قص آیند دریکدم
بمجلس صبحدم ساقی اگر سرشار مے آید

(۱۴۲)

منم کاز راز منصوری بملا فاش میگویم
زهر مو گشته جاری صحو هم بردار مے آید

(۷)

بجز من دیگرے دربان ندارد
خیال من چرا جانان ندارد

همه محتاج سائل بر در او
که پروا با کسے سلطان ندارد

دلم در جستجو حیران بمانده
چه سازد او سر و سامان ندارد

بغیر من نباشد بار یابت
کسے بر خوان خود مهمان ندارد

مسیحا قم باذن الله بر گو
مریض عشق تو درمان ندارد

برهمن وار اگر دیدم بگردد
بت من کافر است ایمان ندارد

(۱۴۳)
هزاران عاشقانت در بدر شد
که حسنِ بے بدل حیران ندارد
(۵)

شنیده ام که سحر گلعذار مے آید
صبا به گلشن قاسم بهار مے آید

بکافری چو بمردم مرا چه خوف بگو
نگاه لطف تو فردا بکار مے آید

غنیمت است مرا صحبتے ز باده کشان
بچشم ساقی مست خمار مے آید

ز بس بمحفل لیلے مدام چون مجنون
قرار نیست دلِ بیقرار مے آید

(۱۴۴)
چه رمز صحو نهان در میان ما و شما
ترا صبا و مرا راز دار مے آید
(۵)

نظر بجانب دلدار باز میگردید
جنون بگوش زده ترکتاز می گردید

گهے بخیریت ما خبر نمی گیری
ربوده صبر ز دل بے نیاز می گردید

چو باز جلوهٔ شاهِ وجود پیهم شد
میان ما و شما امتیاز مے گردید

ببین بدیده تحقیق روے یارم را
حقیقتے که بصورت مجاز می گردید

چو پیر میکده از صحو یک اشارت کرد

(۱۴۵) پئے وصال کسے در نماز میگردید (۴)

بر سر طور کسے روئے تجلّا دارد
ہمچو موسیٰ بکف دل ید بیضا دارد

اندر آئینہ دل طرفہ تماشا دارد
روئے ما دیدن خود بار تمنا دارد

گہ بجز دل نتوان دید چنان قسمت خویش
سیر ہر آن کسے عرش معلّا دارد

(۱۴۶) لب لیلیٰ چہ فسون خواند کہ مجنون شد صحو (۴)
دل شوریدۂ او عزم بصحرا دارد

چاک از دست جنون جیب و گریبانے چند
خواب در راحت نکند در پئے ایمانے چند

ہر سحر رشک کند باد صبائے از تو
آستان بوس شود زلف پریشانے چند

اے فلک با تو کنم شکوۂ بیدادِ مرا
تشنۂ خون بود این گبر و مسلمانے چند

(۱۴۷) میزبان می شدۂ صحو بشہر ویران (۵)
خانہ بر دوش ہوا آمدہ مہمانے چند

بیرنگ بہر رنگے اظہار چنین باید
در کعبہ و بتخانہ دیدار چنین باید

لا حرف و لا صوت بیکام و زبان ہر آن
در محفل عشّاقان گفتار چنین باید

بازی نبود طفلان حالیکہ بود عشقت
بیکار بہر کارے در کار چنین باید

چون چشم سیاہ او غارت گر ایمانست
دل بردہ بیک عشوہ دلدار چنین باید

(۱۴۸) اے صحو چہ می پرسی شد آشنا بیگانہ (۵)
اقرار چنین باید انکار چنین باید

هر زمان جلوه فزا یار شود یا نشود
خاک در دیدهٔ اغیار شود یا نشود

درد و عالم بدو نیک انچه هوید باشد
لائق تهمت میخوار شود یا نشود

طاعت از خوف و رجا بر سر امید کند
زاهد خشک را دیدار شود یا نشود

طالب او تو نشوی باز نجیرے خواهی
از مکافات تو بیزار شود یا نشود

(۱۴۹)

اے کہ بر گفتن ما صحو حزین را پرسی
محرم راز تو دیدار شود یا نشود

(۴)

بے دیدن روئے شما شاید کہ سنگین دل شود
بند قبا بکشا صبا آرام غمگین دل شود

بر قول سلطان گوش کن چون مرغ بر بیضہ نشین
با شد بوصل خویشتن گہ ہمنشین دل شود

گویم شکر نے یک سخن گر فہم داری اندکے
خود را ندیدی یک زمان آنگہ خدا بین دل شود

(۱۵۰)

وحشی سگے بیند اگر مردم گریزان ہر طرف
در صحبت شہوت پرست حقا کہ سنگین دل شود

(۵)

مرغ دل اندر قفس بانگ انا الحق میزند
چون موذن بہر اذان در حمد مطلق میزند

این نماز عاشقانست آن نماز عابدان
ہر کسے در عشق حضرت دم ز ہو حق میزند

جوش زد دریا بقطرہ شد محیطے سو بسو
دار چون گوید بگو در گوش انا الحق میزند

خلق بر منصور تہمت کس نمیدانی ولے
عشق آمد بر طرف جملہ تعلق میزند

(۱۵۱)

از حقیقت صحو غافل یار میجوید کسے
نسبت مادر شما باید کہ ملحق میزند

(۷)

دل مردہ شود زندہ مسیح پاک مے آید
ندا آمد بہ نصفِ شب لولاک مے آید

جمال او جلال او کہ دعوی مدعی باطل
کسے دیدہ نمی دیدہ کہ در ادراک مے آید

کہ بوئے آن گلِ رعنا بہر جائے شمیدہ شد
بحسرت دیدہ مے سایم اگر از خاک مے آید

شفاعت عاصیان تو بخاطر خواہ میباشد
اگر بر سر مزار ما قدوم پاک مے آید

بگوید ہر یکے نفسی مجھ امتی گوید
پیادہ پا سر عریان گریبان چاک مے آید

کہ ہر گہ شاہد آن گل مشرف ساخت ہر گل را
ز ہر خارے دم الفت ز ہر خاشاک مے آید

(۱۵۲)

چو شد بر عاصیان اے صحو عطائے سرور عالم
عدالت گاہ محشر بین جہان بیباک مے آید

(۱۱)

برائے دیدن این انجمن شد
ترا دیدم کہ یاد او بمن شد

چہ گویم من کہ سلطان حقیقم
ز کسوتہائے خاکی پیرہن شد

نہ شبلیم نہ عطارم نہ منصور
صفات ذات پیدا ماو من شد

ہو الظاہر ہو الباطن تو بیشک
ز اول تا بآخر پیرِ من شد

تو غیب الغیب در عالم نمایان
ز ہے صانع بصنعت مرد و زن شد

چرا گویم کہ این نیک است و آن بد
ہمون مومن ہمون خود برہمن شد

قضا و قدر را تو با غبان دان
ظہور اسم ذاتِ این چمن شد

نمی فہمم نمیدانم من این ذات
تو میدانی الٰہی پنجتن شد

رسول اللہ خود گفت است لحمی
ہزاران جان فدائے سخن شد

چه افسون خوانده برجان نخیفم | بهر سو بنگرم روئے حسن شد

(۱۵۳)

بجان و دل غلام اے صحو باشی
مطیع تو همه هندو و کن شد

(۷)

چو آن دلدار در خانه توان و ناتوان آمد | شبے در حسرت وصلت سرانجام بجان آمد
ندادر گوش کر من رسیده چار و ناچار است | برائے تهنیت آدم همه کر و بیان آمد
نمیدانم چرا باشد اطاعت فرض او بر من | شهنشاهی حق آگاهی بخانه میهمان آمد
عجب احوال دارم گویم از سنگ آب میگردد | بود هر چند کوته عمر طول داستان آمد
فدا صد جان کنم بر تو بکار آمد بجمله سر | دم آخر چه می بینم طبیب مهربان آمد
ز بیرنگی بزنگ آمد اسیر رنگ غافل شد | نموده جلوه حسنت بکار دلستان آمد

(۱۵۴)

ز فهم ناقصان دورم کلام او زبان من
به نزد کاملان صحو حزین در این و آن آمد

(۵)

صیاد ما چه دید شکارم شکار شد | مرغے گرفت باز غلامش هزار شد
شوریست در میان ملک بر فلک فتاد | زین مرکب حقیر چو آن شهسوار شد
قربان بدین عنایت تو شاه ذوالکرم | خار است در میان من و گلعذار شد
حاجت بسیر باغ و تماشا نمانده است | پر داغ سینه ام چمن لاله زار شد

(۱۵۵)

آیا چه دیده بود علامت وصال یار
شبنم صفت دو دیده صحو اشکبار شد

(۵)

بے تو در تن سوز جانم آتش ہجران چہ کرد
فرش مقدم خاک راہت دیدۂ حیران چہ کرد

می ربودہ جان و دل را آن بت زرہ حسین
کس نمیداند چہ گویم عشوہ جانان چہ کرد

دخت رز را چونکہ دیدہ از دل و جان بر خرید
محتسب در میکدہ آمد بہ میخواران چہ کرد

اندرین وادی ندائے غیب آمد از درخت
شاہدانی انا را موسی عمران چہ کرد

(۱۵۶)

اندرین کشتی شناور کس نمی بینم صحو
در طلاطم گاہ عالم سینۂ جوشان چہ کرد

(۴)

خوش آن کسی کہ ترا ہر دمے نظارہ کند
ز ننگ جامۂ ہستی ہزار پارہ کند

بجز وصال تو اصلا دگر علاجے نیست
مریض عشق تو ایجان بگو چہ چارہ کند

ملک چو تحفہ شکم برند در دامن
کرا مجال کزین زیب گو شوارہ کند

بخاک مرغ دلش می طپد چو مذبوحے
ز چشم خویش اگر صحو را اشارہ کند

(۱۵۷)

ردیف ذال

(۴)

نمی نوشت بمکتب نگار من کاغذ
نقوش صفحہ ہستی نگار من کاغذ

مرا بعشق تو مقراض ماسوی ابرید
بجائے مرہمے شد دلفگار من کاغذ

پیام در چمنے مے برد دل آرائے
بکام تہنیت سبزہ زار من کاغذ

نمود عالم نابود جملہ غافل صحو

کشیدہ منظر فانی چو یار من کاغذ

ردیف رائے مہملہ

(۱۵۸) (۵)

گرم بازارے بعشقت تا خریدارے دگر
کاندریں سود و زیانش خوش نشیں کارے دگر

گرچہ صد رنگے تبدّل لیک در معنی ہمون
درد و عالم می شناسم ہر زمان یارے دگر

خون من حیف است کان بر گردنِ عالم نشد
دار میگوید انا الحق چون گرفتارے دگر

جُبّہ و دستار شیخی زیر پا افگندہ ام
ملحدم اندر طریقے بہر اظہارے دگر

(۱۵۹) (۵)

الحذر از بدگمانش در طلسمات جہان
من ندانم صحو را ہمت بہ بازارے دگر

آفتاب روئے تابان در دو عالم آشکار
مے نماید خویش را در کسوت ہر ذرہ ہزار

ذات مطلق شد مقید کالبد چون جلوہ کرد
رنگہا گردید پیدا زان حقیقت بیشمار

چون ز وحدت راہ کثرت بر گرفتی جانمن
روئے خود را خود تو دیدی و شدی خود بیقرار

از شراب شوق مستم نیست خوف محتسب
میسزم بانگ انا الحق دمبدم منصور وار

(۱۶۰) (۵)

صحو نابودست بود و باش جملہ عاشقان
کار بیکار است گویا عاقبت انجام کار

خستہ و زار حالم از گردش چشم روزگار
کی بدلت اثر کند آہِ غریب جان نثار

بر درت آمدم شہا ہمچو گدائے بینوا
پیش تو حال من عیان شرح دہم چہ بارہا

پیش درِ تو کودکان سنگ جفا همی زنند
جنبش یا نه رود هد گرچه کنند سنگسار

چیست گناه و اعتطا سجده بخود اگر کنم
مائل دیگرے نشد دل نگریست روئے یار

(۱۶۱)

صحو بخانه یافته کرد چو جستجو بسے
حاصل مدعاے او هست دل امیدوار (۵)

هر زمان و هر مکان بینم پریروئے دگر
زان سبب خاطر کشد از این و آن سوئے دگر

آرزوئے سنبل و گلشن بدر شد از سرم
شد دل سودا زده از بند گیسوئی دگر

تازه نقشے می نماید هر زمان آن قد یار
دل نمیخواهد که بیند سرو دلجوئے دگر

تاب دادی یا فسون خواندی بگو ای نازنین
شد پریشان خاطر من میکشد موئے دگر

(۱۶۲)

همچنان لاغر شدم ای صحو بر من کن نگاه
جسم من یک مو میان یار شد موئے دگر (۵)

هر یکے خواهان دولت زاهد بیهوده گر
ما بدولت مست گشته مے زنا دریوزه گر

میلش اندر مال دنیا در تلاش روزگار
روز و شب عقدا نامل ظاهرش بیهوده گر

هر که دیده روئے ما را چون تمسخر میکند
خنده عالم بصورت یا بصنع کوزه گر

کار خود کن این چنین کارے مکن ای یار من
عیش هفته پنج ساله کار تو افزوده گر

(۱۶۳)

مے خورد توبه کند اینهم کند آنهم کند
صحو این خوشتر نباشد دامن آلوده گر (۵)

ردیف زائے معجمہ

(۱۶۳) (۵)

خویشتن را من نمیدانم ہنوز — کافرم من یا مسلمانم ہنوز
مرشد است این یا پیمبر یا خدا — از کدامی اسم میخوانم ہنوز
عشقِ تو پردہ دریدہ فاش کرد — گرچہ پنہان در دل و جانم ہنوز
دیدۂ یعقوب بھر یوسفم — در تمنا چشم گریانم ہنوز

(۱۶۴) (۴)

جوش وحشت را چہ پرسی در بہار
صحو من دست و گریبانم ہنوز

ہست پنہان در دل و جان حضرت بندہ نواز — بے نیاز از جن و انسان حضرت بندہ نواز
شان پاک بے نیازت مظہر کل کائنات — زود بنما روئے رخشان حضرت بندہ نواز
بحر بے پایان عدیم المثل ذات پاک تو — قطرۂ دریا نیسان حضرت بندہ نواز

(۱۶۵) (۶)

چون صدف اندر دری پوشیدہ بنگر صحو را
ہست او در سینہ پنہان حضرت بندہ نواز

آن دلبر من آمدہ وقت سحر امروز — در سینہ شدہ آب ز گرمی جگر امروز
آن شعبدہ بار میست و یا رنگ طلسمات — ہر لحظہ مرا روئے نماید دگر امروز
آن یار کجا بود کہ بے نام و نشان بود — با نام و نشان آمدہ ہمچون بشر امروز
المنت للہ کہ این آتش عشقش — در سینہ من آمدہ ہمچون شرر امروز

زاهد چو کنی آئینه خویش مصفا
واقف نشوی از همه عیب و هنر امروز

(۱۶۶)

اے صحو تو بشکن همه اسباب علایق
بیکار فقط باش و تو خود را نگر امروز

(٦)

در دل گشتی و پنهانی هنوز
خون من خوردی و در جانی هنوز

کرده جور و جفا تو سالها
بنده خویشم نمیدانی هنوز

خط فرستاده سوئے تو بارها
نام عاشق هم نمیدانی هنوز

شهره آفاق گشتی از جمال
در تلاشم یوسف ثانی هنوز

اے دلم تو ذبح گشتی بارها
گو سپند عید قربانی هنوز

(۱۶۷)

در ازل آئینه روئے دیده
صحو چشم تو بحیرانی هنوز

(۴)

منتظر جان و دلم از شام است امروز
وعده وصل دل آرام تمام است امروز

در تمنائے تو بس جان بلبم زد دو بیا
راحت و آب و خورد و خواب حرام است امروز

روسیه دارم و فردائے قیامت چه کنم
سرخ رو عاشق شیدا که بکام است امروز

رفتن دیر و حرم خاص چه حاجت دارد
خویشتن را تو ببین جلوه عام است امروز

(۱۶۸)

ردیف سین مهمله

(۵)

هر دو سراست در دلم یار ز حال من مپرس
کیفیتے ز کیف و کم از سر قال من مپرس

آئینۂ جہان نما روئے من است سر بسر
دیدہ بروئے خود کشا لطف جمال من مپرس

نیست مجال دم زدن خاطر یار نازکست
زاہد کج بیان برو چیست سوال من مپرس

پائے خرد شداست لنگ عرصۂ ہوش گشت تنگ
چون زدہ مرغ دل ز بر دام خیال من مپرس

صحو غریب و ناتوان ہست یکے ز بندگان
بر در او فتادہ ام کسب کمال من مپرس

ردیف شین معجمہ

(٦) ١٦٩

ہم خلوتم و ہم سخنم با کریم خویش
خویشم ندیم یارم و یارم ندیم خویش

کار بہار کرد چو گلزار آہ من
گل گل شگفتہ غنچہ ز موج نسیم خویش

دارم امید آنکہ تو بینی بسوئے من
گاہے نگاہ کن بغلام قدیم خویش

خیز د جنون ز سایۂ خود و حشتم نگر
شوریدہ سر شدیم الٰہی نہیم خویش

آتش زند بچشم چو از دل برون شود
آہم چو برق افتد و سوزد گلیم خویش

(٥) (١٧٠) گویم بپردہ راز خود اے صحو غور کن
ہان پاک شیدہ باش تو اندر حریم خویش

منم آن جنس ناچیز کہ نخواہد خریدارش
ذلیل و خوار در عالم بچشم اہل بازارش

فتادہ بر سر راہت ز ہجران جان بلب آمد
عیادت را نمی آئی سر بالین بیمارش

بکفرم بوئے اسلامی سلامت ہر مسلمانان
کہ قشقہ برجبین زید گلو انداخت زنارش

فتادہ مسجدِ زاہد بنائے بتکدہ کردہ
فراقِ بت نمی خواہد بتے با من گرفتارش

مئی دوشینہ نوشیدہ ہنوزم مستِ مدہوشی
بہ بینم صحو راہ محو اندر خواب بیدارش

(۱۷۱) ردیف صاد سعفص (۴)

روم بکوئے صنم روز و شب بصد اخلاص
شوم بسلک غلامانِ او غلامے خاص

ہزار شکر کہ زین بخش من مطیع شدہ
شدم بدست رقیبم ز قید خانہ خلاص

دمے اگر تو بگوئی کہ این غلام من است
ہزار سال ز شادی دلم شود رقاص

بہ پیش قاضی وقتست قصہ اش برعکس
اگرچہ صحو مقید شدہ بہ بندِ قصاص

۱۷۲ ردیف ضاد معجمہ (۵)

لبِ تو رشکِ مسیحا بود بے امراض
منم مریض محبت تو شافی و فیاض

نیم بغیر تو مشغول یک نفس واللہ
مرا ز مسجد و میخانہ شد تو ئی اغراض

ز استعارہ و تسبیح ذات پاکت ہست
مقیدی نہ تو مطلق بجو بھرد اعراض

وصال لیلیِ من زاہدا اگر خواہی
بر نگِ قیس تو از ما سوی بکن اغماض

ترا بس است علوم حقیقت و لبسر
چه فکر صحو ترا گر نه خواهی علم ریاض

(۱۷۳) ردیف طائے حطی (۵)

دمیده بر رخِ پاکِ ملیح سبزهٔ خط — بپے تلاوتِ قرآن نشست خضر نمط
محیطِ فیض توزان وجه گشت عالمگیر — که تشنه کام تو شد سیر ز آب و جله و شط
مدام محو کرامات ساقی خویشم — بجوئے باده شنا میکند دلم چون بط
فریب داده مرا رنگ و بوئے این اشیا — بگو سخن ز حقیقت تو بے حروف و نقط

چو صحو محو شده محو آمده در صحو
زبان غیر ندارد چو کلک دو سر قط

(۱۷۴) ردیف طائے منقوطه (۵)

دلم پیاده تو خورسند جان بتن محفوظ — ز رقص خویش شدم من بانجمن محفوظ
بهار دیده مشتاق رنگ نپذیرفت — نگاه شوق من از قطع ما و من محفوظ
ز ها و هوئے دلم زهره چون ترا نه بود — بذوق و شوق شدند اهل انجمن محفوظ
ظهور شاهد گل در چمن چه مژده بگفت — که عندلیب دلم شد چمن چمن محفوظ

با شتیاق بت خویش صحو خورسندم

بدیر و کعبہ ہمہ شیخ و برہمن محفوظ

ردیف عین مہملہ

(۱۷۵) (۵)

اندرین فانوس جسمم سوخت جانم مثل شمع
بہر ہر پروانۂ سوزنہانم مثل شمع

اشکہائے گرم من از دیدۂ من ہیچکد
سوئے پا از سر رود این کار دانم مثل شمع

تمرۂ باغ محبت نیست جز نوردم
در ہوایت گل کند باد خزانم مثل شمع

من دم سوز و گداز دل اگر دم در کشم
در تنم روشن شود ہر استخوانم مثل شمع

من ز راہ خویشتن چون بیخودانہ دم زنم
صحو را سوزد بہر محفل زبانم مثل شمع

ردیف غین

(۱۷۶) (۵)

مجمع رنگ بہار است این تن من ہیچو باغ
از ہوائے عطر پیرہن تازہ تر دارم دماغ

بر مزارم حاجت شمعے ندارد سوز دل
رشتہ دار شمع با من ہست دائم این چراغ

حال دل با کس نمیگویم کہ اخفا بہتر است
لالہ دارد داغ بر سینہ مرا در سینہ داغ

ساقیا تشنہ لبم بگشا سبو بادہ بزیر
از برائے آب آتش رنگ قلزم شد ایاغ

صحو من خود را نگرتا کے روی تو در بدر
تو سراغ خویشتن مستی کہ میخواہی سراغ

(۱۷۷) ردیف فا (۵)

درمیان هر دو عالم حاصلت عز و شرف
با طن آدم بپور تو ظاهر تو آدم را خلف

محو حیرتها نماید شوق دید روی خویش
آئینه پیش من است و جلوه بینم هر طرف

دیده باید تا کجا این خانه ویرانی کند
ناگهان چون عشق آمد عز و جاهم شد تلف

بشکنم گر من وجود خویش خود ظاهر شوم
این دل من آن در نایاب را گشته صدف

از خم ابروی جانان صحو تو آگاه باش
وائی بر من گشته ام تیر ملامت را هدف

(۱۷۸) ردیف قاف (۵)

شدم بحسن و جمال تو مبتلائے فراق
کشان کشان ببرد جا بجا بلائے فراق

مثال سرو سهی بود در میان چمن
خمیده قامت من شد ز بارهائے فراق

منم که روز نخستین ترا بگفتم بس
دلا چه چاره که خود ساختم سزائے فراق

دم وصال مرا ذبح کرد آن بیرحم
بهائے وصل بگردید خونبهائے فراق

نه تاب هجر بدارم نه طاقت وصلش
نه صحو بهر وصالم نه از برائے فراق

(۱۷۹) ردیف کاف تازی (۵)

طریق پاکبازان را ندیده دیدهٔ افلاک
نهفته خاطر شیدا العشق حبیب لولاک

دهد دنیا کجا آرام طلاقے داد دینا را
نباشد در من عاشق ز تهمت ماسوای پاک

بگوش هیچ غفلت نشسته کاندرین دریا
روان شد کشتی هر یک نباشد هیچکس را باک

چه سازم وحشت دل را سحر را هم وطن باشد
بیا بنگر ز حال ما جنون کرده گریبان چاک

(۱۸۰) (۵)

صفائی هست در کارم چه حاجت زیر و بالا را
مرا در عالم علوی نه غیر از صحو شد ادراک

دل صادق بود چون آئینه پاک
جمال خویشتن را کن تو ادراک

قدش موزون بغمزه ناوک انداز
بغایت دلبری هم چست و چالاک

کسی صحبت نکرده یکدم از وے
ز بیم دو جهان دل گشته بیباک

نداند هیچکس احوال عاشق
دل آفت رسیده هست غمناک

بر آورد صد بار گفته صحو
امید مغفرت از شاه لولاک

ردیف لام

امام الدین غزل بشنو اگر خواهی سرور دل
نماید روے بے کیفی اگر باشی حضور دل

حضوری گر تو میخواهی بنا شی یکدمے غافل
حقیقت فاش میگردد اگر بینی حضور دل

بکوہِ طور موسیٰ را مرا ہر دم دمے وصل
بہ موسیٰ ناز میسازم چگویم بس غرور دل

زننگ و نام بیزارم چہ گویم سوز فریادے
گرفتارم بزلف او چگویم بس غیور دل

(۱۸۲) بہر گوہر کہ میخواہی دہم اے صحو من صاف
مثال بحر بے پایان مرا حاصل غیور دل (۶)

مژدہ ایدل کہ تو باشی سگِ دربان رسولؐ
جان فدا سازم بہر عاشق و خواہان رسولؐ

سوئے دل خم شدہ ام ہمچو گریبان رسولؐ
تا شود ہستی من سایۂ دامان رسولؐ

آدم و یوسف و یعقوب مسیح و موسیٰؑ
شدہ غرق این ہمہ در چاہ زنخدان رسولؐ

دل زارم بسوئے یثرب و بطحی بدود
آہوم رم بکند سوئے بیابان رسولؐ

از عرب تا بعجم جملگی فیض تو اند
مہرِ خشان شدہ این روئے درخشان رسولؐ

(۱۸۳) صحو را واقعہ کرب و بلا گر آید
تا کجا صبر کنم زلف پریشان رسولؐ (۸)

صد مژدہ باد ایدل ترا دلدار آمد در بغل
تو روز و شب عیدی بکن خود یار آمد در بغل

گویم بشیخ و برہمن در خانہا آتش زنند
از حسن خود مشعل بکف آن یار آمد در بغل

ساقی میانِ محفلم قلقل کند مینائے مے
پیمانہ رقصد در کفم سرشار آمد در بغل

صد داغ فرقت خوردہ ام این سینہ گلگون کردہ ام
من روز و شب سیرے کنم گلزار آمد در بغل

زنگے رود از آئینہ عکسِ رخِ جان جہان
شد ظلمت من از بغل انوار آمد در بغل

بادِ بهاری موج زد بشگفت گل گل قلب من
چون نگهان وقت سحر آن یار آمد در بغل
گردون خمیده شد مرا قامت نگردد چون دوتا
بارِ امانت شد گران بسیار آمد در بغل

(۱۸۴)
صحوی کجا غافل زره بنگر بحال خویشتن
این هستی موهوم را پندار آمد در بغل
(۵)

کسی را خواب می آید نماند در کنارِ دل
بجز روئے شما دیدن نمیگردد قرارِ دل
اگر عشقت بود صادق بجز آن روئے گل منگر
ببین از عالمِ کثرت بیا بنگر نگارِ دل
سراغِ خانه برباد ان همین نام و نشان دارد
که ما را کلبهٔ احزان بود قرب و جوارِ دل
بود سرسبز باغِ ما شگفته هر یکے غنچه
زجورِ باغبان دارد چو لاله داغدارِ دل

(۱۸۵)
مثالِ بلبل نالان بشب صحو اشک میریزد
نسیم اگره بیند بهر گلشن بهارِ دل
(۵)

کجا شد تفرقه انداز محفل
که میجویند در گلشن غلادل
بدل خوف و رجا حاشا و کلا
انا الحق صاف گویم پیش قاتل
جهان را میزنم برهم بیکدم
اگر شمه بگویم سرِ بسمل
ندارم حاجتِ تلقین عالم
که اندر کیسه دارم نقد حاصل

(۱۸۶)
زسر تا پا بدریا غرق گشته
بیارد صحو گوهر سوئے ساحل
(۵)

نگارِ خوبصورت مه لقا دل
گرفتم دامن دولت ترا دل

ملائک تهنیت بر آسمان کرد — شده نا آشنائے آشنا دل
ز بیرنگی هزاران رنگ پیدا — عروسان را بر آمد مدعا دل
غبار آلوده ام بر دامن تو — مے افشان هر سحر بادِ صبا دل

(۱۸۷) بذاتش صحو شد اوصاف صوفی — (۵)
براے عاشقان شد کبریا دل

بیمن دولتِ ساقی شرابم خون کبابم دل — ترا فردا بود زاهد مرا امروز شد حاصل
پئے سر دادن جانان مرا عذرے نشد هرگز — چو دیدم در کفش تیغے شدم من نیم جان بسمل
چه باشد حال من یاران اگر فردا کسے پرسد — جوابش انفعالی شد بسر بار گران مشکل
بقولِ حضرتِ انسان شگرفِ نکته دان شیخو — که دریا را بجز دریا نباشد هیچ شے حاصل

مقید همچنانم صحو من مختار مجبورم
براے جلوه گاه تو نباشد جز دل قابل

(۱۸۸) ردیف میم — (۷)

کے زنده نشد مرده ز نامِ شه قاسم — اعجاز مسیحا است کلامِ شه قاسم
صد شکر که روشن دلم از حسنِ حسن شد — تا بنده شدم بدر تمام شه قاسم
تا لبست کجا گوش جهان را نشنیدن — بیصوت بود حرف و کلامِ شه قاسم
مشهور طریقے بجهان صورت شمشیر — هر دم بدر آید ز نیامِ شه قاسم

موصوف که در عالم لاخیر و لاشر
بالاتر و بالااست مقام شه قاسم
از چشم حقارت منگر سوی غریبان
مختار دو کون است غلام شه قاسم

(۱۸۹)
آن کیست که نظاره کند سرو قدش را
اے صحو شدم محو خرام شه قاسم
(۵)

روز و شب نیت دیدار برم یا نبرم
حسرت از کوچهٔ دلدار برم یا نبرم
سالها خدمت میخانه عزیزان کردم
ذوق آن خانه خمار برم یا نبرم
در پرستش گه کونین صنم گشت عیان
الفت از رشتهٔ زنار برم یا نبرم
یوسف مصر نبود او که زلیخا بردش
راز این بر سر بازار برم یا نبرم

(۱۹۰)
نیست اقرار ز انکار کمم کار دگر
صحو دل در طلب یار برم یا نبرم
(۶)

من نیستم و نیستم و هست عیانم
چون آئینه روئے نما در دو جهانم
پوشیده و پنهان همه آثار وجود است
در پرده خوبان جهان عکس نهانم
مطلق ز مقید شده ممتاز در نیجا
بے نام و نشان آمده در نام و نشانم
آن کیست که هر دم بزند بانگ انا الحق
بیحرف و بیصوت بود وصف بیانم
کانجا که منم گم شده تشبیه و تنزیه
لاعین و لاغیر مکانم بمکانم

(۱۹۱)
باید نظرے تا که زند بر رخ یکتا
اے صحو پس پرده نهانم و عیانم
(۵)

عمّا زہر زمانیم خود راز خود ندانیم
در آبِ خود رو انیم خود را ز خود ندانیم

لا عین ہست ولا غیر اندیشہ تو کہ داری
رو پوش در جہانیم خود را ز خود ندانیم

چون ماہی تہ بانیم در بحر زندہ مانیم
در آبِ خود رو انیم خود را ز خود ندانیم

نقص و حدیث ایدل ہر دو گواہ داریم
انسان کاملانیم خود را ز خود ندانیم

(۱۹۲)

گم گشت کارروانے راہِ سفر دراز است
اے صحو کارروانیم خود را ز خود ندانیم

(۵)

من بر حد فنا راہِ بقا را یافتم
چون خودی بگذاشتم در عین اشیا یافتم

از تقید این زمان وارستہ من پیدا شدم
خویشتن را در دو عالم زیر و بالا یافتم

در تجلّی صفاتی موسیٰ از موسیٰ برفت
من بہر جائے ترا ایدل ہویدا یافتم

نیست امکانِ بشر آنجا کہ آمد عشقِ تو
فلسفی حیران شد و عرش معلّا یافتم

(۱۹۳)

صحو ہم مانند طفلان گوئے مقصد در ربود
باختہ من لی مع اللہ نقد دل را یافتم

(۷)

بینم مکین و لامکان این ہم منم آن ہم منم
فرشِ زمین و آسمان این ہم منم آن ہم منم

او خواست دیدہ روئے خود پیدا شدم چون آئینہ
کردم بنائے این و آن این ہم منم آن ہم منم

مطلق مقید گشتہ ام چون باز مطلق مطلقم
داند کہ این سرّ نہان این ہم منم آن ہم منم

عیسیٰ منم مریم منم در مہد من گویا بُدم
دادم گواہی بیزبان این ہم منم آن ہم منم

بہر ظہور خویشتن گردیدہ ام در الوان مختلف
اعیان ہویدا شد نہان این ہم منم آن ہم منم

ون بردهن قفلے زدم من خان عالم شدم		دارم کلید دوجهان این هم منم آن هم منم	
(۱۹۴)	منکر مشو اے صحو ما یارم در آید هر زمان بر صورت جان جهان این هم منم آن هم منم		(۵)
د طلب دوست چو سلطان و گدائیم		ما نیز طلبگار شمائیم شمائیم	
ون طالب و مطلوب که در چون و چرائیم		ما صورت عشقیم بره راه نمائیم	
ے اهل حرم چشم کشائید و به بینید		آن خانه خلیلؑ ایم و این خانه خدائیم	
حکم تو بیرون نشود عاشق صادق		از روز ازل بنده تسلیم و رضائیم	
(۱۹۵)	اے صحو بجز فحو ندیدیم کسے را بے روئتو اے یار کجا چشم نمائیم		(۱۱)
کان و لامکانم از خدا آگاه بودستم		بلّا فاش میگویم حبیم الله بودستم	
قام او مکان من زبان او بیان من		کلام او زبان من کلام الله بودستم	
سر تا پا کشیده جامهٔ گردیتیمی را		بسان گوهر یکتا بتاج شاه بودستم	
نگار حسن خویشم من که شد دشت و جبل روشن		چراغ وادی ایمن ظهور الله بودستم	
گهے سیماب و گه آتش گهے اسپند و گه مجمر		گهے سوز درونم گاه دود و آه بودستم	
سراپا مصحفم زاهد چه شک داری بخوان قرآن		که نور الله بودستم ظهور الله بودستم	
گهے بیوجه رسوایم گهے جان مرده زا بخشم		منم عیسی منم مریم که روح الله بودستم	
بکل کاروان آیم که من خود را رها سازم		میان دلو یوسفؑ دلو اندر چاه بودستم	

مکن تعمیر آب و گل کہ خوب آمد بنائے دل
شکستہ شد بت نفسم خلیل اللہ بودستم

گہے تاریکی و گہ ضو گہے منزل گہے رہرو
گہے خود راہ پیما گہ چراغ راہ بودستم

(۱۹۶) دم موسیٰ زنم اے صحو غالب سکر شد مارا
کہ بر طور دل روشن کلیم اللہ بودستم (۵)

من عارفے چہ گویم ترس خدا ندارم
او تست آفریدہ ہرگز جدا ندارم

خود گوش و خود زبانم شخصے دگر غایم
گویم کلام موزون با کس نداندارم

بازار گرم گشتہ بہر خریدن من
بہر گران متاعی حاشا بجا ندارم

در پردہ بود سوزم بے پردہ شد ظہورم
اسما بروئے ذاتم ہمچون خدا ندارم

(۱۹۷) آنجا کہ ماندہ ام من ایشان بنود ہرگز
چون و چرا در انجا صحوا روا ندارم (۶)

کجا روم تو بگو جان من چہ چارہ کنم
بعشق تو چہ نویسم چہ گوشوارہ کنم

بشوق روئے تو ایجان من یقین میدان
ز ہر دو عالمیان سوئے خود کنارہ کنم

شعور دست گرفتست من ہمیخواہم
لباس ہستی خود را ہزار پارہ کنم

مرا چہ سود ز پند و نصیحت اے واعظ
شراب نوشم و خود را شراب خوارہ کنم

توئی بہ پردہ نہان و توئی بہ پردہ عیان
کشادہ چشم بہر شے ترا نظارہ کنم

(۱۹۸) بصحو حکم تو دادی کہ بیخود انہ بیا
بشوق وصل تو از خویشتن کنارہ کنم (۷)

در آئینہ ز خود بیگانہ گشتم
چو دیدم روئے خود دیوانہ گشتم

جمال خویش در صحرا نہادم
برائے گنج خود ویرانہ گشتم

من و مایان نگنجد در مقامم
بجذب وحدتش مستانہ گشتم

خیالِ زلف مشکین پائے بستہ
بحُسنِ آن پری دیوانہ گشتم

چو ساقی ریخت آب بوالعلائی
برون از خویش در میخانہ گشتم

سرم در داشت اندر جستجویش
میان عاشقان مردانہ گشتم

(۱۹۹) که داند صحو این اسرار خفیہ
مکان و لامکان شاہانہ گشتم (۵)

بلبل باغ جاودان من نہ منم نہ من منم
جائے ندارم آشیان من نہ منم نہ من منم

باغ و بہار ہیچ دان سرو چمن ابوالعلا
بین کہ منم چو باغبان من نہ منم نہ من منم

سرمۂ قدسیان منم خاک رہ محمدم
مسکنِ من بلا مکان من نہ منم نہ من منم

شاہِ حسن تو پیرِ من چشم بسوئے من فگن
بر در تو چو پاسبان من نہ منم نہ من منم

(۲۰۰) صحو فنا شدہ فنا محو خدا شدہ خدا
ہمچو بقائے بی نشان من نہ منم نہ من منم (۶)

اے یار جمال تو در عین عیان بینم
گہ ظاہر و گہ باطن در کون و مکان بینم

من جملۂ عالم را آئینۂ حق دانم
عکسے ز رخِ پاکت در جانِ جہان بینم

در کوئے تو جانانہ با خویش نمی آیم
ادراک بشر آنجا بے نام و نشان بینم

زاہد توچہ میدانی احوال درون من
چون درصدف پنہان در چشم جہان بینم
چون من نکنم سجدہ بر نقش کف پایت
من زیر کف پایت فردوس جنان بینم

(۲۰۱)
بیرنگ بہر رنگے چون صحو مقید شد
ازباعث مستوری غوغا بجہان بینم
(۶)

طائر دل منم و گیسوئے خمدار منم
دام صیاد منم مرغ گرفتار منم
مے روم گریہ کنان می نگرم خندہ زنان
گل بخیار منم شبنم گلزار منم
راز خود فاش کنم باز تلافی خواہم
سر منصور منم سنگ منم دار منم
جملہ عالم بخدا تابع فرمان من است
حکم من نافذ و سلطان جہان دار منم
من چگویم پس ازین ہرچہ تو گوئی آنم
موجد خیر و شرم حضرت غفار منم

(۲۰۲)
بر سر راہ من آئی کہ تو ہم من باشی
صحو مجبور منم دائم و مختار منم
(۷)

اگر من ہمنشین یار باشم
دران دم صورت عطار باشم
دل من دمبدم گوید انا الحق
گہے منصور و گہ من دار باشم
بدہ ساقی میم از خم وحدت
کہ دائم مست چون سرشار باشم
مسیحا لطف کن از بس مریضم
بگو من تا بکے بیمار باشم
چہ پرسند از من آن ہر دو نکیرین
غلام خاص آن سرکار باشم
چرا از بت پرستی باز آیم
ہمیشہ طالب دیدار باشم

(۱۰۳) کجا ای صحو من باشی تو ساکن
بملک دلبری مختار باشم (۷)

پرده بر رخ ماه کنعان من نیم
من نیم جز روی تابان من نیم

فارغم من از خیال شش جهت
طالب و مطلوب خوبان من نیم

اصل اصلم اصل اصلم اصل اصل
خار و گل باغ و بیابان من نیم

در میان کثرت خود وحدتم
همچو شمعی در شبستان من نیم

طائر قدسم مکانم لامکان
نام عنقا در دل و جان من نیم

(۲۰۴) من بروی صحو دیدم حسن خویش
آئینه در پیش جانان من نیم (۴)

شب و روز در انتظار تو باشم
بگو تا بکی جان نثار تو باشم

اگر یک زمان دل بدست من آید
بشهرت روم شهریار تو باشم

تبدل شود گر صفات خیالی
ببین آن زمان خود نگار تو باشم

(۲۰۵) جفای همیشه که بر صحو کردی
مبارک مرا تا که یار تو باشم (۵)

روز و شب در خیال او همستم
بخدا در خودیِ خود مستم

شهوار است یار من هر چند
دل بفتراک خویشتن بستم

وقت بیعت چنان هویدا شد
که ید الله رسید در دستم

یا حبیبی تو رحم کن بر من | بیدلم بر جمال تو مستم

(۲۰۶) | گرچه بودم بجاه دنیا صحو
از طفیل حسن برون جستم | (۵)

احوال درد قلبم دلدار را نوشتم | نالہ ز اشک خونی خونخوار را نوشتم
در باغ من نیامد باد صبا بگوتو | فصل بہار آمد آن یار را نوشتم
در آرزوئے رویت مویم سفید گشتہ | صد مرتبہ بہ نالہ عیار را نوشتم
از گفتۂ رقیبان ہرگز نکرد باور | احوال روز شبہا سگار را نوشتم

(۲۰۷) | با نفس جنگ دارد این صحو بیخطائی
جور و جفا و ظلمش سردار را نوشتم | (۷)

ساقی مئے دوسالہ میدارم و مے رقصم | مست نگہ نازم سرشارم و می رقصم
ہر دم بکنم سجدہ اطراف مغان گردم | این شرع من اے زاہد ہشیارم و می رقصم
من ظاہر و من باطن احوال چہ می پرسی | من عین ہمہ اعیان بشمارم و می رقصم
چون دور نیم از تو نزدیک تو می باشم | خود را تو نمیدانی بیزارم و می رقصم
من ساز بدست تو مختار توئی ایجان | آزردہ مشو از من برتارم و می رقصم
من جان جہان دارم از قید منزہ ام | از واجب و ہم ممکن بیزارم و می رقصم

(۲۰۸) | این صحو قدح خوردہ از دست کدامی محو
ہر شام و سحر یارب سرشارم و می رقصم | (۴)

برجمال و حسن خود من خود بخود شیدا شدم
وحدت من آینه شخصے دراو پیدا شدم

دانه ام من همچو سبزه بارها روئیده ام
گاه زیر خاک و گه بر عالم بالا شدم

آمده از لامکان مطلق مقید شد عیان
اسم را کرده تعین آدم و حوا شدم

(۲۰۹) صحو چون راهی شود همراه دارد یار را
چشم من گریان مکن هرگز نه من تنها شدم (۴)

درونِ جامِ بلورین شراب مے بینم
قدح کشانِ ازل را کباب می بینم

دران زمان که شود بیخودی ز خود پیدا
خیال ما و شما را حجاب می بینم

منم چو بر سرِ دریا که در شما آیم
کمال هر دو جهان را حباب مے بینم

(۲۱۰) ز روز هستی تو صحو زیر بار خودم
شدی تو پیر ترا در شباب مے بینم (۵)

شکوهٔ گبر و مسلمان چه کنم گر نکنم
رخ سوئے کوچهٔ جانان چه کنم گر نکنم

طفل اشکم چو بمن عربده بازی کرده
درد دل را سر درمان چه کنم گر نکنم

نیست در کون و مکان وسعت گنجایش من
جائے در حلقهٔ انسان چه کنم گر نکنم

مے شناسند خریدار تو اے یوسف مصر
گرم بازار بکنعان چه کنم گر نکنم

(۲۱۱) صحو اینها مرض دل نشناسند هنوز
فکر امراض طبیبان چه کنم گر بکنم (۷)

اندر طریق کوئے جانان بس گریان میروم
من از خیال دین و دنیا روئے گردان میروم

من مے برم اندر حرم از راہ پنہان قافلہ
باصد نوائے مطربی من پیش سلطان مے روم

من چون عروسان روز و شب آراستہ پیراستہ
این خانہ را بگذاشتہ ذانم کہ نہان میروم

وقتِ سحر آمد ندا صد جان و دل بروے فدا
پیغام آوردہ صبا چون غنچہ خندان میروم

گشتم بہ بند آب و گل چون باز مطلق مطلقم
وارستہ ام از این و آن بیرون ز زندان میروم

من در میانِ تیر و لطف صبا زینسان شوم
سر را بجائے پا کنم بر خاک غلطان میروم

(۲۱۲)

کافر نیم بت گشتہ ام این صحو گویم بر ملا
در حضرتم کفر است آن ہرگز نہ پنہان میکنم

(۴)

آوارہ و پریشان بے نام و بے نشانم
احوال دل چہ گویم گم کردہ کاروانم

از آتش فراقش ہمچون منورِ قلبم
کام و زبان بسوزد از شرح داستانم

بینم حقیقتِ خود جملہ ظہور ازوے
در ہر لباس پنہان سلطان دو جہانم

(۲۱۳)

شد صحو را توقع از بارگاہِ اقدس
بر آستان پاکت دائم چو پاسبانم

(۵)

ازان روزے طلبگارِ تو ہستم
شدم مشہور غمخوارِ تو ہستم

دران آدان متاع حسن دیدم
بجان و دل خریدارِ تو ہستم

فگندی رشتۂ الفت بگردن
بروز و شب گرفتارِ تو ہستم

مواجب کن مرا ہر روز ازوں
کہ خدمتگار سرکارِ تو ہستم

مشرف صحو را کن از جمالت

(۲۱۴) زمدت بس طلبگار تو هستم (۵)

زاهد چه داند راز من من خانه را گم کرده ام
من خود ندانم کیستم بیگانه را گم کرده ام

آواره گشتم در بدر شاید که بینم روی او
مجنون بدم لیلی شدم کاشانه را گم کرده ام

آمد چو وقت واپسین گم شد دل اندوهگین
من پیش ساقی چون روم پیمانه را گم کرده ام

نوبت باین حالت رسید از هول روز رستخیز
خوابم نکردم هر شبے افسانه را گم کرده ام

(۲۱۵) هر کس که بینم مے برد همراهِ خود گنجینهٔ صحو (۵)
اے وائے من اے وا بمن دردانه را گم کرده ام

در بغل شیشه نهان پر ز شرابے دارم
محتسب را چه خبر کار ثوابے دارم

سوخت چون آتش عشقت همگین رخت مرا
جامهٔ ننگ نه من هیچ حجابے دارم

اعتمادے چه کنم عمر سراپا فانی است
زندگی عاریتهٔ مثل حبابے دارم

پیش او فیصلهٔ ما و شما خواهد شد
روز و شب جنگ و جدل انچه عذابے دارم

(۲۱۶) صحو را گر مقامست بشوقش رقصم (۵)
بوالعجب قسمتِ من روز خطابے دارم

گردم ز نم بے یاد تو یک کافر ملعون شوم
بینم رخِ لیلائے خود موسیٰ شوم مجنون شوم

از حد گذشته عمر من رد سوالِ من مکن
لطفے بکن اے نازنین تا کے مگر محزون شوم

چاک گریبان دسبدم تا دامن من آمده
از غلبه دستِ جنون راهی سوے هامون شوم

شادان و فرحان روز و شب فضل است بر احوالِ من
هر جا روم عید کنم آندم میمون شوم

(۲۱۷)

بیچون وباچون آمدم سیر ظهور خود کنم
اینجا منم آنجا منم هر لحظه دیگرگون شوم (۵)

زکار دوجهان کارے ندارم
سروکارے بجز یارے ندارم

چه زیبد گر بگویم من انا الحق
سر خود بر سر دارے ندارم

چگونه صورت غنچه نخندم
ز عشقش در جگر خارے ندارم

ز بستان جهان آزاد باشم
که همچون سرو خود بارے ندارم

(۲۱۸)

ز سوز عشق او اے صحو خاکم
کنون در سینه من نارے ندارم (۵)

اسرار عاشقان را من خوب می شناسم
معشوق دوجهان را من خوب می شناسم

واعظ برو بزودی از مجلسم برون شو
احوال زاهدان را من خوب می شناسم

هر کس بحالت خود حیرانست در سر عشق
بے نام و بے نشان را من خوب می شناسم

از خار و گل چه سود است بنگر تو روے ما را
ایجاد دوجهان را من خوب می شناسم

(۲۱۹)

گو صحو من گدایم عالم حقیر بیند
سلطان دوجهان را من خوب می شناسم (۴)

آن غنچه دهن را من خوب می شناسم
شیرین سخن حسن را من خوب می شناسم

مقصود جان و تن را من خوب می شناسم
آن غیرت چمن را من خوب می شناسم

اندر حجاب وحدت پوشیده بود بیرون شد
احوال گلبدن را من خوب می شناسم

(۲۲۰)

صحوا شمیده یکدم مستانه روز و شب ماند
آن نگمت یمن را من خوب می شناسم

(۵)

من ز حال خویشتن آگه نیم
بیخودم اندر خودی گمره نیم

من باصل خویش راجع گشته ام
در خیال ماسوی الله نیم

فارغم از کبر و کینه وز هوا
پاشکسته در میان ره نیم

من نیم جز من نبوده در جهان
موجد خیر و شرم من شه نیم

(۲۲۱)

از قیاس و از گمان اے صحو من
با کسے همره نیم همره نیم

(۵)

اے شیخ و برهمن سوے اغیار نه بینم
در دیر و حرم جز رخ دلدار نه بینم

بیکار در آنجا بود این ورد و وظائف
من پیش صنم سبحه و زنار نه بینم

پرواز کند مرغ دلم سوے بسوے
صیاد بدام تو گرفتار نه بینم

بیرنگ مقید همه رنگ تو هویدا
خالی ز تو این جبه و دستار نه بینم

(۲۲۲)

همراز تو صحوا ست و تو همنفس صحو
جز تو صنما واقف اسرار نه بینم

(۵)

زاهد نظاره کن تو از غرفه یقینم
اندر حریم عالم زیبا عروس بینم

آئینه خانه هست این خرده هزار عالم
خود را بهر مکانے اندر دریچه بینم

مستغنی است ذاتم زنار و سبحه هیچ است
اسلام و کفر گم شد اندر لباس دینم

بنمائے راہ پیرم یا محود دستگیرم
وردے بنام پاکت از جان و دل گرفتم

(۲۲۳)
در کوئے تو فتادہ صحو حزین ہمیشہ
سلطانِ دو جہان تو من بندۂ کمینم
(۵)

بلبلانیم زبستان قضا آمدہ ایم
در عجب جائے خرابات فنا آمدہ ایم
مثل بابان نبود رنج کسے را ہرگز
زیر باریم کہ زنجیر بپا آمدہ ایم
یا رسولؐ عربی دافع ہر رنج والم
دردمندان بخدا بہر دوا آمدہ ایم
از رہ دور و دراز آمدہ در قرب جوار
پردہ بردار کہ مشتاق لقا آمدہ ایم

(۲۲۴)
تو ز عصیان گذر از لطف سوئے صحو نگر
بندہ ایش درگاہ تو بس بہر عطا آمدہ ایم
(۵)

در ذوق و شوق سلطان العارفین سید العاشقین حضرت سیدنا ابو العلا قدس اللہ سرہ العزیز

چشم بندم کہ در جہان بینم
معنی بو العلا عیان بینم
نیست اکوان پردہ دار مرا
جان عالم کہ در جہان بینم
شہریارم بشہر دل رفتم
عالم غیب را عیان بینم
عکس روئے جمال مہرویان
دل گواہست لا بیان بینم

(۲۲۶) در سرا پردهٔ دلارامے — این همه آرزوے آن بینیم (۵)

صیقلم محفل مے یار کنم یا نکنم — توبه از صحبت اغیار کنم یا نکنم
دل بدام سر زلف تو مقید گشته — دیده بر مصحف رخسار کنم یا نکنم
در تمنائے وصال تو شده حال غریب — در بدر خاک بسر یار کنم یا نکنم
رنج بر من گذر د بر سر دشمن نگذر — درد دل پیش تو اظهار کنم یا نکنم

(۲۲۷) سنگ اے صحو اگر بر سر آئینه زدی — رقص زهره سر بازار کنم یا نکنم (۵)

یا معین الدین ح بدرگاه تو لاچار آمدم — مفلس و محتاج بیکس همچو غمخوار آمدم
حاصل من شد بغارت نیست زاد آخرت — بے سر و سامان چگویم پیش سرکار آمدم
نیست ما را خواهش دنیا و دین اندر سرا — از ره دور و دراز ے بهر دیدار آمدم
المدد اے خواجهٔ دنیا و دین عذرم پذیر — بار عصیان بر سرم از بس گران بار آمدم

(۲۲۸) دست رحمت را نما و بند صحو ایجان کشا — بسته زنجیر خجالت من گرفتار آمدم (۵)

معاذ الله که غیر یار دارم — سر و کار دو عالم کار دارم
درون سینه من چون لاله زارے — بداغ عشق تو گلزار دارم
کنم شادی بت من شاد ماند — که امشب در گلو زنار دارم

زہے عزو شرف باکس چہ گویم | سر خود بر در دلدار دارم

(۲۲۹) | ندانند صحو بحر و قافیہ را / کہ نذر شاعران اشعار دارم | (۴)

من بلبل باغ کہن پر بندم و آنجا روم | باز حمت رنج و محن پر بندم و آنجا روم
در ہر قفس طوطی منم گویا منم شکر شنم | عشوہ نما از ما و من پر بندم و آنجا روم
سیر جہان بسیار شد ای ہمصفیران الوداع | فرحت ندیدہ در چمن پر بندم و آنجا روم

(۲۳۰) | بانگ مزن ای صحو من زاغان رسیدہ در چمن / بیزار شد دل در دکن پر بندم و آنجا روم | (۶)

با این ہمہ خرابی با کس گلہ ندارم | شیطان و ہیچ باہم حاشا جدا ندارم
در تحت راست و چپ بیرون شش جہانم | داند کسے سراغم فوق شما ندارم
موصوف جملہ وصفم چون غیر من بناشد | سلطان بنظیرم ہرگز گدا ندارم
زان رستخیز چون من بر مسند شبنم | بر چہرہ مسمی اسمار دا ندارم
گر پردہ درونی بودہ زلیخا عشقم | بیرون پردہ آیم گاہے حیا ندارم

(۲۳۱) | صحو آہ ہر دو عالم در گوش کے نگنجد / وعدہ خلاف ہستم عہد وفا ندارم | (۵)

کارم ز بیکاری عیان حیران کار کیستم | من عین او او عین من اندر شمار کیستم
گوید کسے تا چند بگذر از خودی اے خود پرست | تا ہم ز حالے بے خبر من یار غار کیستم

هر دم بیادش دم زدم شب در تجسس روز شد
اندر خیالِ مه لقا اختر شمار کیستم

جوید چه در دیر و حرم شیخ و برهمن دمبدم
اینجا بیا ما را ببین من شهریارِ کیستم

(۲۳۲)

محو تماشائے خودم اے صحو من دور از خودم
در بیخودی با خود روم در اختیار کیستم

(۵)

یا بزنجیرے فتادہ در حراست خانہ ام
نیست حاکم در دیارے خون بدہ دیوانہ ام

انتظار حکم ساقی نیست اصلا اختیار
از شراب اگرہ لبریز کن پیمانہ ام

روز محشر حال ہر یک بر تو ظاہر میشود
حمد بیحد محتسب من خادم میخانہ ام

فہم و دانش مست حیران در کمال کن فکان
بت شکن من بتگرم من صاحب بتخانہ ام

(۲۳۳)

صحو ما ہمچون فتیلہ در میانِ روغن است
سوختہ ہمرنگ شد با شمع و پروانہ ام

(۵)

سحرگاہے سوئے میخانہ رفتم
بمحفل آشنا بیگانہ رفتم

بشغلِ میکشی مصروف مستان
گریبان چاک شد دیوانہ رفتم

خیال ماسوی از دل برون شد
بکار خویشتن فرزانہ رفتم

کسے کم دیدہ ہمچون وادی عشق
بماندہ عقل چون مردانہ رفتم

(۲۳۴)

دوئی برخاست اکنون گشت ہمرنگ
بشمع صحو چون پروانہ رفتم

(۳)

سلطان بے نیازم از ہر چہ زیر بارم
مجبور عقل دائم در خلوت نگارم

جویم بهر دیارے خواهم ترا به بینم | جز تو دگر کسی را اے یار من ندارم

(۲۳۵) | مقبول کن خدایا مرتد نه صحو گردد | من یک غلام قحوم مشهور خاکسارم | (۵)

نعره انی انا الله بر زبان خاص و عام | لیک مردم کم بداند در جهان خاص و عام
دائے بر اسلام مسلم نحن اقرب خوانده اند | بے نبرده خویش را پیر و جهان خاص و عام
تا کجا جوئی نشان معرفت رانجیبه | بے مکین باشد مکان اندر جهان خاص و عام
کیست در عالم هویدا کیست در عالم نهان | راست گویم بلکه این آه و فغان خاص و عام

(۲۳۶) | مختلف کسوت بپوشد هر زمان آن یار من | هوشیار از صحو باشی از بیان خاص و عام | (۵)

مترسا ساقیا مارا تو میدانی که من دانم | شراب درد دل مینا تو میدانی که من دانم
زدور جام بکیفی ز محفل هر یکے مست است | خوشا ذوق حریفان را تو میدانی که من دانم
چو نامحرم بود جنے حرام اندر شریعت شد | جمال دل ربا زیبا تو میدانی که من دانم
خرامت در دل عالم کسے کم دیده بیاشد | قیامت از قدش برپا تو میدانی که من دانم

نشد کافر مسلمانے بدار صحو پرهیزی | هزاران فکر عقبی را تو میدانی که من دانم

(۲۳۷) | ردیف نون | (۵)

گویم چه این رازِ نهان من عین آن او عین من
شخصے نہان عکسی عیان من عین آن او عین من

دل بستۂ موئے سیاہ افتادہ در دام بلا
زلف و رخت تسخیر جان من عین آن او عین من

دیروز دیندارے بدم امروز ہستم کافرے
برگشتہ طالع این زمان من عین آن او عین من

صد بار مردم روز و شب بے منتِ اہلِ سماع
بنگر کمال ناقصان من عین آن او عین من

(۲۳۸) شمشیر زنگ آلودہ ہر دم کند صیقل طلب
خود صحو تا کے درمیان من عین آن او عین من (۵)

ست و لایعقل شدہ اندر خیالِ خویشتن
غیر بادہ در دل مستان نہ گنجد ما و من

شش جہت را ہمچو آئینہ منور میکند
نعرۂ انی انا اللہ خود بحیرتہ ازدن

در دل خود کش عمل چون بایزید حق نما
لیس فی جبہ سوی اللہ بر من

میثم غلطان بسان گوسپند نیمجان
من کنم قربان بروز عید قربان جان و تن

(۲۳۹) صحو شد مطلق مقید در تو پیدا و نہان
دیدہ باید از برائے دیدن روئے حسن (۵)

بسینہ ناوکِ مژگان خبر کرد از قضای من
دل زخمی شدہ جانان نگاہِ تو دوائی من

چو از روز ازل وعدہ وفا کردند عشاقت
بعشقت زیستن مردن شدہ گاہے بنائے من

چہ تدبیرے کنم ظاہر شدہ مستِ خرابا تم
جنون در پے شدہ اکنون بس بند و بنائے من

تقوشِ دہمی کثرت بوحدت آشنا گشتہ
بگرد من نمیگردد خیال ما سوائے من

کہ بعد از گشتن با آمدہ در صورت دیگر

(۲۴۰) فرستادہ مگر این صحو بہر خونبہائے من (۵)

پرسس از دل رفیق حسن است این — کہ سراپا غریق حسن است این
ہوش چون رفت کوہ طور چو سوخت — گفت موسی طریق حسن است این
زور رستی و شورہائے و ہو * — گفت جام رحیق حسن است این
چیست کثرت عدد میان عدد — خویش در خود فریق حسن است این

(۲۴۱) صحو مثل کباب سوختہ شد
سوز نار حریق حسن است این (۵)

وصال یار میسر شود چو در زندان — چہ احتیاج جنان وچہ حاجت رضوان
مرا ز راز خود آگہ نکرد آن دلبر — ہزار بار بگفتم بگو گل خندان
عجیب حسن وجمالے کہ نرخ بالایش — دو عالمے نشود در بہائے او چندان
دلم بمرغ چمن سنگ ہمسری دارد — ہزار نغمہ سراید چو بلبل بستان

(۲۴۲) فتادہ صحو بہ پیش تو ہمچو کاہ حقیر
ز آفتاب شود ذرہا ہمہ تابان (۷)

قاسم است این یا حسن یا کبریائے ماست این — احمد است این یا خدا یا مصطفائے ماست این
گوہر دریاست این یا ہست دریا موجزن — صورت معنی است این یا بوالعلائے ماست این
دوست است این یا محمد یا ز فیض ذوالجلال — روئے حق ماست این یا خود لقائے ماست این
شاہ فرہاد است این یا خود بحیرت مبتلا — حور جنت یا پری یا دلربائے ماست این

یا شب معراج یا شمع رسالت روشن است
نور برہانست این یا رہنمائے ماست این

ہمچو مطلق ہست این یا این مقید در لباس
عزتِ حق است یا جلّ و علائے ماست این

(۲۴۳)

عاجز است این یا کہ صحوِ ماست یا محوِ حسنؑ
یا شفیعِ عاصیان این یا خدائے ماست این

(۴)

یا رسولؐ اللہ ندارم طاقتِ بارِ گران
کوہِ ہجران بر سرِ جانِ ضعیف و ناتوان

آتشِ دوزخ نسوزاند لباسِ عاشقان
اسمِ والا ورد سازم یا کنم تعویذِ جان

جملہ عمرم صرف گشتہ وائے بر تقدیرِ من
روز و شب مہجور باشم تا بکے بر آستان

(۲۴۴)

صحو را اندیشۂ فردا و خوفِ حشر نیست
دارم امیدِ شفاعت از شفیعِ انس و جان

(۵)

ہست در بر دل کہ نور ذو الجلال ماست این
یا ظہور کن فکان یا خود جمال ماست این

پیشِ بحرِ ذاتِ من ہر دو جہان یک قطرہ است
یا حباب و موج یا فیضِ کمالِ ماست این

یا گمانِ غالب است این یا یقینِ ذاتِ خویش
حادث است این یا قدم یا خود جمال ماست این

یا بخواب آمد پری یا عالمِ بیدارِ من
یا بہ ہجرت مبتلایم یا وصال ماست این

(۲۴۵)

یا جنون یا وحشتے یا جذبۂ یا حالتے
سُکر غالب صحو راشد یا نوال ماست این

(۷)

چند در پردہ تو باشی بگو ایجانِ جہان
گفت لے پردہ عیانم و بہر پردہ نہان

حالِ انسان چہ نویسم کہ بغفلت باشد
غیرِ او چیست بگو زاہد در کون و مکان

پیشِ مشعل صفتِ شمع چہ گویم با تو
مثلِ پروانہ بسوزد دلم اے نورِ جہان

بملائک شرفے ہست نہ ہے عز و شرف
چہ نہانست بگو یار مرا در انسان

ذاتِ من بود نبود آدم و حوا آنجا
بعد ازان خلق شدہ جملہ دو عالم بجہان

بزم جان گرم شود رقص کند چون صوفی
مطرب با چنگ بزن نغمہ سرا خوش الحان

(۲۴۶)

پیرِ مشہور محمد حسن اے صحو شدند
عارف کامل و اکمل بدکن قطب زمان

(۷)

شورے ز سما آمد بزمین مولائے جہان برہان الدین رح
انسان و ملک را گشت یقین مولائے جہان برہان الدین رح

جویم کجا بویم کجا مجبور شدم مجبور شدم
بس حال خرابم را تو ببین مولائے جہان برہان الدین رح

در پردۂ پاکِ جمالِ تو خورشید ضیا را کسب کند
تابان بجہان نورے بچین مولائے جہان برہان الدین رح

ہاے بنما در کون و مکان ملجائے جہان ماوائے زمان
کوئی تو بود چون خلد برین مولائے جہان برہان الدین رح

گنجینہ بود در سینہ نہان آثار امانت از تو عیان
در کون و مکان باشی تو امین مولائے جہان برہان الدین رح

شاہا ز نگاہِ فیض نما تعمیرِ مکانم زینسان کن
در خانۂ من باشی تو مکین مولائے جہان برہان الدین رح

(۲۴۷)

امید بدار صحو ہمین از لطف و کرم روئے بنما
در وقت اخیر آمد چو یقین مولائے جہان برہان الدین رح

(۹)

صفات گشت اگرچہ بذاتِ ما روشن
صفات و ذات چو یاقوت و لعل یک معدن

شنیدہ خندۂ گل نالہا زدہ بلبل
بہار عشق بجو رد و خدا گواہِ من

حقیقتے چہ بگویم مقیدے گشتہ
برون ز خلوتے آمد برائے سیرِ چمن

بجمع و فرق منم جا بجا بہار من است
ظہور خویش بہ بینم بہر گل و گلشن

نشود ز جور و جفائے تو مشکلم آسان
عنایت تو بدانم بگاہِ رنج و محن

بچشمِ ہر دو جہان گرچہ یک خسم ناچیز
نگاہ فیض خدا را تو سوئے من افگن

بہ نعش روح در آید بپا شود محشر
بیا و بین تو مرا یک زمان بگورِ من

چہ شورش است کہ آتش زند بسینۂ ما
ز آگرہ بکڑہ آمدہ و زان بہ دکن

(۲۴۸)
ببین کہ سوز دو گرید چو شمع و پروانہ
چو صحو محو شود جان کند فدائے حسن رح
(۵)

ندر مقامِ لی مع اللہ نیست تاب دم زدن
احمد بلا میم آمد بے گفتگوئے ما و من

آدم کجا حوا کجا اینجا بگو زاہد مرا
او خود بکسوت آمدہ بنگر میان جان و تن

واجب بامکان آمدہ قطرہ بدریا کم شدہ
معراجِ حضرت مصطفےٰ بے پردہ باشد در سخن

بگذشت با کفش و عصا با جاہ بر عرش علا
یک گردشِ نیمہ نگاہ از عالمِ بالا شدن

(۲۴۹)
جبریل گفت اے صحو من سوزد تنم گر پر زنم
پیشم بیا یا مصطفےٰ آمد ندا از ذو المنن
(۴)

ہر کسے را نیست یار اخویشتن را یافتن
دولتِ دیدار دارد غمگسارِ جاودان

موتوا قبل ان تموتوا حال خوش اہل فنا
نقد جان را نذر دار د جان نثارِ جاودان

در را امواج دانند عاشقان صادقان
سر بدارے می کشیدہ راز دارِ جاودان

صحو من حفظِ مراتب با تو گویم ہوشدار

(۲۵۰) از برائے نام زندہ خاکسار جاودان (۱۱)

بر تو چنان شد شیدا دل من — جز تو نماند تنہا دلِ من
رفتم بسیرے در باغ دیدم — ہر غنچہ خندان الا دلِ من
اے یار جانی افسون چہ خوانی — مفتون دل من شیدا دلِ من
بر خندۂ تو صد جانست قربان — گریان چرائی اے وا دلِ من
بیہوش گردد از لن ترانی — ایمن دل من موسیٰ دلِ من
در زلفِ جانان مانندِ شانہ — موہا شگافد صد جا دلِ من
ہر جا دویدم در جستجویش — در بر نہانست اینجا دلِ من
از خود رمیدہ جامہ دریدہ — عاشق دل من رسوا دلِ من
در دیر و کعبہ میکرد ہر دم — نالہ دل من غوغا دلِ من
در یادِ لیلیٰ از سنگ طفلان — مائل بسوئے صحرا دلِ من

(۲۵۱) بے تو چہ گردد صحو و پریشان ساز دقیامت بر پا دل من (۵)

شد گرد عارض سبزۂ نو گر شباب آید برون — آہو ندارد دام کاز صحرا شتاب آید برون
از جانبِ یارے یکے قاصد بیاید صبحدم — کان بہر دیدِ روئے من چون آفتاب آید برون
دادہ سبو ساقی من شد مخمور بس منفعل — چون گردن مینا زدہ مستِ شراب آید برون
این راز پوشیدہ بعالم فاش عشقت می نمود — کاین دل ز آتش سوختہ بوئے کباب آید برون

(۲۵۲)

اے صحو بنگر رقص کردند اندرین محفل چه خوش
خوابست زهره مشتری چنگ و رباب آید برون

(۴)

بست تطاول باز کش تا چند در جانم جنون
آرم کجا هر روز نو جیب و گریبانم جنون

دارم گره مایان بسر بر تن بود بارگران
از تیغ عشقت بنجد امجنون بفرمانم جنون

صحرانوردی روز و شب اکنون کسے را حاجتست
وحشت رسیده از دل و دستِ بدامانم جنون

(۲۵۳)

دستے ندارم آرزوئے پا بکش خاموش شو
تا چند صحو این گفتگو آخر پشیمانم جنون

(۷)

یا جفا و یا وفا مسدود کن
هر چه خواهی کن دلا تو زود کن

تو غنیمت دان بعصر مایه
خانهٔ هستیِ خود نابود کن

نفس کافر در پئے ایمان تست
زاهدا از پیش خود مردود کن

هان خلافِ او مکن خواهی نجات
پشّه در مغزِ سرِ نمرود کن

از زیانِ نفسِ خود آگاه باش
من چرا گویم که کارِ سود کن

گر تو میخواهی سرائے جاودان
جمله کار ما سوے مفقود کن

(۲۵۴)

رستگاری صحو مے خواهی اگر
نفس را کش طاعتِ معبود کن

(۵)

در کمال غوث اعظم شانِ هیچونی عیان
دل گواهی میدهد حقّا که باشد حق نهان

چون شرف دارد سگ کویت بخلق بے شرف
رتبهات اے شاه عالم من چگویم بیزبان

همچو مفلس بینوایم بر درِ والای تو
رحم فرما رحم فرما اے شهِ فخرِ زمان

زار و گریان روز و شب فریاد رس فریاد رس
دردمندم من چگویم حالِ من بر تو عیان

(۲۵۵)

از ازل فخرِ غلامی صحو دارد روز و شب
تاج فخر بر سرِ او فهم دارد ایجوان

(۵)

در سرای تن نشسته نوجوانی کیست آن
چون مسافر تازه وارد میزبانی کیست آن

در میان اختران چون ماهِ من پوشیده شد
مطلع مهرِ سپهرِ آسمانی کیست آن

صورتی چون خوب دارد اینچنین خواهی چرا
مرد مفلس در حراست ناتوانی کیست آن

کس نمی پرسد که بیتا کون ہے اندر جهان
تاج بخش و تاج گیر دولتانی کیست آن

(۲۵۶)

نوبتِ پیری رسیده در تلاش کو بکو
صحو با من گو کجا دارد مکانی کیست آن

(۱۶)

در شوق جانان پویان دل من
حیران دل من حیران دل من

گاهے باینجا گاهے بآنجا
در دیر و کعبه جویان دل من

شادان و غمگین جز تو نبا بم
خندان دل من گریان دل من

در هر دو عالم کرده ظهورے
ذات و صفاتِ سبحان دل من

در علم معنی بهره ندارد
دانا دل من نادان دل من

دوزخ بهشت است از فروز مهر
موصوف و صفنے زیبان دل من

تو رسمِ قاتل از من چه پرسی
بسمل دل من بیجان دل من

جملہ ملایک مسجود آدم — شخصے مجسم انسان دلِ من
او بجروحدت ہر لحظہ ہر آن — بر خاک آمد غلطان دلِ من
چون خطِ زیبا بر روے دلبر — سبزہ دل من ریحان دلِ من
اول و آخر ظاہر و باطن — پیدا دل من پنہان دلِ من
واجب کجا بود آدم نبودہ — چون ذات مظہر امکان دلِ من
جملہ عوارض از من ہویدا — جوہر دل من خوبان دلِ من
آن علم باطن در سینہ آمد — گشتہ مقام سلمان دلِ من
از دردِ ہجرت وز شوقِ رویت — تا روزِ محشر گریان دلِ من

(۲۵۷) غوغا بدینسان تا چند اے صحو — در خانہ آمد مہمان دلِ من (۴)

من بندہ آن خیالم باشد رضاے جانان — چیزے کہ رو نماید کردم فداے جانان
گر عاشق تو خواہد پیرِ فلک چو سازد — ہر بند دل کشاید ہر یک ادائے جانان
جان در تنم نگنجد ہوشم نماندہ باقی — چیزیست نو رسیدہ آمد ندائے جانان

(۲۵۸) صحوِ ترا چہ باشد پوشیدہ باز گوید — چون در دل نداری دارد دوائے جانان (۶)

پیدا است سرو قدِ تو اندر سرائے من — شاید ہمین نجات شود از برائے من
بگذاشتم بہ پیش تو آئینہ روز و شب — ایدل شدی نہ سیر ز دیدِ لقائے من

تا بے بزلف داد دلم بیقرار شد
چون اژدہا رسید برائے فنائے من

از عاشقان بپرس کہ در دیر و در حرم
بیہوش و بیخبر شدہ از ہو و ہائے من

من سجدہا کنم بدر دولت حسن رح
کے حاصل ایخدا بشود مدعائے من

(۲۵۹)

خوفے چراست از نفس واپسین صحو
حامی بدو جہان شدہ بو العلائے من

(۱۳)

بیا اے مطرب داؤد الحان
میانِ محفلِ محبوب سبحان

سر اشعار ز مولانائے رومی
شوند اللہیان در حال رقصان

بکن لطفے تو از نیمہ نگاہے
بحال ما غریبان مستمندان

رود اسپ سما عم تیز چون برق
خیالم را کنی در راہ جانان

زہے فیض طریق بو العلائی
بیک صحبت شدہ زاہد بوجدان

توجہ کن توجہ کن توجہ
بدین امید آیم پیش شاہان

جناب شہ محمد را نیابم
بظاہر یک در باطن نمایان

زہے فرہاد محو حق شب و روز
ہمیشہ در تلاش خویش غلطان

خیال ما سوائے را من چہ گویم
درونم صاف کن یا شاہ برہان

مدد کن ایجناب عزت اللہ
شود علم لدنی بر من آسان

جناب شاہ قاسم قسمتے دہ
شود تا نعمتِ باطن فراوان

شفیعم تو بگو شاہ حسن رح را
کند در کارِ ما تائید پنہان

(۲۶۰) همیشه کو بکو در جستجویت (۷)
بگردد صحو با حال پریشان

ای مام ساقی عزت آنکه هست حرز جان من — میکنم قربان بروی هر زمان ایمان من
چون الف قد و سراپا خال و خط زیر و زبر — حصه لعل یمن آن روی خوش فرآن من
بوی آن گل در مشام جان رسید مست شد — نغمه خوانم همچو بلبل اندرین بستان من
باغبان شد مهربان بر حال زار ناتوان — از گلاب و نسترن پر میکند دامان من
مرده صد ساله را حی میکند در یک نفس — شان هیچونی نماید عیسی دوران من
پادشاه هفت کشور تاج گیر و تاج بخش — صاحب تاج لوا در دو جهان سلطان من

(۲۶۱) صحو زار و مضطرب دارد تمنای بسی (۷)
در حریم دل بیا ایجان من جانان من

بر سر بام لامکان ماه لقا تو جلوه کن — پرده ز روی خود کشا سید ما تو جلوه کن
جان بلب من آمده المدد اے مسیح دم — خسته دلم غم و الم هر چه رضا تو جلوه کن
همچو گدا بیا مدم بر سر کوی تو شها — بهر خدا تو جلوه کن شان خدا تو جلوه کن
طاقت دست و پا برفت چشم دلی کشاده است — روی نما تو جلوه کن روی نما جلوه کن
حاصل فیض مرتضی نائب شاه انبیا — سید ما ابو العلا بر دل ما تو جلوه کن
هر که بکویت آمده خواهش او بر آمده — معدن بخشش و عطا بهر خدا تو جلوه کن

صحو غریب و عاجزے بر در تو فتاده است

(۲۶۲)	کن نظرے بسوئے او روئے نما تو جلوہ کن	(۳)

ایجان جان ایجانمن بکشب بشو مہمان من
نظارہ کردہ روئیتو قربان کنم ایمان من
مطلق مقید بودہ ام گویم کرا سلطان من
یارم ز شہر گ ہمقرین شاہد بود قرآن من

(۲۶۳)	ظلّ حمایت عالمی بین رونق خوبان من بر حال صحو بینوا باید کرم سلطان من	(۵)

گرد ماہر گز نگردد آز روے عاشقان
رائگان اندر وصال جستجوے عاشقان
جور من امروز باشد روز فردا سرفراز
در قیامت شرمسارم روبروے عاشقان
دان غنیمت حال ایشان مدعی باطل برو
در دو عالم کس نداند آبروئے عاشقان
لمعۂ انوار ایشان بر زمین و آسمان
آفتاب روز روشن عکس روے عاشقان

(۲۶۴)	روز و شب شد صحو دیدارم غذای عاشقان ہر زمان از غیب بینم من بسوئی عاشقان	(۵)

کافر عشق زلیخا در پئے ایمان من
مسکنم در بتکدہ اے یوسف کنعان من
بر رخ من طفل اشکم خود بخود آید پدید
سر پنہان فاش کردہ دیدۂ گریان من
آئینہ ذات تو آمد ہر دو عالم بالیقین
پرتو حسن جمالت در جہان خوبان من
مہربان از دل شدہ چون آن مسیحا زمان
در دل دارم نہایت خود شدہ درمان من

(۲۶۵)	یا رسول اللہ خدارا لطف کن بر حال صحو دیدہ باید واشود چون دفتر عصیان من	(۵)

آغاز گر بے سود رفت انجام کار اندیشہ کن
بر سد حساب جملہ را لیل و نہار اندیشہ کن

سبحہ بکف در عالمے میکش بمان دنیوی
عقد انامل روز و شب و اعظ شمار اندیشہ کن

شرمے نداری الامان موئے سیہ گشتہ سفید
غافل بکار خویشتن آخر زیار اندیشہ کن

اے بیخبر وقت خزان ثمرہ کجا حاصل شود
فرصت غنیمت این دمست آمد بہار اندیشہ کن

گل غنچہ گشتہ در چمن گلچین نیامد بر سرت
اے صحوِ بلبل نغمہ خوان در کار زار اندیشہ کن

(۲۶۶) **ردیف واو** (۵)

من دیدہ ام روئے شما از من حجابے چون بگو
اصلا نشد سر زد خطا اکنون عتابے چون بگو

را معلم عفو کن خیز و دوئی از درس تو
مانند طفلان روز و شب خوانم کتابے چون بگو

من بد بکارم و لے اندر حسابم میکشند
مختار خیر و شر توئی بر من عذابے چون بگو

ینک کہ آمد در جہان سیرے بکن در این و آن
غر میکہ داری زود تر باد رکابے چون بگو

(۲۶۷) کارے بکن اے صحو من از لن ترانی باز آ
غافل بلائے از الست باشد جوابی چون بگو (۵)

اے باد صبا سوئے دلارام روان شو
در کلبہ من باز بیار احت جان شو

غلطیدن من بر سر راہ تو توان دید
نشتر چو زنی راحت خونی جگران شو

یوسف بسر کلبہ تو میل گذر کرد
اے عشق زلیخا تو کنون زود جوان شو

از چاکِ دلم سر بدر آور بتماشا		چون مطلع خورشید تو امروز عیان شو

(۲۶۸)	اے عشق ہو النار ہو النار یقین است جز صحو کہ آتش بزند محو بیان تو	(۹)

عشق شد در پئے جانم تننا ہا یا ہو	فارغ البالِ زمانم تننا ہا یا ہو
صاحبِ کون و مکانم تننا ہا یا ہو	خیر و شر سود و زیانم تننا ہا یا ہو
حاجت صوت و ندا حرف و صدا نیست مرا	بیز بانست بیانم تننا ہا یا ہو
حق نما آئینہ ام آئینہ ام آئینہ ام	صوت ہیچو نست بیانم تننا ہا یا ہو
مقصدے نیست مرا جز تو شہر دوسرا	من ترا دانم و خوانم تننا ہا یا ہو
در شہر گشت کہ روپوش کسے نیست منم	من بھر پردہ نہانم تننا ہا یا ہو
چون خیالے بخدا خود بخود آمد کہ منم	شدہ ایجاد جہانم تننا ہا یا ہو
پائے من سودہ و بشکستہ میان ہیچ مپرس	ماعرفناک نشانم تننا ہا یا ہو

(۲۶۹)	صحو را حالتِ فردوس چہ گوئی واعظ من بخود سیر جنانم تننا ہو یا ہو	(۵)

چہ رتم رو میدہد اندر خیال روئے تو	قامتِ من شد خمیدہ چون خم ابروئے تو
سنبل و ریحان و عنبر نگہت مشکِ ختن	منفعل گشتہ خجل گشتہ ز بوئے موئے تو
شعبدہ بازی کنی یا امتحان عاشقان	مار پیچیدہ کہ بر رخ خم شدہ گیسوئے تو
طائرانِ آشیانم خانہ بردند شم صبا	خانمان آوارہ کردہ در ہوائے بوئے تو

(۲۷۰)

پائے او خوابیدہ منزل دور عاجز صحو شد
طاقتِ او طاق گشتہ کے رسد در کوئے تو

(۵)

مے تپم اندر خیال روئے تو
خاک من باشد غبارِ کوئے تو

رونما ایجانِ حسن آرائے من
جملہ عالم شد غلامِ روئے تو

زلف خوبان و گل و مشک ختن
یافت ہر یک بھرہ از بوئے تو

قسم باذنی گو کہ ما زندہ شویم
گشت ما را نرگس جادوئے تو

(۲۷۱)

یا رسول اللہ ندارم طاقتے
صحو عاجز چون رسد در کوئے تو

(۶)

من عاشق بے نامم این طرفہ دگر بشنو
بیجانم و با جانم این طرفہ دگر بشنو

چون عادت حیوانی ہر شام و سحر خوانی
بے یاد نہ انسانے از سنگ و شجر بشنو

عکس رخ جانانہ در شیشۂ قلبِ من
انوار و ضیا دارد مانند قمر بشنو

آزاد شدم ایندم چون نیم نگہ افتاد
ایمائے حسن ایدل بخشید اثر بشنو

قربان کف ساقی بخشید مے باقی
بیکیفی و با کیفی این لطف دگر بشنو

(۲۷۲)

اے صحو نمیدانی ہر دم دم واپس بین
غافل تو مشو یکدم آمد بخبر بشنو

(۵)

قرار اصلا نمی گیرد دل دیوانہ در پہلو
ئی وحدت بجام دل مرا بریز مے باید

ترا مسجد بود زاہد مرا بتخانہ در پہلو
اگر لطفے کند ساقی بود میخانہ در پہلو

بنائے خانہ ہستی مکن بربادیار من
تلاش گنج اگر داری بجو پروانہ در پہلو

خلاصی از خودی خواہی کہ شغل می خوری ایدل
مقید عام و خاص است این بود پیمانہ در پہلو

(۲۷۳)

بخدمت حور و غلمان نامبارک بر تو جنت باد
بگرد اے صحو گردیکشان میخانہ در پہلو

(۴)

فتنہ کند در جہان چشم طلسمات تو
چون نشود شش جہت محو اشارات تو

بود حقیقت نہان در سخن کن فکان
گلشن کون و مکان رنگ خیالات تو

خستہ و بیچارہ ام در بدر آوارہ ام
این خبرم کے رسد تا بسماعات تو

یا حسن خوش بیان صحو ندارد زبان
این غزل و این سخن جملہ اشارات تو

(۲۷۴)

ردیف ہائے ہوز

(۷)

در پردہ او بصورت انسان برآمدہ
واجب نگر بحالت امکان برآمدہ

زان وجہ پیش خاک ملک سر بسجدہ شد
پوشیدہ خود بصورت انسان برآمدہ

طفل است در بغل دو تجسس بہر دیار
بیرون ز خوابگہ شدہ حیران برآمدہ

با این ہمہ الآن کما کان حقہ
بیرون قدم ز انجمن جان برآمدہ

نقد اما نتم کہ بھر جا دلم بدید
سارق گہے و گاہ نگہبان برآمدہ

غافل دلم نگشت ز اسرار آن نگار
گہ میزبان شدہ گہے مہمان برآمدہ

(۲۷۵) مارا علاج فرقت لیلیٰ تو صحو گو (۵)
در جذبہ بسوے بیابان برآمدہ

یک مہر منظر یک ماہ پیکر دیدم سحرگاہ دیدم سحرگاہ — حسن خداداد بنمود مارا الحمد للہ الحمد للہ
ارد طلوعی بر قلب عارف آن مہر انور آنمہر انور — سالک بکن سعی در راہ مولیٰ باشی تو آگاہ باشی تو آگاہ
در باد ساقی جام و صراحی بشکست توبہ بشکست توبہ — زاہد من و مے صد بار گویم استغفر اللہ استغفر اللہ
گاہی لب خود جنبان مسیحا بر حال بیدل بر حال بیدل — درد دلم را باشد دوا ئے آن لعل دلخواہ آن لعل دلخواہ

(۲۷۶) در راہ شوقش از تیغ عشقش مقتول گشتم مقتول گشتم (۹)
صحوم امانت بسپردم اورا الحمد للہ الحمد للہ

احمد بلا میم است احد بیچون و با چون آمدہ — محو جمال خویش شد شیدا و مفتون آمدہ
آمد خیالے ناگہان گفتا منم مفتون خود — لیلےٰ اگرچہ بود او با عشق مجنون آمدہ
از آب و گل روئے نمود آن آدم فخر ملک — خود دید بر روئے خویش او بر خویش مفتون آمدہ
شد فیض فیاض ازل گشتہ دلم ہمچون صدف — ظاہر چہ گویم در برم آن دُرِ مکنون آمدہ
واجب تنزل کرد و شد حتی بشکل ما و من — جنگی بموسی میکند گاہے بفرعون آمدہ
او شاہ بود و من گدا ہرگز نبودم من جدا — از کنت کنزاً مخفیا بے پردہ بیرون آمدہ
سرسبز کن آبے بدہ غافل مشو اے باغبان — گو شاخ نخل آدمی پر بار و گلگون آمدہ
مجنون صفت در دشتہا جویان آن لیلیٰ ادا — خم کردہ گردن سوے دل مصروف افسون آمدہ

من چیستم اے صحو گو تا ہمرہ پاکان شوم

(۲۷۷) در نعت عذر ہر یکے لا احصی افزون آمدہ (۵)

صبا عزم دارم بسوئے مدینہ — کہ باشم مقیمان کوئے مدینہ
کنم جان و دل را فدا بر جمالش — نماید چو سلطان روئے مدینہ
معطر دل و جان خود را نمایم — صبا رقص آید ز کوئے مدینہ
زہے خلق یکتا کہ عالم غلامش — پسند خدا شد چو خوئے مدینہ

(۲۷۸) ز دریائے رحمت ترحم بحالم (۵)
منم تشنہ دیدار جوئے مدینہ

بیا در محفل قاسمؔ دل مردہ شود زندہ — حیات خویش گر خواہی بمانی تا ابد زندہ
ازین بیت الخلا دیگر بجز رنجے نشد حاصل — نہ آید موت گرد او کزین عالم رود زندہ
ہمہ عالم باکل و شرب ہلاکت را سبب گشتہ — اگر بینی بچشم دل بود اہل خرد زندہ
زمین ساکن ز بابوسی فلک اندر طواف او — نہ بینم جز دل عارف درین عالم بود زندہ

(۲۷۹) چہ بینم صحو من دیشب کہ در گوشم ندا آمد (۵)
در آغوش مسیح من دل مردہ شود زندہ

در جستجوئے آن صنم از خانمان آوارہ — شیخ و برہمن ہر یکے آوارہ بیچارہ
در کعبہ و بتخانہ شد حاصل مراد زاہدان — ہر جا برائے عاشقان دائم شدہ نظارہ
اندر خیال روئے او قرآن شدم فرقان شدم — شد ابروم یک آیتی شد قلب من یکپارہ
اے وہ چہ داری حسن خود تابندہ در ارض و سما — شد زرد مہر و ماہ ہم در پیش گل رخسارہ

(۲۸۰)

بستم حنائے صحو من بر دست فصادان دہر
از خون رگہائے دلم سر بر زدہ فوارہ (۵)

آن یار من گلگون قبا پوشیدہ اکنون آمدہ
بعد از خرابی چمن اندر چمن چون آمدہ

خون غریبان ریختن شغل دوامی روز و شب
برہم زدہ بزم جہان با تیغ پر خون آمدہ

سلطان عالم در جہان پوشید رخت آب و گل
لشکر کشیدہ از کجا اینجا بہ شبخون آمدہ

شوق دلش افزون شدہ تا بنگرد لیلائے خود
در عرصۂ کون و مکان رقصیدۂ مجنون آمدہ

(۲۸۱)

من عین آن و عین من اصلا بنا شد ہیچ فرق
صورت گرفتہ صحو من ہیچیدہ مضمون آمدہ

در جنبش عالم کجا جدا ماندہ
فانی از خویش شد بقا ماندہ

گر کسے اتباع اسما کرد
رفت آرام در بلا ماندہ

خون دل ریختیم بحسرت و یاس
در کف پائے تو حنا ماندہ

ما شہیدان تیغ تسلیمیم
از ازل تا ابد بقا ماندہ

بخدا مذہبے نمید ارد
ہر کہ در عشق مبتلا ماندہ

وائے در زیر خاک مدفون شد
مجمع گلرخان کجا ماندہ

بیش او من چسان روم یارب
عمر من رفت در ہوا ماندہ

(۲۸۲)

صحو بیمار را دوا باید
در لب لعل تو دوا ماندہ (۵)

اسم سامی با مسمی چون نمودار آمده
خود بشان عزت اللہ شہ پدیدار آمده

مختلف ایوان عالم ہست و معنی یکے
گاہ آدم گاہ حوا بھر اظہار آمده

میفریبد عاشقان را بر جمال مہوشان
کسوتے پوشیده خاکی گرچہ مکار آمده

خود زده بانگ انا الحق پیش و پس دارد گواہ
در عدالت گاہ محشر بھر انکار آمده

(۲۸۳)
گر شنیدی این نوید اے صحو خود را خاک کن
خوش خرامان یار دلبر سوے بازار آمده
(۳)

بحر قاسم شد مقید اندرون کوزہ
این سخن باور ندارد دیدہ دل دوزہ

فیض ذات بیچگونم بس محیط اعظم ست
ہفت دریا دست بسته بر درت دیوزہ

(۲۸۴)
سینہ شد گنجینہ اے صحو از عنایات حسن
حصہ لیعقوب دارد در بھا فیروزہ
(۵)

ندیدہ دیدہ عالم چنین دربار شاہانہ
ظہور کل بکل بینم زہے ناز عروسانہ

بمیثاقے بہ بستم عہد دل دادہ نگیرم باز
بپے نظارہ ہائے حسن منظر ساخت جانانہ

خبردار اند این دوران ز زندیکان دل کوران
کہ میسازند ہر دم خویش را بر خویش دیوانہ

بمستی رقصم ار بینند شود زہرہ خجل روئے
بدہ ساقی مرا امشب ز دست خاص پیمانہ

(۲۸۵)
شدہ بر صحو غالب سکر خود را خود نمی بیند
بشمع حسن ہمرنگی دل او گشت پروانہ
(۷)

در قبائے عزت اللہ آفتابے یافتہ
کاز حرارت قلب عالم را کبابے ساختہ

در شنا آن آشنائے درد مطلب یافتہ
آنکہ اندر بحرِ وحدت خویش را انداختہ

شورِ دغوغا زان سبب اندر جہان پیدا شدہ
در دلِ بینا شرابِ اَنَیمَا انداختہ

بے توجہ از تو جہ مبتدی شد منتہی
سوز و ساز عاشقان را ساختہ پرداختہ

نیست امکان بشر اندر کمالش دم زدن
بر سرِ عرشِ معلّی چون لوا افراختہ

سرمۂ چشمِ مہ و مہر است خاکِ پایِ تو
دست بستہ قدسیان پشتِ سپر انداختہ

(۲۸۶) صحو اندر باغِ عشقش رنگ بیرنگی نما
طوقِ الفت در گلو انداز ہمچون فاختہ (۴)

تیغ عشقت یار من بر گردن غمخوار بہ
تا سرِ دشمن سلامت مصلحت را کار بہ

عاشق روئے صنم را زہد و تقوی کار نیست
بر جبین قشقہ کشیدہ در گلو زنّار بہ

نیست لائق میگذاری روز و شب بے خواب خوف
عاشقان را ہر زمان چون چشمِ دل ہشیار بہ

(۲۸۷) ہیچ میدانی رموز عارفان اے صحو زار
در حریمِ بادشاہان محرمِ اسرار بہ (۵)

منم غلامِ غلامِ تو یا رسول اللہ
دلم فدائے کلامِ تو یا رسول اللہ

بدہ جواب سلامم تو شافعِ محشر
خمیدہ بہر سلامِ تو یا رسول اللہ

بر آن زمین کہ فتد نقشِ پائے انورِ تو
سرِ خواص و عوام تو یا رسول اللہ

نوید داد ملایک مبارکی اورا
شنیدہ ہر کہ پیامِ تو یا رسول اللہ

بہر چہ سرزدہ از من معاف کن للہ

(۲۸۸) | که هست صحو غلام تو یا رسول اللہ | (۵)

چون کمان انداز من تیر از کمان انداخته | در تن مامرغ جان را نیم بسمل ساخته
ناوک مژگان جانان در تلاش روزگار | سینهٔ بے کینه خواهد چون سپر انداخته
باعثِ این مغفرت رندانِ تو خواهد شود | خدمتِ پیرِ مغان از جان و دل انداخته
جایِ انصاف است یاران شور و غوغا دم مزن | دل بدست دیگران و اعظ کسے بگذاشته

خود بخود در خانهٔ خمار آمد صحو دوش
نقد دل در کوئے جانان از ازل درباخته

(۲۸۹) | ردیف یائے تحتانی | (۵)

بیا مطرب غزل برخوان بخوش الحان داؤدی | حجابے مرتفع گردد نمایدشان معبودی
چنین گوهر بدست آید که عمرِ بے بهاداری | وجودِ عالم امکان میانِ بود و نابودی
برائے ما گنهگاران رسول هاشمی آید | پیاده سر برهنه بالوائے پاک محمودی
چو دیده زلف یارم را دلم با پیچ و تاب افتاد | ز چشم روے پوشیده کجائی بخت بهبودی

(۲۹۰) | بکف گیری چراغے گر نمی یابی کسے دیگر
ببین اے صحو در عالم وجود تست موجودی | (۵)

پریشان حال عریان تن بکویت آرزومندی | رخ زرد و لب خشک و برائے وصل دلبندی
عجب رمزیست پیچیده میانِ عاشق و معشوق | کسے خواهد کسے جوید کسے را کس خداوندی

همه روزی بفکرِ تو نه شب خوابی بر و دیده
بیا دجان مشتاقان درین کاشانه خرسندی

نمی گذرد دم و ساعت بجز آه و فغان یاران
ربوده جان و دل یغما چو خوبان سمرقندی

(۲۹۱)

زبسترِ صحو مے بینی اگر پیچیده میداری
تماشائے جهان بیند بچشم آن نظر بندی

(۳)

پریشان حال من جانان کسے داند که تو دانی
نه تن داند بجان داند کسے داند که تو دانی

کلامِ محفلِ رندان کسے داند که تو دانی
نهفته راز ازین پنهان کسے داند که تو دانی

(۲۹۲)

منم منصور وقت من بیا اے مدعی نادان
درون تن دل سوزان کسے داند که تو دانی

(۵)

نظر بر خویشتن اصلا نداری
بجز ما و شما سودا نداری

خیالِ ماسوی از زاهد مبارک
درون کعبه دل بتخانه داری

دلا تا کے بدنیا مبتلائی
که عزمِ عالم بالا نداری

کجا با خویشتن خود عشقبازی
کسے محرم دگر شیدا نداری

(۲۹۳)

کم از مرغے بناشد آدمی صحو
بکن پرواز چون بالا نداری

(۵)

هر شب شب ماه نو پیدایم و پنهانی
چون روز هویدایم در عالم امکانی

در دیر و حرم تا کے بے سودِ تلاشِ تو
رو پوش بود یارم در جامهٔ انسانی

این طرفه تماشائے از دیدهٔ من بنگر
آن خانه خرابی شد در خانهٔ مهمانی

بے نام و نشان باشم حاضر زدرِ دولت
ما را چہ ہوس دیگر در حضرتِ سلطانی

(۲۹۴)
بسیار سفر کردی اے صحو بیا اینجا
ہر یک بطریق تو چون خواجہ کرانی
(۵)

شخص بصورت نباشد ہست این صورت کسی
این ہمہ اشکال دید صانع صنعت کسی
عکس رای شخص امکان نیست اصلا این زمان
آسمان را ایستادن بے ستون قدرت کسی
بحر بے پایان شہ فرہادِ ما این است بین
جلوہ دارد ہو بیا غرق در رحمت کسی
در سرے دارد جنون پس پند ناصح را چہ سود
عاشق حیران نداند مانع الفت کسی

(۲۹۵)
دم مزن اے صحو من اندر طریق عاشقان
راہی کوئے بتان شد دل پے لذت کسی
(۵)

ہر دم دم وصال است چون ہمدمے تو باشی
در تو نہفتہ گنجے زان محرمے تو باشی
خواہی وصال جانان یکدم مشو تو غافل
زین گفتگو چہ حاصل بس محرمے تو باشی
آن کیست آفریدہ ظالم نبود ہرگز
پندے شگرف بشنو چون مرہمے تو باشی
آب حیات باید برکن بکوہ ہستی
بہر شفائے عالم چون قلزمے تو باشی

(۲۹۶)
فرصت غنیمتے دان ہشیار باش اے صحو
مے نوش کار خوبست تا خرمے تو باشی
(۴)

با تو مرا چہ کار کہ انسان شوی شوی
کافر شوی شوی و مسلمان شوی شوی
این ہیچگانہ دعوی لاف است مدعی
بر آستان دوست کہ دربان شوی شوی

جانان نیم بروئے تو بینم کسے دگر | در عالمیکہ مجمع خوبان شوی شوی

(۲۹۷) | بشناس صحو حفظ مراتب وجود را
چون بندہ باش خویش کہ سلطان شوی شوی | (۶)

والعجب خال کہ بر عارض زیبا داری | خود تو رومی ز حبشش گو چہ تمنا داری
تو بمانی کہ ترا صورت و معنیٰ ز تو شد | حُسن یوسف بخدا عشق زلیخا داری
یکہ سعیت ہمہ دل بردن و عاشق کشتی است | سوزش شمع بہ پروانہ چہ پروا داری
مصحفِ روئے تو والشمس دو زلفت واللیل | زیب یٰسین بکمر تاج زطٰہٰ داری
قاب قوسین عیان کردہ بخط اوسط | دہن تنگ چہ داری تو معمّا داری

(۲۹۸) | باخبر گشتہ ز حالت کافرا ے صحو
در دلم آمدہ پرسد چہ تمنا داری | (۶)

شراب ناعر فناطرفہ نامے | برنگ مے ز خود رفتم بجامے
نہ از جان و تنم ہوشے بدارم | چُنان مستم بگویم صبح و شامے
شب و روزم بیادِ تست زندہ | ندارم در جہان غیر تو کامے
نوازشہا آنچنان خود عبد گفتی | کہ سلطان را چنان زیبد غلامے
دو عالم صید تو صیاد پنہان | کہ زلف عنبریت ہست دامے
نظارہ صحو را حاصل شب و روز | توئی ہر جا ترا ہر جا مقامے

نماز باطنی اے صحو خوب است

(۲۹۹) نسبجدہ نے سلامے نے قیامے (۵)

خویشتن را چون تو مطلق ساختی — از تعلق بے تعلق ساختی
موجد کون و مکان در ہر مکان — آسمان را خود معلق ساختی
نیست منصورے میان این ندا — تہمت ناحق انا الحق ساختی
من چہ گویم نعت پیغمبر بگو — شافع محشر مصدق ساختی

(۳۰۰) شکر حق صحوم غلام بو العلاؑ
منسلک در سلک مشفق ساختی (۸)

بہم چشمان نخستین سرفرازی — شہید تیغ نازم بے نیازی
ملایک سجدہ کردند آشکارا — چہ شد اکنون بگو نکتہ نوازی
فدا سازم ہزاران جان بلطفش — کشیدہ در کنارم پاکبازی
ببین محمود را در عشقبازی — بصد جان گشتہ مملوک ایازی
چرا کردی ز بزم خویشتن دور — بود نار فراقت جان گدازی
خلیل ما کجائی در فراقت — دل بریان طپد با سوز و سازی
ز شادی بر فلک زہرہ بر قصد — شنیدہ حال من بندہ نوازی

(۳۰۱) درون کعبہ ہم بتخانہ جستند
کجا اے صحو رفت آن حیلہ سازی (۵)

مشت خاکم چون غبارے در ہوا انداختی — از حضیض ارض بر اوج سما انداختی

هوالعجب صورت بداری تا نه بیند چشم غیر
بر رخ خود پرده ها چند از حیا انداختی

عاشقان را سر تراشد خنجر شور الست
از جواب آن زمان اندر بلا انداختی

زاهد مسجد نشین این شیوهٔ تسلیم نیست
زلزله در خویش از دست دعا انداختی

(۳۰۲)

نیست واجب شکل ممکن صحو می بیند عیان
خود ز دست خود حجاب خود نما انداختی

(۵)

مار آتلاش دوست دیار کسی شوی
مستم ز باده خویش خمار کسی شوی

بر مرکب وجود سوار کسی شوی
یار کسے شوی و نگار کسے شوی

چون چوب خشک خار وجود است خار خار
گل در چمن کسی و بهار کسی شوی

هر گل خیال خام و بهبوده پخته است
عاشق کسی شوی و عذار کسی شوی

(۳۰۳)

اے صحو بین که در همه اعداد او احد است
اعداد صد هزار شمار کسی شوی

(۶)

بیا بنشین یکساعت ندیدم چون تو عیاری
پری روئے سیه موئے جفا جوئے دل آزاری

تو اندر حسن یکتائی من اندر عشق یکتایم
نه چون تو ناز فرمائی نه چون من ناز برداری

بمن تهمت عبث کردی ترا صد آفرین العشق
جفا کم کن نمیگویم بجان من ستمگاری

ربود از دل شکیبائی ربود از تن توانائی
بت عابد فریبے کجکلاهے شوخ و مکارے

درین امرے پریشانم چه تدبیرے بجا آرم
که منزل پیش میدارم نه مجبورم نه مختارے

چنین تقدیر من شاید که فردا سرخرو باشد

(۳۰۴) بسرائے صحو مے آیم مرا کش بربرداری (۵)

بیا در کوچۂ خواجہ حیاتِ جاودان یابی
شود زندہ دل مردہ بنجاتِ دو جہان یابی

تلاشِ روز و شب واللہ کہ در دیر و حرم کردی
نشانِ بے نشان اے دل درین بزمے عیان یابی

اگر تو بشکنی از دست ہمت کوہ ہستی را
رفیقِ عالم بالا شفیقِ لامکان یابی

ز تبدیلِ صفاتِ خود صفاتِ اللہ شود حاصل
ہمہ خواہان وصلت از زمین تا آسمان یابی

(۳۰۵) چرا اے صحو غمگینی کجا رفتند آن یاران
کہ ہر یک سرو قد اندر حریم گلستان یابی (۵)

درود عالم آنکارا خود نمود است و لے
خلق حیران در تلاشی ہست ہشیار است و لے

ماند اگر ثابت قدم اے دل کسے منصور را
دم نمی زد جز انا الحق گرچہ بردار است و لے

می شناسد یار ما را کس درین عالم بگو
ہر زمان در ہر مکان خود گشتہ اظہار است و لے

حفظ باید در مراتب تا بقرب شہ شوی
ہر چہ آید در نظر او عین دلدار است و لے

(۳۰۶) ما نمی گوئیم و گر گوئیم صحو انکار ما
کفر آید در شریعت ہست اقرار است و لے (۴)

بیا مطرب سرا شعرے بخوش الحان داؤدی
بعالم شورش افزاید کجا شد راہ نابودی

منم مجبور و مختارم علاجم چیست اے واعظ
شدم چون بسملِ غلطان چو دیدم شان معبودی

بجہل او چون ابوجہل است اگر زانف صنم بیند
رخت چون آئینہ واللہ ندیدہ چشم سرودی

طواف میکدہ اے صحو کردم با دل صافی

(۳۰۷) | پئے بیت سماع اینجا کنم تعمیر مسعودی | (۵)

دیروز نبودی تو امروز ہویدائی ✤ غافل زمقام خود واللہ چہ بودائی
ہر دم دم واپس بین ہستی اگر انسانی برخال وخط خوبان بیوجہ تو شیدائی
از ذات محیط تو حیران و پریشانم اینجائی وآنجائی حقّا کہ توہر جائی
دل صاف کنم ہر دم حقا کہ ترا بینم اے آنکہ جمال خود بی پردہ تو نمائی

(۳۰۸) | شد صحو کمینہ را دیدار کجا حاصل
یکتاست جمال تو در عالم یکتائی | (۵)

اگر من نبودم خلد ہم نبودے ظہورے زحوّا و آدم نبودے
شب ہجر بگریستم خون خالص دلا گر بچشمان من نم نبودے
کجا روح اعظم کجا فیض اقدس درانجا بجز خویش آدم نبودے
کسے پائے بند سلاسل نگشتی بزلف سیاہش اگر خم نبودے

(۳۰۹) | وجودیست موجود لاشک فیہا
چہ میگفت صحو او چو ہمدم نبودے | (۵)

سریر مملکت دل را بمن تسلیم میکردی نوازش خلعت بیحد عجب تکریم میکردی
چہ میگویم ملائک تازیانہ خوردلا بالعلم بعلم اولین وآخرین تعلیم میکردی
کسی کامل کسی جاہل کسی محرم کسی مجرم باستعداد دل اعیان اگر تقسیم میکردی
بسر بار گرانما یہ بر اہم پائے می نغزد تماشا دیدن جانان مرا تقدیم میکردی

(۳۱۰)

تو تا کے لاف میگوئی کہ میگویم ترا جاہل
شناس اے صحو قدر خود ز حد تعظیم میکردی

(۶)

فصل گل آمدہ اے شوقِ بیابان مددے
دشت وحشت مددے چاکِ گریبان مددے

نشمیدیم مگر بوئے وجودت ہرگز
عین اعیان مددے واجب امکان مددے

میزنم مثلِ جرس بانگ انا الحق ایدل
چوبِ دارے مددے نخلِ بیابان مددے

حسن یوسف توئی و خضرہ عشق توئی
دربرت سبز قبارشک گلستان مددے

نعرہ گر بزنم از دو جہان ہوش برم
حضرت عشق بکن در رہ پنہان مددے

(۳۱۱)

میروی صحو درین راہ تو افغان خیزان
ببینو ایم بجد احضرت برہان مددے

وائے بروئے ذاتم اسما نقاب تا کے
من ناظرِ حقیقت از من حجاب تا کے

دریا شدم بدریا دریا حجاب تا کے
واشد یقین بچشمم موج و حباب تا کے

معشوق سرفرازم من عین آن نگارم
این دولنت نیجا مثل شراب تا کے

(۳۱۲)

پختہ نشد دل من خامی ہنوز باقی
از سوزش حرارت بوئے کباب تا کے

(۵)

دردہا دارم کہ درمانم توئی
راحت جانم توئی جانم توئی

مرشدم یا بوالعلاء یا بوالعلا
عاشقان را دین و ایمانم توئی

کس نمیداند کہ بیا کون ہے
محفل آرا گرچہ مہمانم توئی ٭

راست گویم زاهد کج فهم را | محفل آرا گرچه مهمانم توئی

(۳۱۳) | راز پنهان میکنم تا چند صحو
اشک ریزان چشم گریانم توئی | (۴)

بکار غیر گردانم نمیدانی بنادانی | که فردا رخ نه بزارم زروز میوان چندانی
نه از نام و نشان او مرا علمست و آگاهی | زلیخا وار حیرانم بعشق یوسف ثانی
دوئی برخاست گر جمعیت خاطر شده حاصل | عزیز خویش خود گشته پریشان شد پریشانی
اگر داند بصدق دل یقین شد صحو را حاصل
بگوید زان زمان یارم رموز اعظم شانی

خمسه

عرب باشد عجم هم در غلامی | همه در عشق تو پویان تمامی
بعالم شد طفیلش انتظامی | بشوقت جان بلب آمد تمامی
که قم قم یا حبیبی کم تنامی

ربوده فرقتت از جان من هوش | فگنده زلف مشکین تو گلپوش
فدای سرمگین چشم من کوش | عمامه بر سر و جامه بتن پوش
بقد سرو و برخ ماه تمامی

گدایم اے شه عالی امارت | توئی بر صفحه دوسرا عبارت

اگر افتد قدم گه بر حصارت | بساط دیده فرش انتظارت
قدم نه بر سرم وقت خرامی

شبی بر عاصیان ملجائے پاکت | مقام شیرب و بطحائے پاکت
هزاران برخ زیبائے پاکت | فدا جان و دلم بر پائے پاکت
بمرگ ما شود جانت گرامی

شده حیرت فزون در راه کویت | رسول و انبیا در شوق رویت
بقید جاه الفت مو بمویت | همه پیغمبران در جستجویت
نه دیدار انه عضوی را تمامی

همه اشعار من تمهید دارد | محبت یار تو جاوید دارد
نه جز تو صحو جائے دید دارد | همه عالم ز تو امید دارد
بگو اے ماه من محو کدامے

نظم مختلف

جانم بلب آمد از جدائی | اے عیسی من بیا بجائی
ابدوست چرا تو بیوفائی | از بهر که در برم نیائی
آخر تو بگو نه یار مائی

زاهدے پوشیده در شب بر در میخانه رفت | جامه هستی دریده چون لب پیمانه رفت

بیند اسودے ندید مے پرستان را مگر | در کفے بادے نگنجد محتسب دیوانہ رفت

دیگر

گرچہ ہر لحظہ دلم بانگ انا الحق میزند | ہمچو منصور این زمان در سر مطلق میزند
پیش مے آرند شرع گرچہ بہ شرع بہ گفت | سر بسر عالم سر عاشق بناحق میزند
صد ہزاران خون عاشق روز و شب زیر فلک | کے بود آگہ کسی تیغ معلق میزند

دیگر

بیقرار از خود شدم اندر فراق خویشتن | گشت رسوا در دو عالم از نداق خویشتن
شمع میلرزد دود آہ من تا صبحدم | کاندرین فانوس روشن الحراق خویشتن

دیگر

منزل عشق دلارام تمام است امشب | تہنیت باد ولا وصف تمام است امشب
ذوق آن بادہ دوآتشہ باقیست خمار | محتسب بادہ خور و سجدہ حرام است امشب

دیگر

یکشبے من با حسینؑ اندر ملا | گفتم اے شاہ شہید کربلا

سیدان واقفی نسل تواند | گفته لا واللہ لا واللہ لا

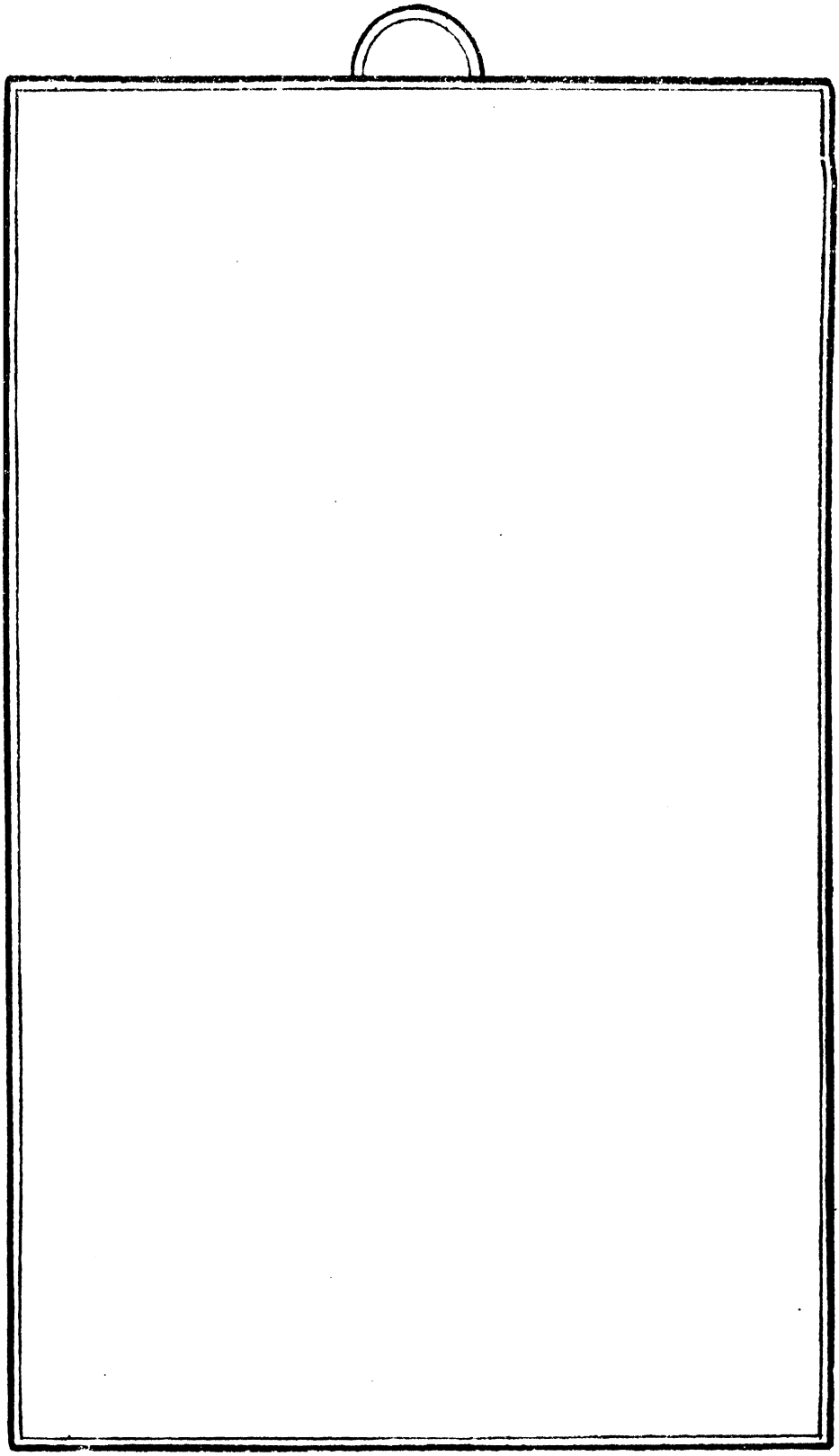
دیگر

بحر وحدت گم شد اندر جان من | اندرین یک قطره دریا دیده ام
عاشق شیدائے تو شد بیقرار | بر سر بازار رسوا دیده ام

دیگر

از جانب پیر مغان جا گیر عطا میخانه شد | چشم حریصان پیش من هیزم که چون پیمانه شد
گر صد زبان باشد مرا شکر تش او ابنوذ من | با این همه جور و جفا لطفے نما جانانه شد
من راهی ملک عدم آرام و خوابم از کجا | خانه بدوشم هر شبے بس منزلم ویرانه شد
از سوز آه و ناله ام حیران ملائک گشته اند | وقت سحر کردم دعا در عالم افسانه شد

بالخیر



وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ط

الحمد للہ کہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الاولیا قدوۃ الاصفیا واقف اسرار الٰہوتی کاشف رموز لاہوتی
مکوتی مظہر جمال محمود مصدر کمال ذات معبود حضرت آغا محمد داود نقشبندی ابوالعلائی قدس سرہ العزیز

الموسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

سنہ ۱۳۵۳ھ

المعروف بہ

دیوان صحو

اُردو

حصہ دوم

حسب فرمائش عالیجناب ذی فضل مآب ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق آغائی قزلباش معترف عوارف کج حقیقت
عند لیب جنان ابوالعلائی نمایاں شمع جمال آغائی صفا السیف والقلم خان بہادر محمد عبدالکریم خان شیرزادہ اللہ التوفیق
کرور گیری ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

باہتمام حافظ فاضل الدین پرنٹر

ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھاپا گیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

(۱) قال قدس اللہ سرہ العزیز فی توحید باریتعالے (۶)

تیرا ہمشکل نہین یار جہان مین دیکھا
مثل خورشید تجھے کون و مکان مین دیکھا

ہو کے بے نام و نشان پیش اجل اے پیارے
رنگ بیرنگ ترا کون و مکان مین دیکھا

جسکو تو ڈھونڈ رہا ہے وہ ترے پاس ہی ہے
کو بہ کو بر سر بازار دکان مین دیکھا

یون تو ہر اک نے کیا وصف سراپا تیرا
نمک آمیز بیان تیری زبان مین دیکھا

بعد مرنے کے بھی آرام کہان اوسکو نصیب
زار عاشق کو ترے خلد و جنان مین دیکھا

(۲۰) آپ کو آپ نہین دیکھ لیا جبتک صحو
بے مزا زندگی کو لاکھ جہان مین دیکھا (۵)

ہوا جو عاشق تمہارا صاحب خواب مطلق حرام سمجھا
یہی ہین آثار معرفت کے کلام حق لا کلام سمجھا

سنبھال اپنے کو پڑہ تو قرآن بگڑ رہا ہی عبث تو زاہد
نہین ہے آیین خلاف قبلہ جو مینے دل کو امام سمجھا

نماز مقبول کیون نہین ہو رجوع دلسے ادا کرے جب
جھکایا گردن کو جس گڑی مین رکوع و سجدہ قیام سمجھا

ہوئی شناسی کی میرے دلمین یہ پارسائی ہی مجھکو مطلب
نہین ہے اصلا کسی کی پیرو امین جام جم کو غلام سمجھا

(۳)

جہان مین ہر جا چکور آسا جگر حسود فکا جل رہا ہے
ہے صحو صاحب تمہارے مُنہ کو جو رشک ماہ تمام سمجھا

(۶)

دور دل سے جب خیال ماسوا ہونے لگا
سامنے پردہ اُٹھا کر دلربا ہونے لگا

محفل آراجب مذاق بوالعلا ہونے لگا
خاکساری مین غرور کبریا ہونے لگا

گوش زد یہ کب ہوا عالم مین اے پیر مغان
مین سے تو اور تو سے مین یہ تذکرا ہونے لگا

مُنہ دکھانے دونون عالم آئینہ پیدا کیا
شخص ظاہر دو سرا مین دوسرا ہونے لگا

یار کے دورہ مین میرے شہر کا ہر بادہ کش
پھوڑ کر جام و صراحی پارسا ہونے لگا

(۴)

وہ جو تھا نا آشنا اے صحو تیرا کیا کہون
بعد مدت رفتہ رفتہ آشنا ہونے لگا

(۷)

کیا کرتے ہین گھر بیٹھے ہی درشن اونکے جوبن کا
ملا ہے آئینہ ہمکو سکندر قلب روشن کا

نہ مین کافر نہ مین مومن وہ جانے اور مین جانون
سر بازار کہدون ڈر نہین شیخ و برہمن کا

وہی دل مین سمایا ہے مین بہر تا ہون اوسیکا م
نہ وہ کافر نہ مومن دوست ہے میرے لڑکپن کا

کہان سے وہ کہان آیا عجب کچھہ رنگ دکھلایا
تماشہ دیکھنے آیا جہان مین اپنے گلشن کا

سراغ اوسکا نہین ملتا کہان ہے یار ہرجائی
دھوان چھایا ہوا ہے ہر گلی مین آہ وشیون کا

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی دیکھے تو کیا دیکھے
کہ یہ سینہ مگر گنجینہ ہے اوس شوخ پرفن کا

(۵)

پسِ دیوارِ جانان دفن کرنا صحوِ مضطر کو
کہ پہلو مین دلِ مضطر ہے کشتہ اونکی چتون کا

(۵)

جان تو رام ہوی تن ہوا لچھمن اون کا
ہم کیا کرتے ہین دونون ہی مین درشن اونکا

تن تنہا ہون اکیلا ہون قیامت ہے قریب
نام لیوا نرہا شیخ و برہمن اون کا

جو صدا اِنّی اَنَا اللہ کی شجر سے نکلی
آگ لگجائے اوسے دیکھے جو جوبن اونکا

خود ہی کہتے ہین کہ شہ رگ سے قریب آپکے ہین
لامکان مین ہے وہ کسواسطے مسکن اونکا

(۶)

ڈھونڈتا ہے جو تجھے ڈھونڈ لے اپنے سے وہ آپ
خاکساری مین ملا صحو کو مخزن اونکا

(۵)

خورشیدِ سماوات ہے ہر ذرہ یہان کا
شبلی ہے کوئی اور کوئی منصور جہان کا

بے نام و نشان کہتے ہین اور سب سے منزہ
موجود ہوا کون ہے بے نام و نشان کا

کچھ لطف نہین جینے کا بے معرفتِ یار
جو طالبِ دنیا ہے یہان کا نہ وہان کا

کیا جانے کوئی مرتبہ عشاق کا یارو
ہے محرمِ اسرار وہی کون و مکان کا

(۷)

بلبل کو سنا تھا خبر باغ مین صیاد
گلچین بھی ہے اے صحو کوئی باغ جہان کا

(۴)

کس طرح چھوٹے گا پیچھا دوستو جلاد کا
جان پر اپنے بنی ہے وقت ہے امداد کا

آرزو میں اِک ہما کی سینکڑون ہی مر گئے
کھیل تم لڑکون کا سمجھے صید ہے صیاد کا

کیا کرے دنیا و دین مین جستجو بیچارہ دل
ہے نہایت تنگ عرصہ عالم ایجاد کا

(۸) صحو مرغِ دل پہ آب و دانہ ہے مطلق حرام
تھا لکھا قسمت مین میری کیا گلہ صیاد کا (۵)

قیامت سا گزرتا ہے مرا ہر دم جدائی کا
گلہ کس سے کرون جانان مین تیری بیوفائی کا

نہین چھوڑا ابھی تک دخترِ رز کو گھر مین رکھا ہے
ہوا زاہد کا بھی شہرہ جہان مین پارسائی کا

رقیبون کے سکھانے سے نہین نقصان کچھ ہوگا
ازل سے ہے ہمارا اونکا رشتہ آشنائی کا

کروگے کب تک اب پردہ ہمین تم یہ تو بتلاؤ
زمانہ آچکا جانان تمہاری رونمائی کا

(۹) ہے یہ مکّار کیسا صحو دیکھو گفتگو اوسکی
جہان مین گرم ہے بازار اوسکی خودنمائی کا (۸)

نظر آیا رخِ روشن کسی کا
ہوا ہے خوب ہی درشن کسی کا

نہین ہین بے سبب نیچی نگاہین
چُرا لائی ہے دل چتون کسی کا

نہین رہنے کے وہ خلوت کے اندر
کہ بازیگاہ ہے آنگن کسی کا

ذرا ٹھکرا کے جانا جاتے جاتے
ترے کوچہ مین ہے مدفن کسی کا

کوئی اِس جائے شاید آرہا ہے
پتہ دیتا ہے یہ مسکن کسی کا

نکلتے ہین جو گل بوٹے مہک کر
ملا ہے خاک مین جوبن کسی کا

جو پہنا کان مین بالا یہ بولا
تجھے ہے یاد بالا پن کسی کا

(١٠) جسے دیکھا اوسی کا دوست پایا
نہین اے صحو وہ دشمن کسی کا (٥)

کیا تحقیق عالم مین نہ کوئی دوسرا نکلا
جسے دیکھا جہان مین مینے اپنا آشنا نکلا

پھرا دیر و حرم مین مین نہ پایا کچھہ پتہ اوسکا
کھلا جب غنچۂ بستہ تو میرا مدعا نکلا

غلط فہمی کو کیا بولون ہوا معلوم مدت مین
جسے عاشق سمجھتے تھے وہی اب دلربا نکلا

مجھے دیکھو نہ تم چشمِ حقارت سے مرے صاحب
بروزِ حشر بولین گے غلامِ بوالعلا نکلا

(١١) کیا صحو اوسنے یہ اچھا نہ کہا آپ کو باقی
صنم نامِ خدا دلبر تمہارا با مزا نکلا (٥)

شہر مین شہرہ ہوا اپنا پرایا نکلا
چاہ سے یوسفِ گم گشتہ زلیخا نکلا

کہدو مجنون سے کوئی میری زبانی اتنا
آج کس دھوم سے ہے ناقۂ لیلیٰ نکلا

کس قیامت کا بپا نوح سا طوفان ہوا
جوش پر جوش ہوا سینہ سے دریا نکلا

قلب سے کام طمع کا اُڑا جاتا ہے
رنگ تبدیل ہوا داغ سویدا نکلا

(١٢) دونون عالم مین نہین صحو کوئی اوسکا نظیر
سب حسینون مین حسین شاہدِ یکتا نکلا (٥)

کیا نہین اوسکے لئے تختِ سلیمان ہوگا
آپکے در کا گدا دین کا سلطان ہوگا

صدقِ دل سے جو ترا غاشیہ بردوش ہوا
وہی ناجی بخدا صاحبِ ایمان ہوگا

آیا کس شان سے جامہ کو پہنکر پیارا
سات پردے مین چھپا حضرتِ انسان ہوگا

بات کہنا تو ہے سہل اور سمجھنا مشکل
معرفت جسکو ہو وہ صاحبِ عرفان ہوگا

(۱۳)
ایسے جینے سے مرے صحو ہے مرنا منظور
جو کہ دشمن ہے مرا آپ کا دربان ہوگا
(۵)

یار سے ملنا مراد یکھئے کیونکر ہوگا
کون سی بات سے راضی وہ ستمگر ہوگا

بحرِ وحدت کے شناور کا خدا حافظ ہے
کیا کنارے پہ نہین کشتی کا لنگر ہوگا

طعنِ زاہد سے نہین ڈرتے گنہگار ترے
جنکے پلّہ پہ دہان شافعِ محشر ہوگا

بول اُٹھے گا ہر اک دیکھنا ذرّہ ذرّہ
اوج پر جب وہ مرا شمسِ منور ہوگا

(۱۴)
بیخبر گھر سے نہو کچھہ تو خبر لیجے صحو
کون بیٹھا ہوا اس گھر کے اندر ہوگا
(۵)

مقام لی مع اللہ ہے امامِ شاہ قاسم کا
مسیح وقت ہے خادم غلامِ شاہ قاسم کا

بشر کو کب یہ قدرت ہے پرِ جبریل جلتے ہین
اشارہ کوی سمجھے کیا کلامِ شاہ قاسم کا

عجب جادو بیانی ہے عزیزو کیا کہون انکی
عجب ہے دلربا چہرہ پیامِ شاہ قاسم کا

سلامی کو کھڑے باندھے ہے کھڑے جن و بشر سب ہین
ادب سے ہین بجالاتے سلامِ شاہ قاسم کا

کوی خالی مکان دیکھا مکین سے۔ تو نہین پایا
کہ ہر گھر صحو ہے مسکن قیامِ شاہ قاسم کا

(۱۵) در منقبت امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب می سراید (۵)

کیا رتبہ ہو بیان جنابِ امیرؑ کا
خادم ہے جبرئیل مرے دستگیر کا

گرتے سنبھل ہی جاتے ہین ادنی سی بات ہے
نام آپ کا عصا ہے صغیر و کبیر کا

مجھکو بھی تھوڑی جائے نجف مین ملے حضور
ہوتا نہین دکن مین گذارا فقیر کا

ہم مال و زر کو خاک سمجھتے ہین مومنو
رکھتے فقیر دوست ہین بستر فقیر کا

(۱۶) کس کے فراق مین یہ فلک نیلگون ہوا
جو صحو رنگ زرد ہے مہر منیر کا (۵)

ولہٗ قدس سرہ فی منقبت برہان الاصفیا امیر سیدنا ابو العلاؒ

دل ہوگیا ہے جب سے شیدا ابو العلا کا
کعبہ سمجھ لیا ہے روضہ ابو العلا کا

لازم ہے جانیوالو احرام باندھ جاؤ
تا ہو نمود تم پر جلوہ ابو العلا کا

جائے صفا و مروہ صدر راہ عام پر ہے
قدرت کا آستانہ کوچہ ابو العلا کا

بیدام و بیدرم مین خادم حضور کا ہون
بندہ بنا چکا ہے بندہ ابو العلا کا

(۱۷) کھوٹا کھرا پرکھ لے ہے ضرب صحو پر
چلتا ہے دو جہان مین سکہ ابو العلا کا (۵)

در ثنائے سلطان الہند حبیب اللہ می سراید

رخ روشن ہے وجہ اللہ معین الدین چشتی کا
ہر اک قالب مین ہے نقشہ معین الدین چشتی کا

کلام کنت کنزاً کا دو عالم ہوگیا شیدا
سمجھ مین آئے کب رتبہ معین الدین چشتی کا

پلایا خم پہ خم ساقی شرابی مجھکو کہتے ہین
بنا پھرتا ہون متوالا معین الدین چشتی کا

مبارک شیخ کو تسبیح مجھے زنار کافی ہے
گلے مین پڑگیا مالا معین الدین چشتی کا

(۱۸) جو جی چاہے ترا شاہا عنایت کی نظر کیجے (۵)
مسافر بنکے صحو آیا معین الدین چشتی کا

مکان ہے لامکان سب خاندان بوالعلائی کا
نہ بالا کیون ہو رتبہ عاشقان بوالعلائی کا

رہے آباد میخانہ ترا ساقی قیامت تک
ہے دیدہ محو حیرت میکشان بوالعلائی کا

تعجب کیا ملائک گر کرین سجدہ خوشامد سے
یہ ہے رتبہ عزیز جانفشان بوالعلائی کا

تن مردہ کرین زندہ مسیح وقت ہین ہر اک
تصرف ہے جہان مین بندگان بوالعلائی کا

کرے کیا لیکے وہ جنت جو عاشق اوکا کہلائے
صحو ہے نام لیوا خادمان بوالعلائی کا

(۱۹) ولہٗ فی العشق والشوق (۷)

وصال یار کی قاصد کوئی تدبیر ہوتا تھا
دل عاشق کی تسکین کے لئے تحریر ہوتا تھا

جنون کا سر مین ہے سودا کہ یہ تدبیر بہتر ہے
منانے سے نہین منتا اوسے زنجیر ہوتا تھا

وصال یار تھا دم مین رہے برسون برس غافل
ادب سے کہ نہین سکتا بدل تقدیر ہوتا تھا

سوائے آہو دل کے شکار ایسا کہان بہتر
پسند خاطر نازک اوسے نخچیر ہوتا تھا

گلا جلاد گر کاٹے قیامت تک نہین کٹتا
ہمارے قتل کو پیارے تری شمشیر ہوتا تھا

محبوس سے کہو کوئی پریشان حال پھرتا ہے
گداز دل سے اب آخر مجھے اکسیر ہوتا تھا

(۲۰) فلک گردش پہ گردش سو برس اے صحو اگر مارے (۵)
کوئی ایسا ہوا پیدا جہان مین پیر ہونا تھا

آزار محبت کا الم کم نہین ہوتا — جبتک کہ مسیحا مرا ہمدم نہین ہوتا
اوس بت کی محبت کا پرستار بنا دل — اب مجھکو کوئی لاکھ کہے غم نہین ہوتا
اوس بار امانت کا اُٹھانا ہوا مشکل — معلوم رہے آپکو آدم نہین ہوتا
اغیار جمع رہتے ہین محفل مین تو کیا ڈر — غمزہ کا تمہارے کوئی محرم نہین ہوتا

(۲۱) جاہت مین تمہارے ہوا بدنام جہان صحو (۵)
اب غیر کے فقرون سے وہ برہم نہین ہوتا

جس نے دیکھا آپ کو صاحب سیانا ہو گیا — یُؤمِنُوں بِالغَیبِ پر شیدا زمانہ ہو گیا
ناوکِ مژگانِ جانان کا ستم مین کیا کہون — مفت مین بیٹھے بٹھائے دل نشانہ ہو گیا
جب سے دیکھا یار کو قابو سے دل جاتا رہا — دوست سب دشمن ہوئے اپنا بگانہ ہو گیا
یوسف مصری کی عاشق اِک زلیخا ہی فقط — میرے یوسف کا تو خوباں سب زمانہ ہو گیا

(۲۲) چار دن کے واسطے کیا صحو آیا سیر کو (۵)
عالمِ ایجاد مجھکو قید خانہ ہو گیا

مرے جو عشق مین دیکھے دکھاؤن مین تمہین کیا کیا — زبان یان گنگ ہے پیارے سناؤن مین تمہین کیا کیا
جفا پر ہین کمر باندھے نہین لیتے خبر اونکی — ستاتے عاشقونکو ہو جتاؤن مین تمہین کیا کیا
نہ آئے جیتے جی ہرگز کبھی وہ گور پر میری — جو آئے تو تماشے کو دکھاؤن مین تمہین کیا کیا

کہین گل ہین کہین بلبل کہین خود باغبان ٹھیرے
عجب ہین رنگ دکھلاتے بتاؤن مین تمہین کیا کیا

(۲۳)

سخی ہے صحو کا ساقی رہے آباد میخانہ
شرابِ وصل گوناگون پلاؤن مین تمہین کیا کیا

(۵)

فراق کہتا ہے برملا یہ پری سے ملنا محال ٹھیرا
مین دل سے پوچھا تو ہنس کے بولا خودی مٹا وصال ٹھیرا

سراپا مملو ہے نور اوسکا دو عالم عکسِ جمال ٹھیرا
ملائے ہین ہمکو خاک مین وہ غضب نہین ہے جلال ٹھیرا

لگے تقیدون مین کیسے کیسے اُٹھا کے بارِ محبت آئے
ثبوت علمی قرار پکڑا جلی سے جان پر وبال ٹھیرا

مٹے جہان کے طلسم سارے نہ غیر آوے نظر مین کوئی
جو کچھ کہ دیکھا تھا ہمنے پیارے وہ خواب تھا یا خیال ٹھیرا

(۲۴)

ذرا بھی اسمین نہین ہے کچھ شک مین صاف کہتا ہون روبرو مین
اُٹھا کے گھونگٹ پری کو دیکھا یہ صحو اپنا کمال ٹھیرا

(۵)

تڑپتا دل ہے میان پہلو مرا وہ رشکِ قمر نہ آیا
ستم یہ کیسا فلک دکھایا کہ لڑ جھگڑ کر ادھر نہ آیا

خوشی سے لے دو تو رہو تم یہ داغِ حسرت کا لیجے ہم
حسین دیکھے جمیل دیکھے کوئی بھی تجسا نظر نہ آیا

ہوا بہ تحقیق اونکو ہرگز ہزارون پھرتے ہین جستجو مین
جہان مین الٹا حساب دیکھا یقین فرد بشر نہ آیا

ہے ایسے جینے سے موت بہتر یقین ہو تا تو مر ہی جاتے
دلاسا عاشق کو یون ہی دینے کبھی وہ شام و سحر نہ آیا

(۲۵)

خبر لے تو صحو جلد اپنی فضیحت عالم مین ہو رہا ہے
تو سو رہا ہے کہ جاگتا ہے گنہ سے اب تک حذر نہ آیا

(۷)

خاک مین مجھکو ملایا بتِ کافر کیسا
مجھ پہ افسوس کیا ہائے ستمگر کیسا

نیمجان کوئی ہوے کوئی ہوے ہین بسمل
کوئی کہتے ہین کھڑے ابرو کا خنجر کیسا

کہدو یارون سے کہ خاموش رہو سوتا ہون
بعد مرنے کے مری گور پہ محشر کیسا

مین اوسے جانتا ہون جسنے ستایا ہی مجھے
رنگ بیرنگ ہے ہر رنگ مین دلبر کیسا

زخمِ دل لاکھ چھپائے سے کہین چھپتا ہے
تیری ہر بات مین پوشیدہ ہے نشتر کیسا

یار ہر گھر مین ہے جون آئینہ تصویر نما
اوس مصوّر کا تصور ہے مصوّر کیسا

(۲۶)
آپ پردہ مین چھپا مجھکو کیا ہے ظاہر
صحو بدنام کیا شوخِ دلاور کیسا
(۷)

شکوہ کرتا ہے باغبان اپنا
چھوڑ بلبل تو آشیان اپنا

فرضِ منصب ادا نہین ہوتا
عذر کب تک یہ دوستان اپنا

آج تشریف یار لایا ہے
رشکِ فردوس ہے مکان اپنا

رات سے منتظر ہون در پہ ترے
بھولا بیٹھا ہے مہربان اپنا

اب تو آجلد لے خبر میری
حال ابتر ہے جان جان اپنا

رونمائی قرار پائی ہے
کل مقرر ہے امتحان اپنا

(۲۷)
شکل موہوم پہ ہوے نازان
صحو اچھا نہین گمان اپنا
(۵)

کیا پوچھتے ہو زاہد اسلوب ہمارا
ہم ساتھہ لئے پھرتے ہین مطلوب ہمارا

یوسف کو خبر کیجئے اِس حال سے للہ
بے پردہ یہ ہونے کو ہے یعقوب ہمارا

بے کیف و کیف ہون تعجب ہے تمہین کیا
منصور سے ہے سلسلہ منسوب ہمارا

دنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبیٰ کی تمنا
ہے بختِ رسا ان دونوں کیا خوب ہمارا

(۲۸)

کچھہ چل نہ سکا زور نکیرین کا اے صحو
غالب ہی رہا جذبۂ مغلوب ہمارا

(۵)

کیا پیچھے پڑا میرے یہ اجسام کا جھگڑا
ہے روز زنا دیکھئے اقسام کا جھگڑا

زلف و رخِ جانان کا تصور ہوا جب سے
دیکھا نہین جاتا سحر و شام کا جھگڑا

قصّہ ہے بڑا طول مگر عمر ہے کوتہ
کچھہ کہہ نہین سکتا مین دل آرام کا جھگڑا

جادو کا اثر کہتا ہے مرجاؤ گے سُنکر
ہرگز نہ سنو عاشق بدنام کا جھگڑا

(۲۹)

بے نام و نشان ہو تو ابھی فیصلہ ہوجائے
اے صحو لگا رکھا ہے کیون نام کا جھگڑا

(۷)

کس بلانوش نے یہ رشتۂ الفت جوڑا
میرا آرام گیا وہ نہ ستانا چھوڑا

دل کو بیچین کیا آنکھین دکھا کر پہلے
یار کیا مجھسے ملا صبر کا کوزہ پھوڑا

دے مئے وصل جو کچھہ بھی تجھے دینا ہوئے
گہ بگہ دیتا جا تلچھٹ مجھے تھوڑا تھوڑا

کیا خطا مجھسے ہوی کچھہ نہین معلوم ہوا
گھر مرا دیکھہ کے وہ دور سے باگین موڑا

کچھہ مسیحا کا یہان پر نہین چلتا چارہ
ہرگز اس عشق نے جیتا نہ کسیکو چھوڑا

شور و غل کرنے لگے سُنکے بلی کو میرے
جب ملایک کو لگا غیب سے آکر کوڑا

(۳۰)

عہد و پیمان لیا یار نے دیکھو اے صحو
پڑ گیا پیر مین اپنے یہ ازل سے کوڑا

(۵)

لبریز جام محفلِ مستان مین رہ گیا
نقشہ عدم کا دیدۂ حیران مین رہ گیا

یان جستجو مین اوسکی ہی رہتے ہین صبح و شام
مخزن کسی کا خانۂ انسان مین رہ گیا

پہچانتے نہین ہین ابہی تک وہ آپ کو
جھگڑا ہی تو گبر و مسلمان مین رہ گیا

وحشت کو میری دیکھہ کے گھبرا گیا ہے وہ
دستِ جنون ہی چاک گریبان مین رہ گیا

(۳۱)
ہرگز یقین نہ آسے گا عاشق کی بات کا
کیا صحو کو ہوا کہ نہین ہان مین رہ گیا
(۵)

جیتا رہا جب تک کہ مین سہتا رہا جور و جفا
کس سے کرون فریاد مین حاکم تو میرا تو ہوا

جب سے کہ آیا دہر مین ڈہونڈا کیا مین جا بجا
کب تک مین حیران یان رہون ملتا نہین تیرا پتا

ہوش و خرد سب گم ہوے باقی رہی اک جان ہے
ہمت بہی مینے ہار دی قابو سے دل جاتا رہا

بہولا ہون تیری یاد مین دونون جہانکو یک بیک
پاتا نہین مین آپ کو نام و نشان تک مٹ گیا

(۳۲)
رہ مین ملے غارتگران سب دوست جانی بنگئے
لایا تہا جو کچہہ نقد دل اے صحو سب لوٹا گیا
(۷)

عاشقون کو تیرے پیارے کفر کیا اسلام کیا
مذہب و ملت کہان کا ننگ کیا اور نام کیا

دمبدم دیتا چلا جا جامِ مے پر جامِ مے
تیرے میخوارون کو ساقی صبح کیا اور شام کیا

ایسی کچہہ دیدی ہے ساقی نے شرابِ بیخودی
مست ہین پیر و جوان سب خاص کیا اور عام کیا

کعبہ و بتخانہ مین شیخ و برہمن کیا رکہا
وصل اوسکا چاہیے بس قصد کیا اور بام کیا

روسیہ ہوے نگینہ نام روشن اور کا
یہ تو فرمائین مجہے پیر مغان انعام کیا

سجدہ سب ملکر ملایک نے ہے آدم کو کیا
تہمتِ گندم لگا کر کر دیا بدنام کیا

(۳۳)
دونون عالم مین نہین ہے کوئی صحو اوسکے سوا
ڈہونڈتا پھرتا ہے کس کو کام اور ناکام کیا
(۵)

جب تک کہ میان مصقلۂ لا نہین ہوتا
وہ جوہرِ ذاتی کبھی پیدا نہین ہوتا
ہر چند ہے رتبہ ہی پر اللہ رے کدورت
کیا کیجیے اِس دل کو مصفا نہین ہوتا
ہان دل سے مرے اُٹھتی ہین سو موج معانی
اِس قطرہ کا ہمسر کوی دریا نہین ہوتا
ہے میم مین احمدؐ کے عجب راز و معمّا
اِس رمز سے آگہ کوئی حاشا نہین ہوتا

(۳۴)
اللہ کا ہے شکر کہ اب فیضِ حسن سے
اِس صحو کا دل مائل دنیا نہین ہوتا
(۵)

تلاشِ یار مین گم ہے دلِ مضطر سے کیا کہنا
جلایا عشق کی آتش نے اوس دلبر سے کیا کہنا
عجب حالت ہے کچھ میری نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون
مین راضی ہون مقدّر پر بتِ کافر سے کیا کہنا
نہ ہانده اب ڈنڈ پر نقش اور نہ جا ملا کے کہنے پر
مجھے اپنا ہوا سایہ پری پیکر سے کیا کہنا
وہ بدتر سے بھی بدتر ہے نہو جسمین مذاقِ عشق
حقیقت حال عاشق کی شکم پر ور سے کیا کہنا

۳۵
نہ جا پو جا کو مندر مین کہ دل ہے رام صحو اپنا
جو تن بیت الصنم ٹھہرے تو پھر تیہ سے کیا کہنا
(۴)

یاد رکھنا ہمین تم بھول نہ جانا جانا
مین فقط ہون تری صورت کا دیوانہ جانا
آپ کی درد جدائی سے مین مر جاؤنگا
ملک الموت کو ہووے گا بہانہ جانا

ہجر مین زندہ ہے خونِ جگر پی پی کر	بدلے پانی کے مئے وصل پلانا جانا
چشم بد دور نہ غیرون کی نظر لگ جائے	جائے مردم میری آنکھون مین سمانا جانا

دستور یہ ہے کہ ایام اعراس اولیاے عظام مین مثل چادر گل کے پنکھا بھی آستانون مین نذر کرتے ہین اور چونکہ عشاق اپنے محبوب کی ہر چیز مین شمیم جان پورپاتے ہین لہذا ایسے کسی موقع پر فرماتے ہین (۳۶) (۵)

لیچلو کارساز کا پنکھا	میرے بندہ نواز کا پنکھا
خضر و الیاس دیکھنے آئے	شوق سے بے نیاز کا پنکھا
حورین جھلتی ہین سب مودبانہ	پنجگانہ نماز کا پنکھا
ید قدرت سے لو بنا ہے یہہ	شان پاک نیاز کا پنکھا

(۳۷) کوئی کیا جانے صحو قدر اسکی تن انسان ہے راز کا پنکھا (۶)

یہ نئی طرز کا امسال ہے یارو پنکھا	چل کے روضہ پہ میرے یار کے وارو پنکھا
سالہا سال تمہین لانا مبارک ہووے	للہ الحمد کہ اب سے اتارو پنکھا
موسم گل مین ہوا ہے مجھے پیر جوش جنون	دل یہ کہتا ہے کہ ہر بار پکارو پنکھا
وصل اوس یار کا منظور اگر تمکو ہو	دمبدم ایک نیا اوس پہ نثارو پنکھا

چشم نابینا ہر اک کہتی تمنا ہے یہی
میری آنکھون سے لگا دیجو کہار و پنکھا

(۳۸)
حوریان جھانکین ہین جنت کے جھروکون سے صحو
مہر و مہ بنکے جو آیا ہے ستارو پنکھا
(۵)

جلوۂ نورِ خدا شاہِ حسن کا پنکھا
واہ کیا خوب بنا شاہِ حسن کا پنکھا
اسکو کہتے ہین ہر اک جن و بشر آنکھون پر
کیون نہو صل علیٰ شاہِ حسن کا پنکھا
شاہ فرہاد کے دامن کی ہوا آنے لگی
جب گریبان پہ ہلا شاہِ حسن کا پنکھا
قطب دین قبلہ عالم کا تماشہ دیکھو
بن گیا جلوہ نما شاہِ حسن کا پنکھا

(۳۹)
ہے یہی اپنے پرائے کی زبان پر اے صحو
اب کے کیا عمدہ بنا شاہ حسن کا پنکھا
(۵)

آئینہ مین کس لئے زنگ کدورت آگیا
اب صفائی ہو گئی جینے سے جی گھبرا گیا
جل گیا ہون سر سے پا تک شمع رو کے دھیان مین
جان کی پروا نہین پروانہ گر سلگا گیا
خاک میری اڑ گئی بنکر بگولے کی طرح
اے سموم اب ٹھہر جا کیا ہاتھ تیرے آگیا
مانتا ہر گز نہین کہنا کسی کا خیر ہو
کیا معلم اب تجھے پیارا نہین سمجھا گیا

(۴۰)
مرخ جوڑا شوخ پہنا سوئے مقتل عزم ہے
صحو اب شاید ہمارے قتل کا وقت آگیا
(۶)

ترا ہمشکل عالم مین کوئی ایجاد ہونا تھا
کوئی شیرین کوئی خسرو کوئی فرہاد ہونا تھا
ہمارے قتل کا باعث ستم ایجاد ہونا تھا
کوئی لیلیٰ کوئی گھائل کوئی جلاد ہونا تھا

ہوا شاگرد وہ پہلے جسے اُستاد ہونا تھا
چڑھا منصور سولی پر مبارکباد ہونا تھا

مسافر ہین عدم کے ہم کرم سے کام لیجے گا
زبانِ پاک سے تیرے تو کچھ ارشاد ہونا تھا

بہانہ تھا وہ در پردہ خودی کو خود بھلا دینا
دوئی کی قید سے ایدل تجھے آزاد ہونا تھا

(۴۱)

تو ہے مختار جانان صحو اک محتاج ہے بیحد
پڑا رہتا ہے در پر وہ اوسے امداد ہونا تھا

(۷)

کب ہووے غلط وہ کہ انسان مین آیا
شہرگ سے قریب آیت قرآن مین آیا

اللہ کے سوا کوئی ہے تحقیق جہان مین
پوشیدہ جو تھا بس وہی میدان مین آیا

دیکھہ ابروِ خمدار و لبِ لعل و خطِ سبز
اک دیدہ و دل اک جگر و جان مین آیا

ترغیب ندے مجھکو کوئی دیر و حرم کی
مین اپنے صنم خانۂ ایمان مین آیا

کہتے ہین جسے دل ہے وہی خانۂ توحید
بشگفتہ میرے سینۂ بستان مین آیا

گر بہید ہے زاہد تو یہی بہید ہے حق کا
جو بہید کہ منصور کے عرفان مین آیا

(۴۲)

حق ہے کہ تو ہی صحو یہ دل ہے کہ تو ہی تو
خود ذات سے اپنی دل انسان مین آیا

(۵)

بیخیالی خیال ہے اپنا
لاابالی جمال ہے اپنا

مختلف صورتین ہوئین ظاہر
یہ تو ادنی کمال ہے اپنا

سر سے پا تک ہون آئینہ خانہ
مجھکو دیکھو وصال ہے اپنا

کون سمجھے گا رتبۂ عالی
بیخودانہ تو حال ہے اپنا

(۴۳) تجھکو کیا ہو گیا ہے ناداں صحو (۵)
کچھہ بھی آیا خیال ہے اپنا

مفت بدنام مجھے عشق دل آرام کیا — آپ اچھا رہا بدنام مرا نام کیا
کیون بھوین تان کے بیٹھے ہو مرے بندنواز — کیا بُرا مینے کیا وصل کا پیغام کیا
مجھکو فرصت ندیا کام نہ کوڑی کا ہوا — آفرین جذبۂ دل آپنے کیا کام کیا
کھینچکر نقش مرا خاک پہ برباد کیا — نام باقی نرہا دیکھئے گمنام کیا

(۴۴) صحو مدفن ہے ترا گوشۂ میخانہ مین (۶)
جیسا آغاز تھا ویسا ترا انجام کیا

آنکھ مین تیرے سوا یار سمایا تو نہ تھا — قابلِ دید کوئی ایسا تماشا تو نہ تھا
کون کہتا ہے کہ اغیار پہ کرتے ہین نظر — کس کو مین غیر کہون دوسرا آیا تو نہ تھا
وہ تو محرم تھا مرا کس لئے روپوش ہوا — رازِ پوشیدہ کوئی ہمسے چھپایا تو نہ تھا
با وجود یکہ ترا حکم ہوا۔ میرے سوا — کوئی سر بارِ امانت کو اٹھایا تو نہ تھا
مین اگر بھولون تو بھولون مرے صاحب مجھکو — آپنے مجھکو کبھی دل سے بھلایا تو نہ تھا

(۴۵) اسی حسرت مین دم لے صحو نکلنے کا نہین (۵)
اپنی چھاتی سے مجھے ہائے لگایا تو نہ تھا

بتا دو دو عالم مین ہے کون ایسا — قسم تیرے سر کی ہوا ہے نہ ہوگا
سزاوار ہے اوسکو جو کچھہ کہے وہ — کہے وہ گرانی انا اللہ عجب کیا

زبان پر کیسکی انا مثلکم ہے
سمجھنے کی ہے بات سن تو ذرا سا

فنا و بقا سے گزر جائے اب
تصور حضوری مین رہتا ہے کسکا

(۴۶) تو قطرہ سا اے صحو دریا مین گم ہو (۵)
وہان کون خالق ہے یہ کون بندہ

اٹھا کے پردہ خودی کا دل سے جناب کا تو جلال دیکھا
غریق بحر عمیق وحدت سراسر عالم جمال دیکھا

جو کل شیٍ محیط بولا وہ ہمکو جانا ہم اوسکو جانے
ہر اک بشر مین ہے اوسکا جلوہ اوسیکا ہمنے کمال دیکھا

کلیم خود وہ کلام کرتا سمیع ہے صاحب سماعت
وجود سارے منزہ ہمنے دو عالم اوسکا خیال دیکھا

ہی صاف و آئینہ بخت اقرب پڑھا نہین کیا سمجھ لو اوسکو
عزیز و کسنے کہا ہے تمسے جو ملنا اوسکا محال دیکھا

یہان نہ گھٹکر وہان نہ بڑھکر جہان مین دیکھا وہ ہی برابر
فلک کے نیچے زمین کے اوپر جناب کا مین جمال دیکھا

(۴۷) ولاقدس سرہ (۵)

اے طالب جمال طلبگار دیکھنا
پردہ اٹھا کے جلوہ تو ہر بار دیکھنا

ہر اک خیال کو تو ذرا دل سے دور کر
پھر دل کے آئینہ مین اوسے یار دیکھنا

معلوم ہو گیا ہے زلیخا کو اے عزیز
یوسف کو یوسے کون خریدار دیکھنا

لذت ہے کیسی عشق مین مجنون سے پوچھے
لیلے کا ہو چکا وہ گرفتار دیکھنا

(۴۸) ہمکو ملا یا خاک مین مختار ہے وہ صحو (۵)
آیا نہین مین آپ سے لاچار دیکھنا

مقابل آئینہ کے آئینہ تھا — کسی کا آشنا کوی ہوا تھا
کری خانہ خرابی میری مستی — سوا میرے نہ کوئی دوسرا تھا
کیا تحقیق جسدم مینے خود کو — ہوا معلوم اپنا آشنا تھا
اُٹھا دہوکا یقین کامل ہوا اب — ہمارے پاس ہی قبلہ نما تھا

(۴۹) کوی جانے نہ جانے مجھکو عالم
کہو کیون صحو کو پیدا کیا تھا (۹)

دل کسی پر نہ میرا مائل تھا — جس کو دیکھا وہ میرا قائل تھا
اسلئے سب سے مین گریزان ہون — حضرتِ دل مین میرا منزل تھا
پاؤن کسطرح سے کہان مین اب — جابجا یار میرا ناقل تھا
آپ آئے نہ مجھکو بلوایا — سچ کہو کون تیرا حائل تھا
کوئی بھرتا نہین نظر مین مری — ہون مین ناقص بجا وہ کامل تھا
روبرو اوسکے ہم ہوے اُمّی — کیا بڑا یار میرا فاضل تھا
سب گیا بھول اک توجہ مین — اب کہان فخرِ علم عاقل تھا
جذبۂ عشق نے جسے کھینچا — پھر کہان فرض تہا نوافل تھا

(۵۰) کسلئے باندہتے ہو خنجر آپ
صحو تیرا یہان تو بسمل تھا (۳)

کیا جانے بشر کچھہ رتبہ ترا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا — ہے ایک یہی عاجز بخدا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا

مولا تو مرا ہین بندہ ترا ہی دلکو یقین کچھ شبہہ نہین
توحید کو نادان کب سمجھا یا پیر ہدی یا مرشدنا

غفلت مین پڑا محجوب رہا سمجھا جو تجھے کچھ اور ہی اور
پردہ کو دوئی کے جلد اٹھا یا پیر ہدی یا مرشدنا

(۵۱) **واقف سرہ** (۵)

عیسیٰ سے بھی مردہ ترا زندہ نہین ہوتا
دم بھر کا ہے مہمان یہ جیسا نہین ہوتا

جب تک کہ مجالی نہون جلوہ نہین ہوتا
ہر رنگ مین خود آپ کنہیا نہین ہوتا

کس مُنہ سے کہون حال دلِ زار کا اپنے
کچھ آپ کہو آپ سے کیا کیا نہین ہوتا

تھا تیر ملامت کا ہدف روز ازل سے
پھر کس لئے وہ آپ کا شیدا نہین ہوتا

(۵۲) شہر گ سے بھی نزدیک ہے قران مین اے صحو
کہتا ہے جہان وصل مین پردہ نہین ہوتا (۷)

مین خاک کفِ پا بھی نہین یار ہون تیرا
سایہ کیطرح پایہ دیوار ہون تیرا

جی چاہا سو کہتے ہین مجھے ہندو مسلمان
تو بخشے نہ بخشے مین گنہگار ہون تیرا

اس گلشن دنیا مین کھلی آنکھ تو دیکھا
گل ہین تو ترے ہین مین ببلا خار ہون تیرا

جینے کی خوشی ہے نہ ہے مرنے کا مجھے غم
غم کھاتا ہون خون پیتا ہون غمخوار ہون تیرا

یوسف ہے اگر تو تو زلیخا ہون مین بیشک
بازار مین گر آئے خریدار ہون تیرا

حیران طبیبان ہی اگر ہون تو بجا ہے
اچھا نہین ہوتا ہون مین بیمار ہون تیرا

کرتے ہو عبث صحو سے پردہ مرے صاحب

(۵۳) مدت سے ہو امحرمِ اسرار ہون تیرا (۵)

دل جسے کہتے ہین دشمن ہے ہمارا کیسا
آپ اچھا رہا اور ہمکو بگاڑا کیسا

آپ پہلو مین چھپا کر دیا ظاہر ہمکو
نام بدلا کے رکھا آدم و حوا کیسا

حیرت آباد مین جب سے کہ ہوے ہم ہین مقیم
آئینہ ہو گیا غماز ہمارا کیسا

پوچھتا گاہ نہین وہ ستم آرا مجھکو
اندنون ہو گیا اب حال تمہارا کیسا

(۵۴) کہہ نہین سکتا ہون نام اوسکا زبان سے اے صحو (۵)
نام پیارے کا ہی کیا خوب ہی پیارا کیسا

اوسکی الفت مین مجھے لطفِ جوانی تو ملا
مجھکو یوسف نہ ملا یوسفِ ثانی تو ملا

صحبتِ پیرِ مغان کیون نہ غنیمت ہو مجھے
قطرہ بادہِ اعجاز بیانی تو ملا

رتبہ آدم کا تو دیکھو کہ دو عالم ہے مطیع
اور اسے چاہیے کیا سترِ نہانی تو ملا

ہاتھ سے چھوٹ کے آئینہ گرا پتھر پر
خود مٹا جلوہ ما اعظم شانی تو ملا

(۵۵) صحو قسمت مین ہمارے ابھی باقی کیا ہے (۵)
نہ ملا اور ہمین کچھ دلِ فانی تو ملا

دل کسی کافر کے پالے پڑ گیا
دیکھتے ہی ہوش اکدم اڑ گیا

بھولا بھٹکا آ رہا تھا اس طرف
گھر شرابی دیکھکر وہ مڑ گیا

کھیل لڑکون کا نہین اے عاشقو
دار پر کہکر انا الحق چڑھ گیا

معرفت کی راہ مین یار نہین
اب تصور کا بھی ٹٹوا اڑ گیا

(۵۶) پست ہمت کردیا ہے صحو کو
چھوڑکر رہ مین اکیلا پڑگیا (۵)

بے نشان کا اے عزیزو دل نشانہ ہوگیا
آفتِ جان اوسکے گھر مین میرا خانہ ہوگیا

بیحجابانہ ہوا چاہے ہے وہ پردہ نشین
میرے گھر آنے کا اونکو اک بہانہ ہوگیا

لاکھ پردون مین چھپانے سے نہین چھپتا ہی عشق
دل لگاکر اون سے مجھکو اک زمانہ ہوگیا

جذبۂ عشقِ صنم کب چھوڑتا ہے دوستو
گور مین خاکِ غریبان کا سرہانہ ہوگیا

(۵۷) بعدِ مدت صحو اب مجھکو یقین حاصل ہوا
جسکو ہم بیگانہ سمجھے وہ یگانہ ہوگیا (۶)

در منقبت حضرت خواجہ خواجگان سلطان الہند حبیب اللہ غریب نوازی سراید

سنا تھا پیرِ طریقت سے نام خواجہ کا
پلایا ساقی نے مے بھر کے جام خواجہ کا

خطاب اونکا ہے ہندالولی عطائے رسول
ہر ایک بھرتے ہین دم خاص و عام خواجہ کا

بتا رہے ہین وہ انگلی سے دیکھکر مجھکو
شراب پینے کو آیا غلام خواجہ کا

بگڑتا کیا ہے ترا لطف کی نظر گر ہو
ہمارا کام نکلتا ہے نام خواجہ کا

نہین وہ دام ہے کھوٹا کہ جسپہ نام ہو ثبت
جہان مین چلتا ہے سکہ مدام خواجہ کا

(۵۸) خلافِ شرع مین اے رند تو نہ مجھکو ڈرا
بجا ہے صحو کو سجدہ سلام خواجہ کا (۵)

کیا بتاؤن دل نے میرے کیا کیا
شور برپا عالم بالا کیا

خیر و شر کے آپ خود مختار ہین
چھپ کے پردہ مین مجھے رسوا کیا

تاج کرمنا دیا انسان کو
معرفت کے واسطے پیدا کیا

للہ الحمد آج کی کیا رات ہے
جن و انسان آپ کو سجدہ کیا

(۵۹) صورت اپنی دیکھنے کو صحو آپ
آئینہ پیدا کیا اچھا کیا (۵)

ردیف بائے موحدہ

مست و خوش ہوتا ہے دل لے جو کوئی نام شراب
ساقیا صدقے ترے مجھکو پلا جام شراب

خاص ہوا گرہ کی اور کسی جا کی نہو
تن مین جبتک رہے دم باقی ہین یا مام شراب

حال دل کسکو سناؤن اے مرے عالیجناب
پیتا ہر روز ہون لیکر مین بہت دام شراب

مین نہین چاہتا اپنے سے مگر کیا مین کرون
دیتا اکثر ہے مجھے پیر مغان جام شراب

(۶۰) محو کا حشر مین اے صحو نہ چھوڑون دامن
داد خواہ در پہ رہون مین پیے انعام شراب (۵)

منصب مرا شاہی نہ گدائی مرا منصب
بہتا ن ہوا قالو بلائی مرا منصب

مشاطۂ ازل ہون مین مرا کام یہی ہے
سب جانتے ہین روئے نمائی مرا منصب

عالم مجھے کیا جان کے انجان رہے ہین
مشہور تو ہے عقد کشائی مرا منصب

خالی نہین اک بات بہی مطلب سے ہماری
بہتر ہے بہلائی کہ برائی مرا منصب

(۶۱)
کس نام سے ہم تجہکو بلا صحو پکارین
ہر شے مین ہو اجلوہ نمائی مرا منصب
(۵)

ردیف بائے تحتانیہ فارسی

مجہسے کیا پوچہتے ہین کیا ہین آپ
خود کو بہولین تو کیما ہین آپ

کون پہچانے نقشبندیِ گل
گلِ بے رنگِ بوالعلا ہین آپ

ذات پاک آپ کی ہے وجہ اللہ
شش جہت آئینہ نما ہین آپ

چشم رکہتے ہو دیکہو معنی کو
اپنی صورت پہ کیا فدا ہین آپ

(۶۲)
چہوڑو اے صحو خود نمائی کو
بت پرست اور ہم خدا ہین آپ
(۷)

ردیف تائے فوقانیہ

مدت سے ہون مین تشنہ لب و کام محبت
ساقی مجہے پلوا دے کوئی جام محبت

کچہہ کافر و مومن پہ نہین دیکہئے موقوف
پوشیدہ ہر اک دل مین ہے اسلام محبت

دل آپ کا اب گا لیان کہا کر ہوا ٹہنڈا
پایا یہ دلا آپ نے انعام محبت

آتا ہے یہی دلمین کہ پہڑاؤن ڈہنڈورا
لیوے نہ کوئی اہل جہان نام محبت

کیا پوچھتے ہو یار و مرا حال عجب ہے
برباد کیا مجھکو دلارامِ محبت
عاشق کو ترے کوئی بھی اچھا نہین سمجھا
پھرتا ہے ہر اک کوچہ مین بدنامِ محبت

(۶۳)
آغاز جسے کہتے ہین انجام ہے اپنا
کیا پوچھتے ہو صحو تم انجامِ محبت
(۵)

سرگرم رہا کرتا ہے بازارِ محبت
عاشق ہے گران مول خریدارِ محبت
خالی نہ کسی فرد کو پایا دو جہان مین
ہے صاف عیان خلق مین آثارِ محبت
کیا جانے کوئی حالِ دلِ زار عزیزو
ہر روز فزون پاتا ہے اطوارِ محبت
حیران ہین اسے دیکھکے افکار طبیبان
اچھا کبھی ہوتا نہین بیمارِ محبت

(۶۴)
ہے سب سے الگ صحو پہ اون سب مین ہے شامل
پاتا ہے وہی آپکے اسرارِ محبت
(۵)

ہے پایا جو ساقی شرابِ الست
ہوا با مزہ دل کبابِ الست
کہا بہر تو قالوا بلے خود بخود
کیا پیش قدمی جوابِ الست
ملایک کہے سب ظلوم جہول
سہا بار عاشق جوابِ الست
پڑینگے یہ لینے کے دینے وہان
جو پوچھین گے تمسے حسابِ الست

(۶۵)
نہین اس سے بہتر وظیفہ کوئی
پڑھو صحو ہر دم کتابِ الست
(۵)

کیا پوچھتے ہو چاک گریبان کی شکایت
کس منہ سے کہون مین دلِ بریان کی شکایت

وحشت ہی لیئے پھرتی ہے اب مجھکو عزیزو
رہبر سے کرون قیس بیابان کی شکایت

گل خار مین رہتا ہے نہان خانہ گل مین
کرنے کا نہین آنکھہ سے شیطان کی شکایت

مردود نہ ہو جائے اوسے کہدو ابھی سے
کرتا ہے کوی حضرت انسان کی شکایت

(۶۶) مذکور تو دربار مین ہوتا ہے کسی طرح (۳)
ہے صحو دل بے سروسامان کی شکایت

مین نہین کہتا زبان سے آرہی ہے کوبکو دوست
خون دل پیتے ہین ہردم ساکنان کوی دوست

جسکو دیکھا تجھکو دیکھا آشنا نہ بیگانہ تہا
تہا ہر اک عالم مین پیدا کیا خیال روی دوست

کیا قیامت ہے کہ بھولے آپکو پھرتے ہین ہم
دیر و کعبہ مین بھی دیکھا جا بجا ہی کوی دوست

کب نظر مین پھرتے ہین اونکے امیر و بادشاہ
ہے وہ لاپروا ازل سے پاسبان کوی دوست

چاہتا ہون دل سے پوچھون داد میری دیجیے
آپسے بڑھکر نہین ہین ثابقان کوی دوست

خوش نصیبی پر اونہون کے کیون نہو حسرت مجھے
وہ جو کہلاتے ہین عالم مین سگان کوی دوست

ہین ابوبکر و عمر عثمان و حیدر صحو زار
میرے حامی وقت مشکل امتحان کوی دوست

واز دست قدس اللہ سرہ العزیز این غزلی کہ ہر مصراعش مشتمل است بر دو زبان یعنی فارسی و ریختہ

(۶۷) (۵)

بیا تا نہین بغل مین دل دلبرا کجا برفت
کہدو کوی طبیب سے جان عزیزما برفت

بھول گیا خوشی سے مین حفظ مراتب ادب
آج وہ گیا وہ سامنے ازتہ دل دعا برفت

کیون ہے ڈراتا ناصحا نیست عدو مرا کسے
مرنے کے آگے مرگیا برسرِ ما قضا برفت

شرم وحیا نہین مجھے خانہ بخانہ میروم
عاشقِ بے نصیب ہون بردرِ او گدا برفت

(۶۸) پاتا نہین مین آپ کو اندر خویش گم شدہ
صحو کہان چلا گیا محرمِ راز ما برفت (۵)

ردیف ثالث مثلثہ

عشق بتان کی دل مین رکھی آرزو عبث
زاہد بھٹکتا پھرتا ہے تو سو بہ سو عبث

جھگڑا پڑا ہے شیخ و برہمن کا دہر مین
دیر و حرم مین کرتے ہین یہ جستجو عبث

وحدت مین تیری بولے بشر کی مجال کیا
کاٹی گئی زبانِ قلم گفتگو عبث

بچھڑا جو دوستون سے جہان مین ہوا خراب
بے نام بے نشان پھرا کو بکو عبث

(۶۹) کہدو یہ صحو سے کہ اب آتے ہین گھر ترے
تکتا کھڑا ہے صبح سے تو چار سو عبث (۷)

ردیف جیم تازی

جلوہِ شانِ کبریا ہے آج
صندلِ شاہ بوالعلا ہے آج

دونون عالم ہین آئینہ صاحب
رونما جا بجا ہوا ہے آج

اوٹھہ گئی ہے خودی خدا کی قسم
جلوہ افروز مہ لقا ہے آج

عید کا دن اگر کہین تو بجا
شور صلِّ علیٰ مچا ہے آج

دیکھتا ہے ادہر اودہر ہر سو
پوچھو عاشق سے کیا مزا ہے آج

ایسا رتبہ کسی کا ہوتا ہے
مہر و مہ آپ پر فدا ہے آج

(۷۰) صحو محتاج در پہ حاضر ہے
زور پر نجت نارسا ہے آج (۱۰)

ساقیا کیسا پلایا بھر کے تو پیمانہ آج
تیرے دیوانہ کا عالم ہو گیا دیوانہ آج

کو بکو سے دیکھنے جاتے ہین سب پیر و جوان
شہر مین شہرت ہوی ہے آرہا دیوانہ آج

گبر و ترسا عیش کرتے ہین جہانمین روز و شب
کعبۂ دل بنگیا ہے مومنو بتخانہ آج

فیصلہ ہوتا نہین ہے مدعی ہے زور پر
روبرو حضارِ مجلس کے ذرا بلوانا آج

بھوکا پیاسا شام سے بیٹھا ہون در پر آپکے
جلد تنخواہ اب مجھے سرکار سے دلوانا آج

آتشِ غیرت لگی تن مین یکایک یار آج
خیر ہے مونس ہوے ہین آپکے اغیار آج

بے نصیبی پر نہ روئین ہم دلا تو کیا کرین
دین کی دولت ہم لٹاتے ہین کھڑے سرکار آج

لگ گیا دامن مین دہبہ آبرو جاتی رہی
سنگ دہلیزِ صنم ہے زاہد و میخوار آج

آگ سینہ مین خریداروں کے ہے بھڑکی ہوی
ہے زیادہ کل سے بڑھکر گرمیِ بازار آج

(۷۱) صحو ایسا کام کر جو کام آوے کل ترے
ہم جتا دیتے ہین تجھکو جلد ہو ہشیار آج (۸)

صندلِ شاہِ بوالعلا ہے آج
رونق افروزِ مصطفےٰ ہے آج

کیا نظر مین تری نہین آیا
حق بہ شکلِ ابوالعلا ہے آج

کام بن آئینگے غلامون کے
خلعتِ مغفرت عطا ہے آج

میرے رتبہ کو کون سمجھے گا
اوج پر بختِ نارسا ہے آج

آج کی شب مین رونمائی ہے
ابتدا اور انتہا ہے آج

کوہی حائل نہین رہا پردہ
قطرہ دریا مین ملگیا ہے آج

سوزشِ عشق سے کباب ہے دل
واہ رے واہ کیا مزا ہے آج

(۷۲) صحو منزل نہین سوا اوس کے
درِ محبوبِ کبریا ہے آج (۵)

ردیف حائے حطی

مضطر ہے تن مین دل مرا سیماب کیطرح
مرتا ہون یارما ہی بے آب کی طرح

اوس شعلہ رو کے عکس سے عالم ہوا عیان
روشن ہوا ہے دل مرا مہتاب کیطرح

کیونکر نہ سجدہ اوس بتِ کافر کو مین کرون
ابرو خمیدہ اونکے ہین محراب کی طرح

جلوہ نما ہے جب سے مرے گھر مین نازنین
اغیار جمع آئے ہین احباب کی طرح

(۷۳) اے صحو تو بھی ملک معانی کی سیر کر
قوت ہے تیری رستم و سہراب کیطرح (۴)

عشق نے تیرے صنم مجھکو بچایا بے طرح
چھوڑکر اسلام کو کافر بنایا بے طرح

دیر و کعبہ مین کہین تیرا پتہ ملتا نہین
دربدر شام و سحر مجھکو پھرایا بے طرح

صرف یہ تہمت ہے مجھپر مین کہون تو کیا کہون
نام ہستی کا مرے خاکہ اوڑایا بے طرح

(۷۴) لیکے ساتھہ اغیار کو اے صحو آیا وہ صنم
بعد مردن قبر پر آکر ستایا بے طرح (۵)

ردیف خاے معجمہ

ماہرو دولہا بنا ہے پہنکر پوشاک سرخ
اسلئے رہتی شفق ہے بر سر افلاک سرخ

سبز رنگت پر بجاؤ خون عاشق ہے نہان
سر سے پا تک ہے حنائی جامہ ادراک سرخ

انتظار یار مین شب بھر جو مین روتا رہا
اشک خونی سے ہوے ہین دیدہ نمناک سرخ

فرط رحمت سے کہون کیا حال ہوگا آپ کا
دیکھکر امت کو ہونگے صاحب لولاک سرخ

خون برستا ہے فلک سے بدلے پانی کے مدام
ہے زمین کربلاے صحو سرخ او خاک سرخ

منہ مین زبان نہین کہ کرین وہ بیان شوخ
راز الست مست ہوے عاشقان شوخ

آتا نہین زبان پہ وہ پوشیدہ راز ہے
کیا پوچھتے ہو صاحبو نام و نشان شوخ

دولت سے پُر ہے دامن دل تیرا دیکھہ لے
خالی نہین ہے کیسہ جان رازدان شوخ

دنیا و دین کے جھگڑے سے آزاد ہو گئے
کہلتے ہی آنکھہ ہوگیا مجھکو گمان شوخ

(۷۶) اغیار مین سمجھتا تھا سارے جہان کو صحو (۷)
مشہور ہم ازل سے ہوے پاسبانِ شوخ

ردیف دال مہملہ

مرا دل ہے محوِ جمالِ محمدؐ — وصال خدا ہے وصالِ محمدؐ
یہی کہہ رہا ہے مرا دل عزیزو — خیالِ خدا ہے خیالِ محمدؐ
ہوا جسکے باعث دو عالم ہی پیدا — بیان ہم کرین کیا کمالِ محمدؐ
نہ تھے جن و انسان زمین آسمان جب — ہوا ہے ظہورِ جمالِ محمدؐ
دل مردہ ہوتے ہین اکدم مین زندہ — ہے معجز بیان کیا مقالِ محمدؐ
سوا ذکر لیلیٰ کے مجنون بنا دل — سنا دے کوئی مجھکو حالِ محمدؐ

(۷۷) ہوا ہون مین اے صحو سو جان و دل سے (۵)
فدائے محمدؐ و آلِ محمدؐ

اوس بت کی کرامت سے ادہر چوٹے اودہر بند — ہم پنجۂ حسرت سے ادہر چوٹے اودہر بند
شاید کہ لکھا کاتبِ تقدیر نے تھا یہ — ہنگامۂ کثرت سے ادہر چوٹے اودہر بند
کیا کام نکالا ہے مری نفس کشی نے — دنیا کی محبت سے ادہر چوٹے اودہر بند
ہم پھندے مین صیاد کے جسدن سے پھنسے ہین — خالی نہ شرارت سے ادہر چوٹے اودہر بند

کیا خوف تجھے صحو ترا یار ہے برمین

(۷۸)	قربان اشارت سے ادہر چھوٹے اودہر بند	(۷)

ردیف رائے قرشت

غیر دیکھا نہ کوئی بزم جہان مین آکر
آپ ظاہر ہوا پوشیدہ مکان مین آکر

پارسای مین بنا دیکھو دکان مین آکر
کیا حلاوت ہے ملی سود و زیان مین آکر

ضبط کچھہ کر نہ سکا فاش ہوا عالم مین
پا گیا راز دلی آہ و فغان مین آکر

مرغ دل کو کیا آدم کے ہے زخمی ظالم
واہ کیا کام کیا تیر و کمان مین آکر

جسنے یہ کھیل نکالا ہم اوسے جانتے ہین
تفرقہ ڈالے ملک وہم و گمان مین آکر

آپ سلطان دو عالم ہین گدا آپ ہی ہین
منتظم آپ ہوے خورد و کلان مین آکر

(۷۹)	کھولکر دیدہ تحقیق اوسے دیکھہ ذرا کون بیٹھا ہے ترے صحو مکان مین آکر	(۴)

ستاتے ہو عبث ہمکو صنم تم مہربان ہوکر
نہین کچھہ قدر کرتے ہو ہماری قدردان ہوکر

کسے تو غیر سمجھا ہے یہ تیرا صرف دہوکا ہے
جہان مین گم ہوا ہے وہ نشان بے نشان ہوکر

چھپاے سے کہین بھی حسن چھپتا ہی حسینونکا
کیا کرتے ہین نظارہ وہ خود ہی پاسبان ہوکر

(۸۰)	کھڑے ہین روبرو تیرے لگاتے صحو ہین تہمت یہ کیون نامہربان ٹھہرے تمارے مہربان ہوکر	(۲)

میری صورت کا ہی عاشق حور و غلمان چھوڑکر
بلبل وحشی بنا دل باغ رضوان چھوڑکر

خاک مین کیا چیز ہے ناچیز کا شیدا ہوا
تاجِ خسرو چھوڑ کر تختِ سلیمان چھوڑ کر

(۸۱) (۵)

کیا تجھے سودا ہوا ہے گہر مین دلبر چھوڑ کر
دیکھے ہے پانی کے اندر ماہِ انور چھوڑ کر

کیا کہین کس سے گئین فریاد رس کوئی نہین
آئے ہین اب ہم یہان تختِ سکندر چھوڑ کر

دونون عالم مین نہین عزت سوا تیرے کہین
ہے کہان مجھکو سہارا آپکا در چھوڑ کر

آب و دانہ نے ہے کی آخر مری مٹی خراب
گردشِ افلاک سے ہون تنگ بستر چھوڑ کر

(۸۲) (۵)

وقت جو گزرا سو گزرا صحو اب ہشیار ہو
کیا ترے پچھتاے سے ہوتا ہے گوہر چھوڑ کر

قطرہ کا قطرہ رہا ہے وہ دریا ہو کر
کیون مقید ہوا آدم تو خلیفہ ہو کر

پوچھتے کیا ہو مرا حال اوسی سے پوچھو
جان انجان ہوا یار شناسا ہو کر

خوب پہچانتا ہون آپ کو ہرجائی ہو
آیا کس شان سے ہے خاک کا پتلا ہو کر

ایک ہی شخص ہے یان پردۂ تحقیق کہان
مار ڈالا مجھے سرکار نے پردا ہو کر

(۸۳) (۵)

حسن یوسف کی تمنا مین شب و روز اے صحو
نام بدنام کیا عشقِ زلیخا ہو کر

رہا اولجھا دلِ شیدا تری زلفِ معنبر پر
جو دیکھا مر مٹا ہوگا جمالِ روے انور پر

خدارا میری آنکھون سے اگر دیکھے کوئی آکر
فلک سے نور برسے ہے سرِ فرہاد کے در پر

اُنہا جسکا تعین ہو وہ سمجھے بات کو میری
کہون کیا صدق مین اپنا گمان ہوتا ہی ہر ہر پر

نہ اُٹھون گا کبھی ہرگز صبا چل کام کر اپنا
لگا بستر کو مین بیٹھا شہِ فرہاد کے در پر

(۸۴)

بہت سی خاک چھانی صحو پر اونکو نہین پایا
نہ کیون پھر جان دینا سہل ہو ایسے دلبر پر

(۴)

پردۂ میم مین چھپے ہین حضور
ہم سے نزدیک ہین نہین کچھ دور

تمکو زاہد ارم مبارک ہو
کہدو زاہد سے کیا کرین ہم حور

سینہ سوزان ہے چشم گریان ہے
پڑ گیا جس سے دل مین ہے ناسور

(۸۵)

پوچھو لیلی سے حال مجنون صحو
خار سے پا ہوئے ہین چکنا چور

(۷)

ردیف زاے معجمہ

کیا شان تری ہے صل علی سلطان الہند غریب نواز
کہتے ہین تجھے ادنی اعلی سلطان الہند غریب نواز

مین ایک نہین ہون تیرا گدا بہتیرے پڑے ہین در پہ ترے
بھولو نہ مجھے تم یا مولا سلطان الہند غریب نواز

مین مفلس ہون کیا نذر کرون قبضہ مین ہے تیرے جان و ردل
یہ ہدیہ ہو مقبول مرا سلطان الہند غریب نواز

ڈھونڈا مین جہان مین ہر اک جا اب تک کر آیا ہون مین یہان
اجمیر مین پائے تم خواجہ سلطان الہند غریب نواز

دربار مین تیرے جو آیا سب مقصد دل کے بر پایا
ولوا دے سخی شیئاً للہ سلطان الہند غریب نواز

ہر ایک وسیلہ رکھتا ہی مین تیرا ہون تو میرا ہے
میرا نہ کوئی ہے تیرے سوا سلطان الہند غریب نواز

یہ صحو غریب اس در کے سوا اب جائے کہان فرماؤ تمہین

(۸۶) بیکس بندہ ہے یہ تیرا سلطان الہند غریب نواز (۵)

ولہٗ فی مناقبہٖ

یا حضرت خواجہ اجمیری سلطان الہند غریب نواز — کر دیجے خودی سے مجھکو بری سلطان الہند غریب نواز
فریاد کرون کس سے جا کر ہے موج بپا ندیا گھری — تم پار لگا دو کشتی مری سلطان الہند غریب نواز
پوچھے گا فرشتہ گر مجھسے ہے کون ترا رب کہے تو سہی — بس دو نگاہ ہائی مین تیری سلطان الہند غریب نواز
دربار مین تیرے حاضر ہی جو فرد بشر وہ شاداں ہے — اب میرے لئے ہے کیا دیری سلطان الہند غریب نواز

(۸۷) ہان صحو کی عرض اب سن لیجے اکبار کرم اسپر کیجے — یہ دل مین ہمارے آگہیری سلطان الہند غریب نواز (۵)

فیض بخش جن و انسان حضرت بندہ نواز — کیجئے بندہ پر احسان حضرت بندہ نواز
چھوڑ کر دنیا و دین کو آپڑے در پر ترے — ایک مدت سے ہون دربان حضرت بندہ نواز
کہہ نہین سکتا زبان سے حال روشن ہے مرا — سینہ سوزان چشم گریان حضرت بندہ نواز
مین نہین جاؤنگا ہرگز کوئی جائے یا رہے — نیک و بد ہین تیرے مہمان حضرت بندہ نواز

(۸۸) صحو ایک ادنیٰ غلامون مین ترے مہجور ہے — دوسرے ہین شاد و خندان حضرت بندہ نواز (۵)

ردیف شین معجمہ

دنرات رہا کرتے ہین زردار فراموش — وہ یار فراموش ہم اغیار فراموش

کس سوچ مین ہے دیر سے معلوم نہین ہے
منبر پہ چڑہا بیٹھا ہے مکار فراموش

دنیا سے غرض اونکو نہ عقبیٰ سے سروکار
عاشق ہین ترے کافر و دیندار فراموش

موسیٰ کی طرح طور پہ بیہوش گرین گے
مے پی کے ہوئے طالبِ دیدار فراموش

(۸۹)

مختار ہے سرکار اوسے بخشنے نہ بخشنے
رہتا ہے ترا صحو تو ہر بار فراموش

(۵)

ردیف غین معجمہ

سانس سرد اور قلب آتش زاد ہو ان بتی چراغ
خود مین جب دیکھا نظر آیا دہوان بتی چراغ

باندہتا ہے روشنی جو جلد ہوتا ہے فنا
ہے زبانِ حال سے گویا دہوان بتی چراغ

کھول کر مو باف و زلف و رخ بناتا ہے وہ بت
کیون نہ لہرائے سر دریا دہوان بتی چراغ

پوچھ لو ہر اہلِ دل سے ہے گواہ اس بات کا
ہے نہان فانوس تن مین کیا دہوان بتی چراغ

(۹۰)

شب کو جان و دل جلا کر آہ کر اے صحو تو
رات کو درکار ہے ہر جا دہوان بتی چراغ

(۵)

ردیفِ فا

آج ساقی کا مے ہے میکشو غسلِ شریف
دوستونکی عید ہے اے دوستو غسلِ شریف

کہدو زاہد سے نہ چھوڑے میکشونکو آج کل
ہے خوشی کا دن ہمارا منعمو غسلِ شریف

حضرتِ موسیٰ و عیسیٰ دیکھنے کو آئے ہین
میرے مولا کا ادب ہے لیچلو غسلِ شریف

پل مین کردے گا تو نگر صدقِ دل سے آئیے
یہ تو ہے اکسیرِ اعظم مفسو غسلِ شریف

(۹۱)

بیخودی مین بڑھ نہ جانا ہے ادب لازم یہان
گوشِ دل سے صحو تم سنتے چلو غسلِ شریف

(۵)

بلا تیرا کیسا یہ حال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف
یہ خیال کیسا خیال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کبھی شیخ ہین کبھی برہمن کبھی بت پرست اور بت شکن
یہ اک اونکا ادنی کمال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کہین بھولا بھٹکا تو آیا ہے اے بے پتہ تو پتہ بتا
تو ہی شخص عکسِ جمال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کرے فکر کوئی تو کیا کرے تری ذات ایک ہے نام دو
جو جمال ہے وہ جلال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

(۹۲)

کبھی کہتا انت زبان سے تھا اب کہہ رہا ہے انا انا
ترا صحو خوب خیال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

(۵)

ردیف قاف

تجھی سے ہر اک جا جہان مین ہے رونق
زمین آسمان لامکان مین ہے رونق

گیا بھول زاہد طمع مین کسیکے
وہ سمجھا کہ باغِ جنان مین ہے رونق

غنیمت سمجھتا ہون چپ بیٹھنے کو
برابر گمان بدگمان مین ہے رونق

مرے یا جئے کوئی کیا غم ہے تجھکو
سدا زلفِ عنبر فشان مین ہے رونق

کوی صحو سے جاکے اتنا تو کہدو

(۹۳)	کہ تجھسے ہوی دوجہان مین ہے رونق	(۵)

ردیف لام

یکتا ہے زمانہ مین مرے یار کا صندل
نکلا ہے بڑی دھوم سے سرکار کا صندل

دردِ سرِ عشاق شفا پائے نہ کیونکر
ملجا ہے اگر قاسمِ ابرار کا صندل

سب پیر و جوان مست ہین بے بادہ کشی کے
ہے آج یہان شبلی و عطار کا صندل

کس شان سے لائے ہین ملک دھوم تو دیکھو
اے صل علی قاسمِ ابرار کا صندل

(۹۴)	بخشائیش عصیان کا وسیلہ ہے ہمارا کافی ہے تجھے صحو ترے یار کا صندل	(۵)

یدِ قدرت سے جو خالق نے بنائی قندیل
عرشِ اعظم سے یہ جبریل نے لائی قندیل

آئے ہین جن و بشر دیکھنے جلوہ اسکا
روضۂ پاک مین کیا خوب لگائی قندیل

آئینہ اوسکو جو کہئے تو بجا ہے یارو
پرتوِ یار کی صورت نے دکھائی قندیل

دردِ دل شور و فغان اوسکی ضیا سے ہی عیان
آگرہ سے بخدا دیکھو یہ آئی قندیل

(۹۵)	فیضِ صحبت کا اثر آج تلک باقی ہے جان اور دل مین ترے صحو در آئی قندیل	(۵)

حقیقت مین حق ہے مرا رہنما دل
خدا دان خدا بین خدا آشنا دل

کہو شوخ سے کوئی اتنا تو جا کر
مین لاؤن کہان سے بنا کر نیا دل

وہ جانِ جہان جب سے جلوہ نما ہی
مرا عرشِ اعظم سے اعظم ہوا دل
مرادین و ایمان و مذہب یہی ہے
برا ہے مرا دل بھلا ہے مرا دل

(۹۶)
اسے چھوڑ کر صحو جاؤن کہان اب
بنا ہے کچھہ ایسا مرا آشنا دل
(۶)

مرا حال دل ہے سنانیکے قابل
کرون کیا نہین ہے چھپانیکے قابل
لیا سر پہ اپنے وہ بارِ امانت
فقط کیا ہمین تھے اٹھانیکے قابل
برہمن سے کہدو کہ پھونکے نہ ہرگز
یہ مردہ نہین ہے جلانیکے قابل
بلانے سے میرے او نہین ننگ آیا
نہین یہ مکان اونکے آنیکے قابل
ڈرو تم خدا سے ستاؤ نہ اتنا
فقیر اب نہین غم اٹھانیکے قابل

(۹۷)
کہانی بھلا صحو کی کون سنتا
یہ باتین ہین آنسو بہانے کے قابل
(۵)

سنانا مجھکو ہے لازم نہ ماجرا قاتل
طلب کرے نہ کرے اپنا خون بہا قاتل
نہ کر تو قتل مین تاخیر سوچتا کیا ہے
جھکا دیا ہے ترے روبرو گلا قاتل
سمجھتا ہون مین اشارے سے آنکھہ کے تیرے
ہوا ہے خاتمہ بالخیر اب مرا قاتل
ہوا نہین ہے کلیجہ ابھی ترا ٹھنڈا
بلا بلا کے مجھے خاک مین مٹا قاتل

(۹۸)
ابھی سے آنکھہ چراتا ہے صحو سے کیون تو
بیان کرون گا یہ فردا مین محشر عاقاتل
(۵)

ردیف میم

در مناقب شیخ سلسلہ می فرماید

دیوانہ ہون مشتاق لقائے شہِ قاسم
بتلادے کوئی مجھکو سرائے شہِ قاسم

دنیا سے غرض مجھکو نہ عقبیٰ کی طلب ہے
خواہان نہین شاہا مین سوائے شہِ قاسم

کیا دیر ہے حاصل ہو ابھی فقر کی دولت
گر پاس مجھے اپنے بلائے شہِ قاسم

ساقی ترے میخانہ کا صدقہ اسے ملجائے
سائل کو کوئی جام پلائے شہِ قاسم

(۹۹) ہے صحو کی بس اب یہ تمنائے مبارک
یارو مجھے خمخانہ بنائے شہِ قاسم (۵)

نگاہِ یار جادو سے نہین کم
جو زندہ ہین دلِ مردہ تو کیا غم

اگر دیکھے گدازِ دل عجب کیا
مہوس چھوڑ دے اکسیر کا غم

کہین کس سے کہ سلطان زمن ہین
پہن کر آئے جامہ خاک کا ہم

تمہاری یاد مین بیٹھے ہین کب سے
کرم کیجے سر تسلیم ہے خم

(۱۰۰) نہین اے صحو خالی شیشۂ دل
بغل مین ہے ترے اکسیر اعظم (۵)

تو نے عجب دکھا دیا جادوِ سامری صنم
آگ مین ہے خلیل کی جلوۂ آذری صنم

خضر و مسیح پر بھی اب تیغ ادا چلے گی کیا
زندہ نہین رہے کوئی حکم ہے نادری صنم

ڈر تو خدا سے محتسب کر نہ گمانِ بد کبھی
شیشۂ بغل میں ہے کہان پردہ میں ہے پری صنم

اہلِ زمین ترے فدا اہلِ فلک ترے نثار
غش مری طرح سے ہوے زہرہ و مشتری صنم

(۱۰۱) تیرے سوا نہیں ہے صحو دونوں جہان میں کہیں (۵)
کرتا ہے ہر زمانہ میں دعوی دوئی صنم

بحشمِ اہلِ جہان صورتِ حباب ہیں ہم
نہ پوچھو بحرِ حقیقت کے سیلِ آب ہیں ہم

وہان سے آئے یہان پر مثالِ خوابیدہ
بس اپنے آپ خودی سے ہوے حجاب میں ہم

مجھی سے گنتی ہے اعداد اور واحد کی
کسیکے ہاتھ سے کیا کیا برے حساب ہیں ہم

کیا ہے سجدہ ملایک نے جدا مجد کو
مگر جہان میں ہوے دربدر خراب ہیں ہم

(۱۰۲) اُٹھا جو پردہ دوئی کا رہا بس ایک وجود (۷)
جدہر کو دیکھا اودہر خود ہی انتخاب ہیں ہم

ردیف نون

کیا جوشِ باطن کہ ظاہر ہوا ہون
نہ بحرِ بقا ہون نہ موجِ فنا ہون

عیان ہے مقید مین مطلق کا جلوہ
کہون تمسے کیا میں برا ہون بھلا ہون

مفخر مجھی سے ہوا تاج کاسہ
کبھی مین ہون سلطان کسی جا گدا ہون

یہ سب شعبدے مجھسے ظاہر ہوے ہین
دو عالم مین مین اک تماشا ہوا ہون

نظر کر ذرا دیکھہ معنی کو میرے
مین ظاہر مین اِک لفظِ معنی نما ہون

یہ طاقت ہے میری بغیر از ستون کے	کھڑا دیکھہ سات آسمان کو کیا ہون

(۱۰۳)	ہوا شوق سے ہے یہ سارا تماشا ظہورِ دو عالم کا مین مدعا ہون	(۵)

کمالِ حسن یہی ہے کہ بے حجاب نہین	مقابلہ مین ترے کچھہ بھی آفتاب نہین
یہ کیسی بھٹی چڑھی آگرہ مین ہے یارو	جہان مین ایسی تو ہرگز کہین شراب نہین
جناب ساقیِ اجمیر کا ہوا ارشاد	پیو شراب خوشی سے کہ کچھہ حساب نہین
شرابِ خون ہے عاشق کا شک نہین اسمین	منے مین پوچھو تو دل ساعیان کباب نہین

(۱۰۴)	ندے تو صحو حوالہ کتاب کا مجھکو ہمارے پاس تو دل کے سوا کتاب نہین	(۵)

قدم پر ترے جان وارے ہوے ہین	بھلے یا بُرے ہم تمہارے ہوے ہین
سجے تن پہ بیٹھے ہین وحدت کا جامہ	وہ کثرت کی چادر اُتارے ہوئے ہین
پڑا شور مسجد مین وہ دار پر ہے	انا الحق ھو الحق پکارے ہوے ہین
ڈراتا ہے دوزخ سے ہمکو تو زاہد	ازل سے کسیکے سہارے ہوے ہین

(۱۰۵)	بہت صحو پا بحرِ وحدت مین مارے خودی چھوڑکر ہم کنارے ہوے ہین	(۸۱)

موت کیا آکر کرے گی خانۂ بیمار مین	مر چکا مرنے کے آگے اشتیاقِ یار مین
اسقدر گمنام ہون تیرے لئے مین صبح و شام	ڈھونڈھتی پھرتی قضا ہے کوچہ و بازار مین

مردہ زندہ کیون نہ ہوئے وہ مسیح وقت ہین
معجزہ عیسیٰ کا دیکھا آپ کی گفتار مین

ہے قیامت کا نمونہ قدِ بالا دیکھیے
سر سے پا تک ہے نزاکت آپ کی رفتار مین

اِک زمانے سے ملازم ہون شکایت کیا کرون
جمع ہے تنخواہ میری آجکل سرکار مین

کسلئے شیخ و برہمن ہین جھگڑتے رات دن
رشتۂ الفت ہے یا رو سبحہ و زنار مین

مین اسی امید پر حاضر ہوا ہون دور سے
ادنیٰ و اعلیٰ ہین یکسان آپکے دربار مین

(۱۰۶)

کیا نہین تیرے مین وہ گلرو سمایا حیف ہے
صحو ہو ہشیار کیا ہے دیکھتا گلزار مین

(۷)

آستانِ پاک پر کب سے کھڑا مین ہی تو ہون
نام لیوا۔ عاشقانِ بوالعلا مین ہی تو ہون

کسلئے بھولا ہے مجھکو کیا مری تقصیر ہے
تیرے مشتاقون مین پیارے جانفزا مین ہی ہون

سب رقیب اب دیکھتے ہین بس حقارت سے مجھے
کہہ نہین سکتا کہون کیا خاکِ پا مین ہی تو ہون

سیکھ لین مجھسے مہوس نسخہ یہ اکسیر کا
جستجو کو چھوڑ دیجے کیمیا مین ہی تو ہون

بے تصور کا تصور دل مین پیدا ہو گیا
اِک جوابِ خود نمائی ماسوا مین ہی تو ہون

کوی بھی سمجھو نہ سمجھو بات تو یہ راست ہے
ہان سبب انجامِ عالم کا ہوا مین ہی تو ہون

(۱۰۷)

آپ خود مختار ہے وہ خیر و شر کا صحو بس
ہر کسی کا راہزن اور رہنما مین ہی تو ہون

(۵)

ہے برآمد بر ملا اوس شوخ کو پردا نہین
جلوہ دیدارِ جانان آج ہے فردا نہین

اِس زمانہ کی شکایت کیا کرے کوئی بشر
قحط ہے عالم مین واللہ عاشقِ شیدا نہین

جلوہ دکھلادے ہمین اب جنکی کیا بات ہے
گھر سے جب باہر نکالا اوسکی الفت دیکھئے

بندہ پرور تیرے قربان یان کوئی موسیٰ نہین
ساتھہ ہے وہ ہر کسی کے کوئی بھی تنہا نہین

(۱۰۸)

کیا غرض دنیا و دین سے جو کہ تیرا ہو گیا
صحو پر دیکھا جہان مین طالبِ مولا نہین

(۵)

کوچہ مین تیرے دیکھا تو فکرِ رسا نہین
اس عالمِ سراب سے کیا کام تھا ہمین
ہر جلوہ تیرا یار عدیم المثال ہے
مرنا مجھے قبول ہے۔ کہتا ہی کیون طبیب

آئینہ مُنہ دکھائے کسے دوسرا نہین
دیکھا جہان مین اپنا کوئی آشنا نہین
تجھسا حسین کوئی جہان مین ہوا نہین
وہ درد کون سا ہے کہ جسکی دوا نہین

(۱۰۹)

کیا کام صحو کو ہے سوا آپکے جناب
مقصد نہین مراد نہین مدعا نہین

(۵)

نازو ادا ہین اونکے یہ جور و جفا نہین
شیخ الحرم سے کام نہ بیت الصنم سے کام
ڈھونڈین ہین کسکو آپ بتا دو پتہ مجھے
دیر و حرم مین سر کو پٹکتے ہین کس لئے

خوبان کے دلمین نام کو بوئے وفا نہین
دل کے سوا بس اپنا کوئی رہنما نہین
بزمِ جہان مین آیا کوئی دوسرا نہین
تمکو پتہ تو شیخ و برہمن ملا نہین

(۱۱۰)

اے صحو جو کہ عشق مین آسودہ دل ہی خوب
کچھہ اوسکو اپنے جینے کا ہرگز مزا نہین

(۵)

عمر کھو یا دم کو بچانا نہین
دم مین وصلِ یار تھا جانا نہین

ہے یہی قولِ بزرگان یاد رکھہ
دور ہو دنیا سے ملجانا نہین

گر تو دانا ہے تو نادان بنکے رہ
دام مین آیا تو وہ دانا نہین

عین کے دریا پہ جیسے راگ ہو
ہوش دم رکھہ قیس یہ جانا نہین

(۱۱۱)
دیکھتی بیٹھی ہے پتلی آنکھہ مین
صحو تو نے آپ کو جانا نہین
(۳)

اودھر وہ موذی بلا رہا ہے ادھر ہین شغلِ شراب مین ہون
کہون مین کیا تجھکو اے مسلمان تو اب مین یا عذاب مین ہون

حبابِ دریا مین سینکڑون ہین میان دریا حباب مین ہون
یہ بات میری نہ سمجھے نادان خودی کے خود مین حجاب مین ہون

کبھی برہمن کبھی ہے ملا کبھی ہے رہبر کبھی ہے رہزن
ہر ایک جا اور ہر ایک صورت مین آپ مین ہون سراب مین ہون

(۱۱۲)
(۷)
جمع احباب ہین محفل مین ولے یار نہین
کوئی ہمدم نہین مونس نہین غمخوار نہین

سر پہ فرہاد نے افسوس سے تیشہ مارا
جانِ شیرین کو ملا شربتِ دیدار نہین

یہ سنا دیجے کوئی جاکے زلیخا کو ضرور
تیرے یوسف کا کوئی تجھسا خریدار نہین

کفر و اسلام کے جھگڑے سے وہی دور رہا
دین و دنیا سے رہا جسکو سروکار نہین

کچھہ اثر ہوتا نہین آہ کا میرے یارب
دردِ دل کس سے کہون قابلِ اظہار نہین

ہے مسیحا تو کہان جلد خبر لے اوس کی
تیرے بیمار کے کچھہ خیر کے آثار نہین

(۱۱۳)
اوسکو پروا نہین اے صحو کسیکی ہرگز
ہے بشر کون سا جو طالبِ دیدار نہین
(۵)

عشق مین تیرے صنم دولتِ ایمان ہی نہین
بندہ کافر ہی نہین اور مسلمان ہی نہین

ایک نقطہ سے اُٹھا نقشِ طلسماتِ جہان
خود وہ ظاہر ہے ہر اک نفس مین پنہان ہی نہین

نظر آئی ہے ہر اک صورتِ دہی مجھکو
تن نہین جان نہین جان کا جویان ہی نہین

درِ دولت پہ ترے آٹھہ پہر حاضر ہون
حضرتِ دل کے سوا آپکا دربان ہی نہین

(۱۱۴) تیرے دربار مین ہین ادنی و اعلی یکسان
صحو عبرت کی ہے جا تیہِ سلطان ہی نہین (۵)

دردِ دل کی مرے دوا ہی نہین
وصلِ جانان سوا شفا ہی نہین

کیا کرے گا طبیب افلاطون
ایسا نسخہ کبھی لکھا ہی نہین

چھوڑ دو میرے حال پر مجھکو
پندِ ناصح سے کچھہ ہوا ہی نہین

تھا جو پردہ دوئی کا دل سے اُٹھا
میرا مجھکو پتہ ملا ہی نہین

(۱۱۵) باغِ عالم مین کھل گئے گل صحو
غنچۂ دل مرا کھلا ہی نہین (۲)

(۱۱۶) رازِ پوشیدہ ابھی آپنے سمجھا ہی نہین
حسنِ یوسف ہی نہین عشقِ زلیخا ہی نہین

لب پہ ہر رند کے ہی آج انا الحق کی صدا
کوئی قاضی نہین سولی پہ چڑھایا ہی نہین

(۱۱۷) عاشقونکو خوف کیا ہے گرچہ وہ ناکام ہین (۵)
مر چکے ہین جیتے جی زندہ برائے نام ہین

آجمانین کیا وہ دیکھا گر ندیکھا آپ کو
اونکی آنکھین ظاہری بے مغز کا بادام ہین

ہاتھہ سے صیاد کے مشکل ہے بچنا دوستو
مرغِ دل بیچارہ تنہا اور بلا کے دام مین

حق کہا منصور نے جو کچھہ کہا حق کی قسم
چار جانب اوسنے دیکھا عشق کے صمصام ہین

(۱۱۸) نام روشن ہو کسی کا ہے نگینہ روسیاہ
دیکھہ لو اے صحو عاشق خلق مین بدنام ہین (۲)

ولہ قدس سرہ

جو تمکو پردہ تہا ہمسے صاحب تو کون مانع تہا پہلے کرتے
وصال مین اب فراق کیسا جو مُنہ دکہا کر چہپا رہے ہین

جسے مین سمجہا تہا دوست اپنا وہ میرا دشمن عزیز نکلا
مزے اوڑاتے ہین گھر مین بیٹہے وہ صحو کا دل جلا رہے ہین

دل ناشاد کو مین شاد کرون یا نکرون
خانہ برباد تجہے یاد کرون یا نکرون

تنگ رہتی ہے طبیعت قفسِ تن مین مری
ہمدمو مرغِ دل آزاد کرون یا نکرون

ہے تقاضے پہ تقاضا مجہے ہر دم ہر آن
عالمِ غیب کو ایجاد کرون یا نکرون

ہاتھہ ہے بڑہنے لگا جیب و گریبان کی طرف
اے جنون کچہہ تری امداد کرون یا نکرون

(۱۲۰) توڑ مسجد کی بنا ڈالی ہے ہمنے اے صحو
ساقیا میکدہ آباد کرون یا نکرون (۵)

ذکر کسکا ہو رہا ہے محفل احباب مین
ہے حرارت اور ہی کچہہ اس دل بیتاب مین

جامِ ساقی آئینہ ہے محتسب سے خوف کیا
دیکہتے ہین روئے دلبر ہم شرابِ ناب مین

حسرتِ دل در بدر اور سکو پہرے اے عزیز
حضرتِ یوسف کو دیکھے گر زلیخا خواب مین

بیٹھنا اک دو نفس ملکر غنیمت جانئے
تفرقہ انداز ہے چرخِ کہن احباب مین

(۱۲۱)

صحو پردہ ہمسے کیون تم غیر سمجھے ہو کسے
دیکھتے ہو کسکو بیداری مین کسکو خواب مین

(۵)

بحرِ الفت مین ترے اشکِ رواں رکھتے ہین
سوزِ دل آہ شرر سوز فغان رکھتے ہین

ہم وہ مجنون ہین کہ لیلیٰ کو نہان رکھتے ہین
عرشِ اعظم کے سوا اور مکان رکھتے ہین

تا قیامت ترے عشاق نہون گے سیراب
جامِ جم مے سے بھرا لب پہ فغان رکھتے ہین

جنسِ ارزان ہے جو جی چاہے خریدو ہمسے
اے خریدار مگر عشقِ گران رکھتے ہین

(۱۲۲)

صحو لائے ہین نہ لیجائین گے کچھہ خوب سمجھہ
لوگ دیوانے ہین یہ وہم و گمان رکھتے ہین

(۵)

راز ہے کیا حضرتِ انسان مین
جسکو دیکھا ہے اوسی کے دہان مین

بوالعجب ہے حسن تیرا لامکان
جیتے جی لاکھون مے ارمان مین

عشق مین کافر ہوے ہم زاہدا
کیا ضرر آیا ترے ایمان مین

سُن چکا پیرِ مغان رازِ نہان
کیا چھپا ہے پردۂ امکان مین

(۱۲۳)

دیکھنا ہے دیکھہ لو عالم مین تم
صحو اوسے ہر آن مین ہر شان مین

۵

شور بیجا ہو رہا ہے محفلِ اغیار مین
جاہی پہنچین گے ہم ایدل کوچۂ دلدار مین

میرا معبد میرا مسکن آستانِ یار ہے
دفن کرنا بعد مردن سایۂ دیوار مین

تجھکو جنت ہو مبارک مجھکو دوزخ ہی سہی
لطف اب پاتا نہین واعظ تری گفتار مین

کس کو ہم کافر کہین کس کو مسلمان ناصحا
ایک رشتہ ہے فقط تسبیح اور زنار مین

(۱۲۴)

صحو مقتل مین چلی آتی ہے خلقت دور سے
سر مرا لٹکا ہوا ہے اور کیا ہے دار مین

(۹)

ہین عجب طرح کے سامان ترے کوچہ مین
جمع ہین گبر و مسلمان ترے کوچہ مین

ایک سے ایک ہے ذیشان ترے کوچہ مین
نکل آئین گے سب ارمان ترے کوچہ مین

دین و دنیا کی تمنا نہین اب تیرے سوا
جان و دل ہو گئے قربان ترے کوچہ مین

تن تو بیجان پڑا رہتا ہے بستر پہ مرا
دم مرا رہتا ہے ہر آن ترے کوچہ مین

اے مرے شاہِ نجف مجھکو بُلایا تو نے
ہو گئی مشکل مری آسان ترے کوچہ مین

چار دن کیلئے یان آیا تھا دل سیر کیا
اب کوئی دم کا ہے مہمان ترے کوچہ مین

جان رہے یا کہ نکل جاے مجھے خوف نہین
پایا مقصد کو مین اے جان ترے کوچہ مین

کبھی بھولے سے نہین مجھکو بُلایا تو نے
ایک مدت سے ہون دربان ترے کوچہ مین

(۱۲۵)

صحو رحمت کی ہے جا کیون ہو غضب تم مجھپر
چاک کر ڈالا گریبان ترے کوچہ مین

(۵)

ولہٗ فی مناقب حبیب اللہ سلطان الہند قدس سرہٗ

لامکان کا مکین معین الدین
بادشاہ زمین معین الدین

دین دنیا کے شہریار ہین وہ
عالم ملکِ دین معین الدین

نام باقی ہے کس جلالت کا
ہند سے تا بہ چین معین الدین

رازدارِ خفی جلی ہین وہ
محرمِ علمِ دین معین الدین

(۱۲۶)

بے ادب چشم ہے یہ صحو تری
دیکھے ہے ہر کہین معین الدین

(۵)

ہے سلام اوس پر جو ہے محبوبِ ختم المرسلین
سر سے تا پا ہے سراپا رحمۃً للعالمین

مرتبہ اس سے بڑا کیا ہو سکے گا دوستو
جسکا تھا گہوارہ جنبان حضرتِ روح الامین

کچھہ نہ سمجھا پڑہکے قرآن ظالمون نے حیف ہے
معنی قرآن ہے وہ آیتِ خیر المبین

ہر طرفہ غنچہ شگفتہ باغ مین پر اہل شام
خار سے بدتر سمجھہ وہ گل کہ حسین بو نہین

(۱۲۷)

غیب سے آئی ندا جب شمر کا خنجر چلا
صحو مہرِ معرفت لو چھپ گیا زیرِ زمین

(۷)

تیرے ہاتون سے جنون جیب و گریبان چاک ہون
خوف کی کیا جا ہے بیٹھا ہوا بیباک ہون

کوی بہی بہاتا نہین تیرے سوا تیری قسم
سر سے پا تک ہے قیامت - دیدہ ادراک ہون

ہے مرا رتبہ بڑا جسکو ملک سجدہ کیا
پھر کہون کیا دیکہنے کو مین تو ادنی خاک ہون

سب معما پا گئے احباب کس سے کیا کہون
ہان کسی کی آرزو مین چشمِ نم غمناک ہون

مین کسی کا آشنا میرا نہ کوئی آشنا
قید سے بے قید ہون مطلق سے یار و پاک ہون

بے نشان کے چلہ کا اک تیر مین ہون دوستو
ناوک اندازی مین بس مشہور مین چالاک ہون

(۱۲۸)	جو کوی پوچھے گا مجھسے صاف کہدونگا مین صحو مین سگانِ کوی والا صاحبِ لاک ہون	(۵)

عالم مین سب سے پہلے ایجاد ہین تو ہم ہین
بیت الحرم کی صاحب بنیاد ہین تو ہم ہین

پوچھو نہ ہمسے حاصل اوس تخم بے نشان کا
آباد ہین تو ہم ہین برباد ہین تو ہم ہین

چاہو تو میرا ہر اک تم امتحان کر لو
نسبت سے خیر و شر کے آزاد ہین تو ہم ہین

عریان ہے تیغ اپنی نقشِ عدو کے سر پر
مشہور دو جہان مین جلاد ہین تو ہم ہین

(۱۲۹)	اے صحو اپنی حالت ہے مثلِ خاک ہر دم کوچہ مین دلربا کے برباد ہین تو ہم ہین	(۵)

جسے جلوہ نیا ہر پل کہون کیا وہ دکھاتے ہین
اوسے دیوانہ اپنا سر صاحب بناتے ہین

مین از خود رفتہ ہون یارو نہ پوچھو حال لیلی کا
سنے ہو یا نہین سن لو انا لیلی سناتے ہین

تجھے مطلب ہے کیا واعظ عبث کرتا ہی بدگوئی
جو پردہ کو اٹھاتے ہین وہی محبوب پاتے ہین

مین وہ جان ہے ہو اقربان وہ مردہ کو کرے زندہ
تڑپتے مرغ بسمل مین جو وہ بائین بناتے ہین

(۱۳۰)	جفا کو ہمنے پیارے کی سراسر کیمیا سمجھا جلا کر خاک کرتے ہین وہ صحو اپنا بناتے ہین	(۸)

پیدا کیا کون و مکان مین ملحد دیرینہ ہون
پہچانتے ہو مہربان مین ملحد دیرینہ ہون

مطلق مقید بن گیا اور پھر مکلف ہو گیا
دیر و حرم مین ساجدان مین ملحد دیرینہ ہون

گر مین کہون تو مشرک ہے گر حق کہون تو کفر ہے
بولو تو کچھ مجھکو میان مین ملحد دیرینہ ہون

مجبور ہون تو آپ ہون مختار ہون تو آپ ہون
نیکی بدی کا کاروان مین ملحدِ دیرینہ ہون

اِک حافظِ قرآن ہے اک وردخوان شام و سحر
غافل خودی سے حافظان مین ملحدِ دیرینہ ہون

کہتے بشر مین برفلک اہل فلک زیرزمین
انسان فلک پر بدگمان مین ملحدِ دیرینہ ہون

موزون کلام دلنشین بے حرف ہے معنی عیان
ہے گوش زد غیب اللسان مین ملحدِ دیرینہ ہون

(۱۳۱) پرتو سے کسکے مہر و مہ تابان ہوے ہین برفلک
ہے صحو روشن دوجہان مین ملحد دیرینہ ہون (۵)

دو عالم کو ہر دم عدم دیکھتا ہون
تو جلوہ صنم دمبدم دیکھتا ہون

اُٹھا دل سے پردہ دوئی کا جو میرے
تو تن اپنا بیت الحرم دیکھتا ہون

کرون شوق سے کیون نہ سجدہ مین اوسکو
جہان تیرا نقشِ قدم دیکھتا ہون

سمایا ہے آنکھون مین جلوہ جو تیرا
جدھر دیکھتا ہون صنم دیکھتا ہون

(۱۳۲) تیرے واسطے چھوڑ جنت کو آیا
مقدر کا صحو اب رقم دیکھتا ہون (۱)

ناصحا تو نہ ڈرا خالی تری باتین ہین
یار کی کیا نہین ہمسے بھی ملاقاتین ہین

(۱۳۳) ولہٰ (۵)

شمعرویون پہ یہ عاشق جو جلے جاتے ہین
وصل کا تیرے صنم وہ ہی مزا پاتے ہین

ہو گئے ہم پہ خفا گھر سے نکالا باہر
چھوڑ کر اس در دولت کو کہان جاتے ہین

ہون گنہگار مگر اتنا وسیلہ ہے بہت
امتی دیکھیے سرکار کے کہلاتے ہین
یہ تمنا ہے مجھے آپ سے اے شاہِ عرب
آپ کیون یاد مری اب نہین فرماتے ہین

(۱۳۴)
شوق ہے صحو کے دلمین کہ تصدق جاؤن
مجھے صورت بھی نہین اپنی وہ بتلاتے ہین
(۵)

کیا ہے اندونون پیر مغان شراب گران
خبر ہے دل کا ہوا شہر مین کباب گران
عزیز و حال ہے پوشیدہ کہہ نہین سکتا
فراقِ یار مین ہے عالمِ شباب گران
سمجھہ گئے ہین وہ مغزِ سخن کو نازک ہین
کہ بے پڑہے کے پڑہی عشق کی کتاب گران
اودہر سے روز ہے طلبی ادہر سے غفلت ہے
ہمارے اونکے ہوا بیچ مین حجاب گران

(۱۳۵)
حضور کا ہے سہارا لکہا پڑہا تو نہین
ہے خوف صحو کو محشر کا ہے حساب گران
(۵)

جنابِ عزت اللہ سے عزیز و دست و دامان ہون
میان نقد امانت کا ازل سے مین بہی خواہان ہون
کمالِ حسن و خوبی مین مقابل حور و غلمان ہون
جہان مین ہمسر دیکہو سراپا باغ رضوان ہون
نظر بازون کا میلہ ہے مجھے دیکہین ہین مڑ مڑ کر
تماشا گاہ عالم مین نوادر چیز انسان ہون
حقیقت سے نہین واقف جو جی چاہے سو کہتا ہے
مجھے سمجھا نہین زاہد مین ہندو یا مسلمان ہون

(۱۳۶)
ستاتے صحو کو کیون ہو نہین اچھا مزاج اوسکا
یہ دلِ بیمار ہے میرا ہوا خواہ گلستان ہون
(۶)

نہان ہو رہا ہون عیان ہو رہا ہون
مین موصوفِ جانِ جہان ہو رہا ہون

کوی کیا حقیقت کو سمجھے گا میری
دوعالم کو وہم و گمان ہو رہا ہون

تری جاہِ الفت مین اے عشق ہر دم
خمیدہ مین ابرو کمان ہو رہا ہون

حکایت نہین یہ شکایت ہے میری
خلایق مین مین ترجمان ہو رہا ہون

نہ پہچانا کوی خریدے بہت سے
مین یک چیز سود و زیان ہو رہا ہون

(۱۳۷) تہا کیا صحو دیتے تجھے نام اپنا ۔
مین اوس بے نشان کا نشان ہو رہا ہون (۶)

جان بلب ہے تشنہ دیدار جانان اندنون
زہر سے کچھ کم نہین ہے آبِ حیوان اندنون

دیر مین ناقوس پہونکا اور حرم مین دی اذان
دم مرا بہرتا ہے ہر گبر و مسلمان اندنون

عید ہے اہل نظر کی اور خوشی کی بات ہے
خانۂ تن مین ہوا وہ خوب مہمان اندنون

دور مین ساقی کے میرے جسنے پی لی ہے شراب
مست پھرتے شہر مین ہین اہل عرفان اندنون

غنچۂ دل کھل گیا ہے ہے معطر اب دماغ
چاک کر ڈالا ہون مین جیب و گریبان اندنون

(۱۳۸) دیکھئے اے صحو اب کیا ہوے گا انجام کار
رو برو اس بت کے ہون مین چشم گریان اندنون (۵)

مجھے دیکھو تو مین بیت الصنم ہون
بنا بیٹھا یہان شیخ حرم ہون

مجھی سے خیر و شر نے پای ایجاد
برائے نام مین لوح و قلم ہون

نہ چھیڑے اہل دنیا کوئی مجھکو
نشہ مین جو متا لے کیف و کم ہون

مجھے دیکھے نہ کوئی چشم اغیار
سراپا مظہر نور قدم ہون

(۱۳۹) یہ میخانہ رہے آباد اے صحو لبالب بادہ کش مین جام جم ہون (۵)

نہین سمجھے اوسے ہندو مسلمان لئے بیٹھے ہین جھگڑا کفر و ایمان
جسے دیکھا جہان مین مبتلا ہے یہ قصہ طول ہے عالم ہے حیران
قیامت تک یہی نوبت رہیگی تلاش یار مین ہر اک ہے جویان
تری جادو بھری کیسی ہے صورت غضب کرتی ہے یہ زلف پریشان

(۱۴۰) بھلا ہے یا بُرا ہے روز محشر یہ دست صحو ہے اور تیرا دامان (۴)

مُلا نہین سمجھا تو کیا یان مین نہین تو کون ہون عالم مین ہون عالم نمایان مین نہین تو کون ہون
دہو کا نہین آئین ذرا صورت سے ہین معنی عیان اے عاشقان بو العلایان مین نہین تو کون ہون
خانہ خرابی ہو چکی اے جنبش خانہ خراب پردہ خودی کا خود ہوایان مین نہین تو کون ہون
مین شیخ ہون مین برہمن مین بت تراش آذر بھی ہون دیر و حرم مین جا بجایان مین نہین تو کون ہون

تمہاری یاد مین جانا دم بیباک بیٹھا ہون کیا ہے سر بجیب اپنا دل غمناک بیٹھا ہون
نہ سمجھین گے یہ نکتہ وہ جو کوئی اہل دنیا ہون جہان مین جب کہین بیٹھا تو مین بیباک بیٹھا ہون
خبر اصلا نہین اسکی کرامًا کاتبین کو بھی کسیکی انتظاری مین ہین پوشاک بیٹھا ہون
درِ دولت پہ جانان کے مین اک عرصہ سے اے یارو نہ سمجھو مجھکو سوتا ہون بہت چالاک بیٹھا ہون

(۱۴۲)

ستاتے صحو کو کیون ہو خودی کو خود وہ بھولا ہے
مین اپنے نام پر یارو اُڑا کر خاک بیٹھا ہون
(۵)

یار بڑا ہے بیوفا مقصدِ دل بر آئے کیون
کہوئے نہ خود کو جب تلک وصل کا لطف اُٹھائے کیون

ایسا نہ تھا وہ پیشتر رہتا جو یون الگ الگ
اب بھی وہی ہے وہ اگر پردہ مین منہ چھپائے کیون

اوسکی پسند اگر نہین اوسکی خوشی اگر نہین
خوابِ عدم مین چین تھا بزمِ جہان مین آئے کیون

دل مین وہ آتے جاتے ہین راستے ہین کھلے پڑے
غم سے جو جان سینہ ہو کوئی اوسے بلائے کیون

(۱۴۳)

عابد و متقی نہین بادہ پرست صحو ہے
کوئی نمازی اہلِ دین اوسکے مکان مین جائے کیون
(۵)

تہمتِ بیہودہ سے لاچار ہون
غیر نہین ہون مین ترا یار ہون

جامۂ حنا کی مجھے پہنا کے یان
لائے کہان سے مین گرفتار ہون

قابلِ دید اب یہ تماشا ہے خوب
ہر جگہ ہر رنگ نمودار ہون

ہر دو جہان آئینہ خانہ ترا
شخص ہون یا عکس پدیدار ہون

(۱۴۴)

صحو ہو خانۂ دل مین گزر
صاحبِ خانہ ترا مختار ہون
(۵)

بت بھی تو ایک صورتِ جانان ہی اندنون
سمجھا نہ جو کہ اوسکو وہ نادان ہے اندنون

عشقِ بتان مین عمر تمامی گزر چکی
کیا شیخ بنکے بیٹھا مسلمان ہے اندنون

پہنے لباسِ سرخ ہے قاتل کھڑا ہوا
کپڑون مین رنگِ خونِ شہیدان ہے اندنون

سکتا ہے آئینہ کی طرح سے ہر ایک کو | عالم مرے جمال سے حیران ہے اندنون

(۱۴۵)

بیچارہ ایک صحوا کیلا ہے کیا کرے
وحشت سے چاک چاک گریبان ہے اندنون

(۵)

تن کہان ہے جان کہان ہے خسرو جانان کہان | عاشقِ مضطر ہے حیران عشق بے سامان کہان
صورت اوس بت کی بنے ہم بتکدہ مین آنکر | پردہِ دہیی اٹھا جب صورتِ انسان کہان
گرم ہے بازار نا بینا جہان مین آجکل | ہے بغل مین مصحفِ او حافظ قران کہان
دہوکا دے رکہا ہے ماو من نے بس اے شوخ کا | یہ طلسمِ سامری ہے طاقتِ انسان مین

(۱۴۶)

خواہشِ وصل صنم اے صحو کچہہ مجہکو نہین
آپ کو مین ڈہونڈتا ہون حسرتے ارمان کہان

(۷)

کئے کیا تہے اقرار ہم سے کہو تم | خلاف اوسکے باتین بنائے ہوئے ہین
خبر عاشقون کو کرے کوئی جاکر | یہان رخ سے پردہ اٹہائے ہوئے ہین
جو دیکہے ہے قاتل وہی ہے ہمارا | غضب یہ کہ دل سے بہلائے ہوئے ہین
یہ دنیا کے جہگڑون سے کیا کام ہمکو | دو عالم کو دل سے بہلائے ہوئے ہین
کرے امتحان جسکا جی چاہے آکر | محبت کے صدمے اٹہائے ہوئے ہین
نہین خوف مجہکو نارِ دوزخ کا زاہد | وہ سینہ سے سینہ لگائے ہوئے ہین

(۱۴۷)

نہین آرزو دل مین اے صحو باقی
ہمین جلوہ اپنا دکہائے ہوئے ہین

(۵)

ہوا دل کسکا ہے دربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون	تمہارے شان کے شایان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
کوئی صورت پہ مرتا ہے کوئی سیرت پہ مرتا ہے	مین تیرے ناز کے قربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
یہ کیسا گھر بنایا ہے نہ شادی ہے نہ ماتم ہے	کہان ہے عیش کا سامان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
مسلمان کسکو کہتے ہین برہمن کسکو کہتے ہین	محبت مین ترے جانان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

(۱۴۸)

محبت کسکو کہتے ہین کوی جا صحو سے پوچھو
کہان ہے سینۂ بریان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

(۸)

ردیف واو

دل مین خیال تیرے سوا دو جہان نہو	تو ہو جہان مین باقی یہ کون و مکان نہو
گھر مین سوائے تیرے کوئی دستان نہو	ہنگام وصل گرد مرے پاسبان نہو
ہین ذات سے یہ تیرے سب آباد دو جہان	کیا وصف تیرا کوئی کرے گر زبان نہو
نقشِ قدم کی طرح سے خانہ خراب ہون	مجھسا کہین جہان مین کوی بے نشان نہو
صورت پرست بلبل وحشی سا کو بکو	لازم ہے عاشقون کا کوئی آشیان نہو
اغیار ہین بہت سے مگر یار ایک ہے	دل کے سوا تو اپنا کوئی مہربان نہو
اہل زمانہ کس لئے ایجان ہو گئے	بیقدر کر دئے ہین مرے قدردان نہو

(۱۴۹)

لیلی کی یاد مین دل مجنون مچل گیا
ناقہ کے پیچھے صحو کہین ساربان نہو

(۵)

جانان مین جان دونگا ایمان ندونگا تجھکو
ایمان اگرچہ چاہے نادان ندونگا تجھکو

آتش پرست جانان مین خود پرست تیرا
چھونے کبھی مین ایجان قران ندونگا تجھکو

جبتک کہ مین وہ تو ہے تیرے گمان مین باقی
ہرگز وصال اپنا انسان ندونگا تجھکو

یار و خلیفہ زادہ محجوب ہو رہا ہے
تختِ سکندری کی سلطان ندونگا تجھکو

(۱۵۰)

بھولو نہ صحبو کو تم وعدہ وفا کرے گا
حسرت کا داغ دل پر جانان ندونگا تجھکو

(۵)

بے گنہ کسلئے جلاد نے مارا ہمکو
خون بہائی مین ہے کونین اجارہ ہمکو

کیا پتہ خوب دیا یار ہمارا ہم کو
نحن اقرب کا ہوا جبکہ اشارا ہمکو

قبر مین بھی نہین آرام سے سونے دیتے
پوچھنے آئے نکیرین دوبارا ہمکو

دربدر ہم نہین پھرتے ہین ترے در کے سوا
تیرے کوچہ کے سوا کب ہے سہارا ہمکو

(۱۵۱)

بے ترے دیکھے کے مشکل ہے مرا جینا صحبو
تیری فرقت نہین ہرگز ہے گوارا ہمکو

(۵)

کدھر جاتے ہو ہمسے ملکے تم ایجان ادھر آؤ
بچھوڑو ساتھ میرا تم خوشی سے میرے گھر آؤ

تمہارے دیکھنے کو ہم پڑے پھرتے ہین ہر ہر جا
نہین قابو مین دل اپنا کہین تو تم نظر آؤ

تمھین مین جانتا ہون تم بدلتے ہو ہزاروں رنگ
نہین مین غیر اٹھا کر پردہ روے بشر آؤ

دل مضطر تڑپتا ہے لبون پر جان آئی ہے
ہوے بیزار کیون ہمسے کبھی بولے ادھر آؤ

یہ دو ہی وقت ہین موقوف جن پر ہمسے ملنا ہے

(۱۵۲)	سر شام آؤ تم اے صحو یا وقت سحر آؤ	(۷)

رخِ جانان کے تصور مین سدا شاد رہو
زلف و کاکل سے بچو قید سے آزاد رہو

مایۂ عمر کو بیجا نہ کبھی صرف کرو
کسی رہبر سے ملو طالبِ ارشاد رہو

صحبتِ غیر مین جانے سے ہی نقصان بہت
اغنیا سے نہ کبھی شایق امداد رہو

مکتبِ عشق مین اُستاد سے پایا یہ سبق
سب فنا ہونگے نہ پیرایہ سے بے یاد رہو

تکیہ اچھا نہ کسی شے پہ ہے درویش ترا
خانۂ جسم پہ تم درپئے برباد رہو

قصہ مشہور ہے شیرین کا جہان مین اب تک
تم ہی پرویز سے خوش ہان میان فرہاد رہو

(۱۵۳)	حالتِ سُکر مین کہہ شاہ حسن سے اے صحو جام اِک اور بھی دے ساقیا آباد رہو	(۷)

میرے قبلہ میرے کعبہ میرے دلبر تمہین تو ہو
میرے ہادی میرے مرشد میرے رہبر تمہین تو ہو

خاک اور باد اور آب اور آتش ہر شے مین ہے جلوہ نما
رنگ رنگیلے اول و آخر باطن و ظاہر تمہین تو ہو

تمکو ہم پہچان گئے ہین پھر کیون پردہ کرتے ہو
احد سے احمد بنکر آئے بندہ پرور تمہین تو ہو

وصل مین ہے یہ فرقت کیسی پردہ دوئی کا دیجے اُٹھا
جانِ عالم تمہین تو ہو اور میرے دلبر تمہین تو ہو

گلا کٹائے برائے امت ہین آپ صل علی مین بولا
شہید اکبر تمہین تو ہو اور ساقی کوثر تمہین تو ہو

تہمت دے منصور کے اوپر کون تماشا دیکھا تھا
کہکے انا الحق بر سر محفل دار کے اوپر تمہین تو ہو

(۱۵۴)	در پہ حاضر شام و سحر ہے روز ازل سے بندہ نواز شہا نہ ہو لو صحو کو ہرگز ساقی کوثر تمہین تو ہو	(۵)

فرقت یار نے آتش مین جلایا مجھکو
ہائے اِس عشق نے دنیا سے اُٹھایا مجھکو

غیرتِ یار نے مارا یہ دوبارا مجھکو
خواب مین تک نہین چھاتی سے لگایا مجھکو

اوسکو منظور تھا شاید کہ تماشہ دیکھے
خوابِ راحت سے جگا خوب ستایا مجھکو

اے منجم بخدا کچھہ تو سبب اسکا بتا
کسلئے گھر سے مرا یار نکالا مجھکو

(۱۵۵) کیا تجھے اور تہ تھا میرے سوا دنیا مین
در بدر ناچ جو اے صحو نچایا مجھکو (۴)

سات پردے مین ہے کیا عیش کا سامان تجھکو
جیتے جی دیکھہ لیا آنکھون سے جانان مجھکو

مین تو بندہ ہون ترا تو مرا مولا صاحب
کوئی ہندو کہے اور کوئی مسلمان مجھکو

مجھکو خوبانِ جہان خط مین غلامی کا دئے
کیا سزاوار ہے اب تختِ سلیمان مجھکو

(۱۵۶) تیرے رتبہ کو نہین سمجھے کوئی آج تلک
صحو کہتا ہے کوئی طفلِ دبستان تجھکو (۵)

رکھتا ہے دلمین ہر اک اوس مہ لقا کی آرزو
زندگی دم بھر کی ہے لیکن بلا کی آرزو

خون بیٹا مفت مین میرا رقیبون نے عبث
شوخ کو ہے اندنون دستِ حنا کی آرزو

اون رقیبون کا کلیجہ اب بھی ٹھنڈا کیون نہو
مجھکو دنیا سے اٹھانے آشنا کی آرزو

جیتے جی وہ مر گئے زندہ برائے نام ہین
دلمین باقی کیا رہے اہلِ فنا کی آرزو

(۱۵۷) کان مین واعظ کے تو آہستہ کہدے صحو یہ
بر نہ آئی ایک بھی خوف و رجا کی آرزو (۵)

جنابِ شاہِ قاسم سے دلا تو دست و دامان ہو
مثالِ مور بنجا یہ عجب کیا ہے سلیمان ہو

غلامون کو توقع ہے اسی دربارِ عالی سے
کہ ایک ادنیٰ توجہ سے ہماری مشکل آسان ہو

بھنور مین ناؤ آئی ہے بچانا اے حضور اب تو
تمہارے نام کے صدقے اسے ہرگز نہ طوفان ہو

تری ترچھی نگہ پیارے عجب کچھ کام کرتی ہے
بنائے آپ ذرہ کو فلک پر مہرِ رخشان ہو

(۱۵۸) (۴)

یہ موقع پر کہان ملتا برآمد ہے شہِ خوبان
ہے صحو ایسے مین اچھا تو فدائے جانِ جانان ہو

فرقتِ یار نے دم بھر نہ سلایا مجھکو
بختِ خوابیدہ سے یہ کس نے جگایا مجھکو

لوگ ہنستے ہین مجھے دیکھکے آتے جاتے
خوب اچھا ہوا دیوانہ بنایا مجھکو

باڑ پر باڑ رکھی صاف یہ بیرحمی ہے
کیا کوئی اور نہ تھا آپنے پایا مجھکو

(۱۵۹)

صحو کیا دیکھئے ہوتا ہے ہمارا کل حال
راستہ بھول گئے یار بلایا مجھکو

ردیف ئے ہوز

پلوا سے مدینہ مین جو سلطانِ مدینہ
کردون گا دل و جان کو قربانِ مدینہ

دن رات تصور مین گزرتا ہے عجب کیا
شاید نظر آجاے بیابانِ مدینہ

مدت سے کھٹکتا ہے مرے دلمین عزیزو
یہ خار ہے کیا خارِ مغیلانِ مدینہ

حسرت مین مرے جاتے ہین ہم روزِ ازل سے
جبریل بنا جب سے ہے دربانِ مدینہ

بلبل کیطرح دل ہوا شیدا جو ہمارا
ہے پیشِ نظر میرے گلستان مدینہ

کیا شکر ادا اوسکا کرین ہو نہین سکتا
کہلاتے ہین ہم بھی تو گدایان مدینہ

جلدی سے خبر لیجیے یا سرورِ عالم
ہم روزِ ازل سے ہوے مہمان مدینہ

(۱۶۰)

اے صحو کدھر دھیان ہے کیا بکتا ہے یہ تو
معلوم نہین غیر خدا شان مدینہ

(۳)

عاشقِ حیرت زدہ دلگیر پشتِ آئینہ
ماہرو ہے سامنے تصویر پشتِ آئینہ

ہے لکھا تیری جبین پر کاتب اپنے ہاتھ سے
واہ کیا اولٹی ہوئی تدبیر پشتِ آئینہ

چھوڑ کر اوس قبلہ رخ کو ہین بھٹکتے زاہدان
لو مبارک ہو اونہین تکبیر پشتِ آئینہ

(۱۶۱)

لبِ اعجاز جو ہلجاے تمہارا خواجہ
کام بنجاے گا فی الفور ہمارا خواجہ

(۵)

جب ہین جانون کہ مقاصد مرے سب آئین
کبھی اجمیر مین ہلجاے جو تنہا خواجہ

مزرعِ یہ دلِ کامے خشک ہوا جاتا ہے
آپ برسات ہین برسات کو برسا خواجہ

اب جو چاہین سو کہین ہندو مسلمان مجھکو
مین دل و جان سے ہون بندہ تمہارا خواجہ

(۱۶۲)

مصحفِ رخ کی تلاوت کیا جنسے اے صحو
نارِ دوزخ سے نہین خوف ہے خواجہ خواجہ

(۴)

صدق دل سے بخدا جو کوئی آیا خواجہ
مقصدین دل کی وہی آپ سے پایا خواجہ

کیون نہ مقصد اوسے حاصل ہو تمہارے در سے
جو کوئی آپ کے دربار مین آیا خواجہ

اسی امید پہ حاضر ہون در دولت پر
کوئی باقی نہ رہے دل کی تمنا خواجہ

(۱۶۳)

تیرے دربار سے کوئی نہین محروم گیا
کیا عجب صحو کو ہو جائے اشارا خواجہ
(۷)

ہمارا بختِ خوابیدہ جگا دو یا حبیب اللہ
جمالِ پاک کا جلوہ دکھا دو یا حبیب اللہ

ہوا برخاستہ دل ہے تمہارے درد فرقت مین
نہین منظور اسکو منا دو یا حبیب اللہ

تمنا اب مجھے ہر دم نہین اسکے سوا ہرگز
خودی کو اب میرے دل سے بھلا دو یا حبیب اللہ

گزارش کر نہین سکتا کہ روے پاک کو دیکھون
مجھے نعلین تم اپنی دکھا دو یا حبیب اللہ

جلاے عشق کی آتش ہر اک لحظہ نئی صورت
مزے یہ عاشقونکے ہین مزا دو یا حبیب اللہ

رہی طاقت نہین مجھ مین کہ واں تک چلکے مین آؤن
قدم ہٹتا ہے اب پیچھے بڑھا دو یا حبیب اللہ

(۱۶۴)

یہی ہے صحو دل مین شوق دیکھون روضۂ اطہر
زمین پلکون سے مین جھاڑون بلا لو یا حبیب اللہ
(۴)

بیچتا ہون بیدرم یوسف سر بازار دیکھ
مفت مین وصل صنم ہے طالبِ دیدار دیکھ

چشمِ نابینا مین ہے گر سرمۂ وحدت لگا
آئینہ مین شکل اوسکی جھک کے سو سو بار دیکھ

مین نہین کہتا انا الحق مفت مین بدنام ہؤن
اور رکھا کا فر گلے پر عشق کی تلوار دیکھ

بندۂ بت بت بنا شد لیک از بت کے جدا
شوق سے ڈالا گلے مین زاہد از زنار دیکھ

کتب خانہ

ردیف یا

(۱۶۵) (۵)

ہوا ہون گم مین جو یار تجھہ مین نظر مین بس ہے تو ہی تو ہے
چھپایا بالکل وہ ایسا مجھکو کہلین جو آنکھین تو رو برو ہے

جو پھونکے ناقوس دیر مین ہے اذان ہین دیتے حرم کے اندر
کہ برہمن اور شیخ جی کو ہمارے صاحب کی جستجو ہے

ہے خوف کسکا مجھے رقیبو ہے یار میرا مین یار کا ہون
رہی نہین باقی ہمارے دلمین کسیطرح کی بھی آرزو ہے

وہ گلبدن کل ہوا مین جامہ مجھی سے جسنے کیا بس کہ چاک
لگایا چھاتی سے اوسنے مجھکو بھی دلمین بھی اوسکی بو ہے

(۱۶۶) (۷)

نہونا تو صحو بیخبر بیان یہ جائے فکر عجیب تر ہے
بنایا صورت پر اپنے آدم جسے مین دیکھا سو ہو بہو ہے

مری او بیخبر تجھکو خبر ہے
مرے پہلو مین بیٹھا سیمبر ہے

نہ جا زاہد کے دھوکے پر تو ہرگز
شب آخر ہو چکی وقت سحر ہے

وہ ظالم رات بھر بیچین رکھا
مقام عاشقی جائے خطر ہے

نہین خالی ہے کوئی جا اوس سے
مکان اوسکا کہان یارو کدھر ہے

دل عاشق نے کہائی چوٹ پر چوٹ
نگاہ یار کیا جادو اثر ہے

او جاڑا گھر کو میرے باغبان نے
درخت معرفت کا یہ ثمر ہے

(۱۶۷) (۱۱)

علاج اسکا بھی کچھہ معلوم ہے صحو
فراق یار مین درد جگر ہے

یہ واقف رمز قالو بلیٰ اور انی آنا کا صندل ہے
لولاک لما کے عاشق کا کس شان سے نکلا صندل ہے

لے سر پر آئے در پہ ترے جبرئیل امین ادھار ہے ملک
فیاض ازل نے بھیجا ہی محبوب علا کا صندل ہے

ہی پیر و جوان کو بھی یہ ہوس ہم سر سے چلے جائینگے بس
ملتا ہے کسے اب دکھین بھلا محبوب علا کا صندل ہے

مجموعہ لطافت صندل ہی ہر دلکے لئے یہ قوت ہے
مجنون کو ملی ہو لیلیٰ بھی کیا روح فزا کا صندل ہے

تاثیر کہون کیا اُسکی ہین دنیا کو بھلا دل سے ابھی
حوران جنان تیار کیے تسلیم و رضا کا صندل ہے

بھولا بھٹکا رہ ہین انکا اب ساتھ لئے وہ آتا ہی
عالم مین ہدایت غیبی ہی اوس راہ نما کا صندل ہے

ہر ماہ جمادی الثانی مین تاریخ بست و یکم بیشک
خوشبو یہ جہانمین ہوتی ہی کیا اہل صفا کا صندل ہے

کیا عرش سے لیکر فرش تلک ایک نور کا عالم روشن ہے
ہے زیر زمین تا زونکی جھلک کس درجی کا صندل ہے

رضوان نے بھی کھولا دروازہ مشتاق کھڑے کب آتے ہین
حوران جنان تیار کیے تسلیم و رضا کا صندل ہے

بس دور سے آتے عالم ہین مشہور تمہارا کوچہ ہے
بیمار ابھی پاتے ہین شفا کیا دار شفا کا صندل ہے

(۱۶۸) کوئی زہد کو - کوئی تقوی کو مین سر پر لیکر صندل کو
اے صحو مجھے اب خوف ہے کیا یہ دور خزا کا صندل ہے (۷)

ہمارا ہادی ہمارا رہبر ہمارا مرشد ابو العلا ہے
بنی کا وارث علی کا نائب ولی کامل ابو العلا ہے

عرب سے لیکر عجم تلک کا ہوا ترقی یہ دین احمد
ہے فیض جاری جہانمین انکا عزیزو دیکھو ہر انکیا ہے

ہی وجد حالت پہ اپنی دولت جسے وہ چاہین عطا ہین کرتے
نصیب ایسے کہان گدا کے جو دیکھے شاہا تو کیمیا ہے

وہی ہی ظاہر وہی ہی باطن وہی ہی اول وہی ہے آخر
یہ سمجھے ہم ہین لباس بدلا ہے نام رکھلیا ابو العلا ہے

کہے ہو قرآن مین بخل ناقوب یہ ہمسے ملتے نہین ہو صاحب
ہوئی ہی تقصیر ہمسے کیا اب بتاؤ صاحب عتاب کیا ہے

تمہاری خواہش مین یار جانی مین دین دنیا کو چھوڑ بیٹھا
ہوے نہ یان کے نہ ہم وہان کے جو ایسی خواہش مین مبتلا ہے

(۱۷۰) بلاؤ پاس اپنے صحو کو تم تہمت لگاؤ لے گلے لگالو (۵)
تمہارے ملنے کے شوق مین وہ عجب بلا مین پھنسا ہوا ہے

عجب خوب مژدہ یہ قرآن مین ہے — وہ شہرگ سے نزدیک انسان مین ہے
پتہ تو ہمین مین تھا اوس نازنین کا — عبث بحث ہندو مسلمان مین ہے
احد جب تعین مین احمد کے آیا — وہی رنگ بیرنگ ہر شان مین ہے
کہان ذات مطلق کہان ہم مقید — ظہورِ کل اب جزوِ اعیان مین ہے

(۱۷۱) تمنا یہی صحو کی ہے حسن سے (۶)
بتادے بتادے جو انسان مین ہے

ہمارے نقش پہ یہ سب جفا ہمین سے ہوئی — پرائے آپ ہین ہم پر خطا ہمین سے ہوئی
نہین فلک مین یہ طاقت ترا اٹھاتا بار — ادائے خدمتِ قالو بلیٰ ہمین سے ہوئی
طریق عشق مین ثابت قدم رہے ہم ہی — جفا تمہین سے ہوئی اور وفا ہمین سے ہوئی
نہین ہے آیتِ قرآن ثم وجہ اللہ — جہان مین دخترِ رز کی ادا ہمین سے ہوئی
لگانا تہمتِ عالم کا بے سبب تو نہین — بھلے بُرے کی جہانمین بنا ہمین سے ہوئی

(۱۷۲) نہین ہے تسبیہ دلدار عاجزی اے صحو (۵۱)
طریق عشق مین فکر دعا ہمین سے ہوئی

اے مسلمانان وہ جانان اور ہے — اپنا اپنا دین و ایمان اور ہے
جانتے ہر اک ہین اپنے حال کو — کون کہتا ہے کہ انسان اور ہے

شور ہے نازل ہوئے مصحف ہین جا بجا
ہے یقین پر اپنا قرآن اور ہے
کھیلتے کیا ہو گلی کوچہ مین تم
شہر وجہہ اللہ کا میدان اور ہے

(۱۷۳)
خوف سے بے خوف ہو جا صحو تو
اب ترے گھر کا نگہبان اور ہے
(۷)

پوچھتے کیا ہو آرزو کیا ہے
گھر مین دلبر ہے جستجو کیا ہے
دربدر کس لئے بھٹکتے ہو
ڈھونڈھتے کس کو روبرو کیا ہے
شش جہت مین یہ جلوہ ہی کس کا
بر سر بام ماہرو کیا ہے
مین کو مین مین فنا تو کر دیجئے
پھر بقا ہو تو مین و تو کیا ہے
آرزو کو اوٹھا کے پھینک دیکھو
بیٹھ دم بھر یہ گفتگو کیا ہے
کیون نہین دیکھتے ہو اپنے کو
یہ تگاپوئے کو بکو کیا ہے

(۱۷۴)
جب یقین ہو چکا یہی ہے وہ
صحو کہتے ہین آبرو کیا ہے
(۵)

جبکہ پہلو سے مرا یار چلا جاتا ہے
ساتھ اوسکے دلِ ناچار چلا جاتا ہے
ملک الموت بھی شاید کہ مجھے بھول گئے
چھوڑ کر گھر مین وہ بیمار چلا جاتا ہے
حضرتِ عشق نے کی ہے یہ خرابی دیکھو
پوچھنا تک نہین مختار چلا جاتا ہے
آجتک ایسا مسلمان نہ کوئی دیکھا
چھوڑ کر کعبہ کو دیندار چلا جاتا ہے

برملا پیر و جوان کہتے ہین کیا خوب مجھے

(۱۷۵) صحو یہ تیرا گرفتار چلا جاتا ہے (۷)

لبِ اعجاز سے فرماؤ تبسم کیا ہے
گھر مرے آنے مین پھر تم کو تکلم کیا ہے

نہین بے پردہ او نہین دیکھا کسی نے ابتک
نور مردم کا ہے کیا آنکھ مین مردم کیا ہے

ناخدا سے نہین کچھ کام خدا حافظ ہے
کشتیِ دل کو مرے خوفِ تلاطم کیا ہے

اپنے آغوش مین اکدم تو مجھے سونے دے
لوری کیسی ہے یہ جبریلؑ کی قم قم کیا ہے

تجھکو منظور تھا جنت سے کہ نکلے آدم
خیر ہے قبلۂ من حیلۂ گندم کیا ہے

ہم گنہگارون کو کافی ہے وسیلہ تیرا
تیری رحمت کے مقابل مین یہ قلزم کیا ہے

(۱۷۶) شہِ قاسمؓ ہے ترا روزِ ازل سے حامی (۵)
صحو پھر تجھکو شفاعت کا توہم کیا ہے

مبارک آپ کو ہو تختِ شاہی
ہمین کافی ترے در کی گدائی

تری چوکھٹ پہ جب کی جبہہ سائی
تمنا نامرادون کی بر آئی

مرے ہر کام کا حامی تو ہی ہے
کہ تیرا کام ہے حاجت روائی

بھروسہ آپکا ہے میرے دل کو
عجب کیا گر کرے مشکلکشائی

(۱۷۷) ہے قربان صحو دل اور جان سے اسدم (۴)
صدائے نحنُ اقرب جب سنائی

ترا اے صنم یہ ستانا غضب ہے
کہ ہم بیکسون کو رُلانا غضب ہے

رقیبون کے گھر آنا جانا غضب ہے
حسینون سے دل کا لگانا غضب ہے

وہ روپوش ہوکر کیے ہم کو ظاہر | نگاہون سے یہ مسکرانا غضب ہے

(۱۷۸) | زبانی مری اون سے اتنا تو کہدو | (۷)
کہ صحو حزین کو ستانا غضب ہے

جو قطرہ تہا دریا مین آکر سمایا | دوئی کا یکایک جو پردہ اوٹھا ہے
کرو شمع روشن نہ مرقد پہ میرے | کہ شمع رسالت سے دل پر ضیا ہے
عزیزو ستاؤ نہ تم چہوڑ دو اسکو | محبت مین حضرت کے دل گل گیا ہے
لگی آگ عشق پیمبر کی ایسی | جو تہا ماسوا سب کا سب جل گیا ہے
طفیل شہیدان کرب و بلا اب | مدینہ دکہا دو یہی التجا ہے
جدا تن سے سر ہو تو قدموں پہ دہر لو | خوشی مجہکو حاصل ہی پہر عذر کیا ہے

(۱۷۹) | اگر دل ہے بیمار اے صحو جاؤ | (۵)
مدینہ تمہارا تو دار الشفا ہے

جان فدائے جان جانان یار انسان ایک ہے | جان عالم لاکہہ ہین اور جان جانان ایک ہے
پرتو رخسار سے روشن ہوئے دونون جہان | ماہ رخشان ہین بہت مہر درخشان ایک ہے
بات اک نادر تجہے کہتا ہون اے طالب سمجہ | شک نہ رکہہ دلمین ذرا گبر و مسلمان ایک ہے
ہمنے دیکہا شہر مین پائی خلائق بیشمار | تاج گیر و تاج بخش اور سب کا سلطان ایک ہے

(۱۸۰) | ہوش مین آ صحو نادان چہوڑ دے بس تو اصول | (۵)
مختلف صورت ہین حرفان دیکہہ قرآن ایک ہے

کہان رہ گئے تھے میان آتے آتے
ہوا کام پورا یہان آتے آتے

فقط شور باقی ہے زاغ و زغن کا
چمن لٹ گیا باغبان آتے آتے

امانت کے بدلے ہے عصیان کا دفتر
لے آئے ہین بار گران آتے آتے

مین انسان ہون صاحب فرشتہ نہین ہون
بیان کر چکا داستان آتے آتے

(۱۸۱) سنا دے مرا حال اے صحوا ونکو
جگر پھٹ گیا ہچکیان آتے آتے (۴)

تیری صورت کی قسم صورت مری آنکھونمین ہے
جب سے دیکھا مرمٹا حیرت مری آنکھونمین ہے

باغِ وحدت کا کھلا رہتا ہے دروازہ مدام
کون کہتا ہے غلط کثرت مری آنکھونمین ہے

انتظارِ یار مین آنکھین مری پتھرا گئین
ایک دو دم کی ابھی فرصت مری آنکھونمین ہے

(۱۸۲) صحو اب مجھکو نہین ہے مال و زر کی آرزو
دولتِ دیدار کی دولت مری آنکھونمین ہے (۵)

ولہٗ قدس سرہٗ فی النعت

محمدؐ یہ ارض و سما آپ کا ہے
قسم ہے خدا کی خدا آپ کا ہے

مجھے ہر طرح سے بچا لو محمدؐ
یہان اور وہان آسرا آپ کا ہے

مقید کہون گر تو مطلق ہین حضرت
بتاؤن مین کیا جو پتا آپ کا ہے

مرا دل سراپا ہے آئینہ خانہ
خدا کی قسم رونما آپ کا ہے

نہین آنکھ کہولے سے کہلتی ہو واللہ
یہ دل مین تصور بسا آپکا ہے

محمدؐ یہ کون و مکان آپکا ہے
زمین آپ کی ہے زمان آپکا ہے
سما سے سمک تک ہے آئینہ خانہ
دو عالم مین جلوہ عیان آپکا ہے
نہ موقوف نزدیک اور دور پر ہے
وصال اب مجھے تو عیان آپکا ہے
تصدق تمہارا ہے جو کچھ کہ ہے سو
نہان و عیان لابیان آپکا ہے

(۱۸۴) اسے ہر طرح سے بچانا محمدؐ
یہ صحو حزین مدح خوان آپکا ہے (۷)

بزم جانان تک کہین کیا جب رسائی ہو چکی
منقطع عالم سے دل کی آشنائی ہو چکی
چھوڑ دے اسلام کو اور بتکدہ سے کام کیا
تہمتِ ناحق برآئی اور بھلائی ہو چکی
آئینہ مین کچھ نہین تیرے سوا آئینہ رو
اب کدورت جا چکی یار صفائی ہو چکی
بادہ خواری خوب ہے لیکن جوانی چاہیے
عہد پیری مین مزا کیا جب خرابی ہو چکی
الوداع اے زہد و تقوی الوداع اے عقل و ہوش
جام وحدت پی چکا ہون پارسائی ہو چکی
خاتمہ بالخیر کا اب خوف کیا ہے ہو نہو
سنگ دہلیز صنم پر جبہ سائی ہو چکی

(۱۸۵) صحو ظاہر صحو باطن ایک تھا اب دو ہوے
مختلف صورت ہوئے ظاہر جدائی ہو چکی (۵)

صبحدم محفل مین ساقی کے شراب اچھی ملی
دل جلانیکے لئے زاہد کباب اچھی ملی

ہے بغل خالی ہمارا ایک حمایل کے سوا
مصحفِ رخسار کی اُم الکتاب اچھی ملی

آسمان کی ہے رضائی اور زمین کا بسترا
فرشِ مخمل سے ملایم کیا مُراب اچھی ملی

مُنہ سے چپٹتی ہی نہین اب کیا کرون تدبیر مین
دخترِ رز پیرِ مغان خانہ خراب اچھی ملی

(۱۸۶)

صحو نازان کیون نہو دل خوش نصیبی پر مرا
دولت یا بوس او سکی آنجناب اچھی ملی

(۵)

عاشقون کی جانفشانی اور ہے
حُسن یوسف کی کہانی اور ہے

کون سمجھے ہے کسی کی بات کو
اپنی اپنی لن ترانی اور ہے

یاد پیری مین کروگے یا نہین
موسمِ خوش نوجوانی اور ہے

ہو تو آ گہ جلدی اپنے حال سے
او سکی ہر دم مہربانی اور ہے

(۱۸۷)

جانتا کب ہے مسیحا صحو اسے
دردِ دل تیرا نہانی اور ہے

(۶)

کیا جانے کوی او سکو ادہر ہے کہ اودہر ہے
ابتک تجھے ایدل نہین کچھ اپنی خبر ہے

بازارِ محبت مین نجا ہاتھ تو خالی
اِس راہ مین سالک کے لیے سود و ضرر ہے

رہتا ہے امانت کا مرے سر پہ گران بار
ہستی مین مسافر ہون مجھے بیم و خطر ہے

آزاد جو دنیا سے ہین وہ لوگ ہین اچھے
موجود ہر اک حال مین سامان سفر ہے

صورت کو مری دیکھ کے کہتا ہے پریرو
اوس شوخ کے رتبہ کیلیے خوب یہ گھر ہے

گھبراتا ہے واعظ کے تو کیا کہنے سے بندے

(۱۸۸) ضامن ہے ترا صحو تو پھر کیا تجھے ڈر ہے (۴)

دن ہے یہ عید کا رندون مین ہم آغوشی ہے
آج مشہور ہے سرکار کی گلپوشی ہے
درِ میخانہ کھلا یار کی مے نوشی ہے
تیرے میخوارون کو کیا دیکھیے بیہوشی ہے
جیتے جی جو کہ مرا پھر اوسے مرنا کیا ہے
کوئی جھگڑا نزہا یار سبکدوشی ہے

(۱۸۹) جان اور بوجھ کے پھر دور سمجھنا اوسکو
صحو یہ کیسی تری ہائے فراموشی ہے (۴)

دلِ ساقی زمینِ کربلا ہے
ستمگر ہاتھ مین خنجر لیا ہے
کسے طاقت مقابل ہو اجل سے
ہزارون تن جدا سر سے کیا ہے
تجھے منظور ہے گر قتل پیارے
سرِ تسلیم ہون جو کچھ رضا ہے
مجھے ہندو کہو تم یا مسلمان
ہوا اقرار تو انکار کیا ہے

(۱۹۰) ہوا صادر جو فرمانِ الست
جوابِ صاف صحو اپنا بلیٰ ہے (۵)

عاشقون کو روز و شب دیدار ہے
فی الحقیقت مین نہین ہون یار ہے
سرمۂ وحدت تجھے اب چاہیے
دیدہ خود بین تیرا بیکار ہے
وہ تو تیرے پاس ہے اے بے بصر
دیدۂ حق بین تجھے درکار ہے
دم مین وصلِ یار ہے اے بے خبر
خوابِ غفلت سے اگر بیدار ہے

خوف محشر کا تجھے ہے صحو کیا

(۱۹۱) تیرا حامی حیدرِ کرار ہے (۵)

کلبۂ خاص میرا رشکِ درِ جنت ہے
گر ملاقات کو آئے تو خوشا قسمت ہے

مین نہین جاؤنگا کعبہ کو کبھی چھوڑ تجھے
پاس کے پاس مجھے گھر مین ملی دولت ہے

دھوکا زاہد کو ہوا پیچھے پڑا جنت کے
وصل کی کہو ہی چکا ہاتھ سے وہ دولت ہے

ہونٹ بھی میرے ہین اور دانت بھی میرے پیارے
مُنہ سے گر بولون تو پھر سر پہ کھڑی آفت ہے

(۱۹۲) کیا ضرورت تھی انا الحق کو جو بولے منصور
نکے مین نائی کی صدا نکے پہ صحو تہمت ہے (۵)

صورتِ تصویرِ جانان دو جہان مین کون ہے
گر مکین لامکان ہین اس مکان مین کون ہے

فہم مین آتا نہین پھر جسم و جان مین کون ہے
بندہ پرور آپکے وہم و گمان مین کون ہے

مختلف صورت سے ظاہر عالمِ امکان مین
شعبدہ بازی دکھاتا آسمان مین کون ہے

ہے منزہ قید سے وصفِ جمالِ اوس یار کا
صورتِ ما و شما مین این و آن مین کون ہے

(۱۹۳) صحو کس بیقدر کو اپنا دئے ہو نقدِ دل
یہ تو فرماؤ مجھے سود و زیان مین کون ہے (۷)

مقید نہ مطلق مسلمان تو ہے
میرا کفر و اسلام و ایمان تو ہے

مجھے جان کی اپنی پروا نہین کچھ
تو جی میرے پیارے میرا جان تو ہے

ہوا حال ابتر گلے سے لگا لے
مصیبت زدہ دل کا ارمان تو ہے

مجھے دے نہ دھوکا خدا کیلئے اب
مین سمجھا تجھے شاہ جیلان تو ہے

لگا کر مجھے کفر کا تو نے فتویٰ
چڑھاتا ہے سولی پہ سلطان تو ہے
صدا سن رہا ہون تری گوش دل سے
میری جسم اور جان مین ہر آن تو ہے

(۱۹۴) امانت اوٹھا صحو لائے ہین سر پر
یہان وہان سے آیا سو انسان تو ہے (۷)

کیا کہون قاصد مرا دردِ نہانی اور ہے
خط مین کچھہ لکھا ہے اور اونکی زبانی اور ہے
خاک چھانی اِک زمانہ جستجوے یار مین
عمر کی جان عالم یہ کہانی اور ہے
کب برابر ہو شنیدہ جسنے دیکھا آنکھہ سے
عشقِ بازی مین مذاقِ من دگر کی اور ہے
ہے کسیکو حبِ دنیا ہے کسیکو حبِ جاہ
بندہ پرور اپنا اپنا یار جانی اور ہے
اے زلیخا یاد رکھہ تو روبرو کہتا ہون مین
تیرے یوسف کی قسم یہ میرا جانی اور ہے
سختیان آبا عنبان اوس گل کی خاطر سے مین
بُلبل دل سے تو سُن اوسکی زبانی اور ہے

(۱۹۵) مکے سے توبہ چاہیئے عہد مین پری کے صحو
جو چلے جاتے نہین لطف جوانی اور ہے (۴)

عزیزو کہتے ہین تن نوانی ہمارا اونکو خیال کب ہے
پسند موسیٰ کی چاپلوسی فقیر صورت سوال کب ہے
ہوا پہ خاکی کے خاک اُڑا کر رہا نہ نام و نشان باقی
خودی کو دل سے بُلا چکے ہین پھر اونکا ملنا محال کب ہے
شرابِ غفلت پیے ہین زاہد وہ جوہر اپنا دکھا رہے ہین
بنا رہے ہین وہ باتین گہرین تمیز اونکو خیال کب ہے

(۱۹۶) نرالا ہے سب سے صحو میرا فلک کا والی نہین کا سلطان
قسم ہے تیری زلیخا مجھکو کہ تیرا یوسف مثال کب ہے (۵)

خوشی اونکی ہماری آبرو دربان جاتی ہے
نکلکر روح قالب سے کہین مہمان جاتی ہے

ندامت پر ندامت ہے لگا کر چاند پر دہبہ
غضب مین شوخیان اونکی ہماری جان جاتی ہے

بلائے ناگہانی ہے جب ہے دخت رز کو بھی
ملائے خاک مین چاہت مری ہر آن جاتی ہے

ڈراتا ہے مجھے مرنیکے پہلے کس لئے زاہد
پلٹ کر پاس سے میرے قضا ہر آن جاتی ہے

(۱۹۷)

تری صورت نہین جیتی چھپائین لاکھ پردے مین
جدہر دیکھا اودہر اے صحو یہ پہچان جاتی ہے

(۸)

دلکو ہر دم ہر گھڑی سودائے زلف یار ہے
اور قفس مین جان وحشی طالب دیدار ہے

عاشقون کو درد دل سوز جگر درکار ہے
جام جم کی کب ہے پروا جس بغل مین یار ہے

آجکل مین کس کشاکش مین پڑا ہون دوستو
نہ کوئی مونس ہے میرا نہ کوئی غمخوار ہے

ہوگیا شاید جنون بستی سے گھبراتا ہے دل
طفل نادان کر رہے خالی نہین سنگسار ہے

عشق لیلی مین ہوئی مجنون کی کیا نوبت کہون
چشم عالم مین سراپا بس ذلیل و خوار ہے

رنج و راحت کچھ نہ پوچھو جیتے جی وہ پا گئے
سب سے بہتر عاشقون کو دولت دیدار ہے

بعد مرنے کے زمین پر ہے کہان اونکا مزار
نام ہستی سے عزیزو اونکو ننگ و عار ہے

(۱۹۸)

کیا غرض ہے عاشقون کو دین اور دنیا سے صحو
تیرے عاشق کے تئین چاہت تری درکار ہے

(۵)

گل باغ الستی بہی رخ روشن گلابی ہے
ملا معشوق قسمت سے بلا کا وہ شرابی ہے

رقیبون کے سکھانے سے ہوئی میری خرابی ہے
مگر اونکی جہان مین اے عزیزو کامیابی ہے

تلاوت مصحفِ رخ کی کرے مقدور ہے کسکا
مصفا چہرہ ہے اوسکا عجب وہ خوش کتابی ہے

گداز و سوز و غم کی کچھ نہین لذت سے عالم کو
مرا رونا وہی جانے دلِ بریان کبابی ہے

(۱۹۹)
ہے فکر اے صحو فردا کی قضا سر پر کھڑی ہر وقت
بصورت برف کے دنیا بقا تیری حبابی ہے
(۵)

چمن مین صبحدم باد بہاری تنکے آئی ہے
ہوئے ہین نغمہ زن بلبل کی گل سے آشنائی ہے

مشیخت آنکر گھیری لیا جب ہاتھ مین تسبیح
خرابی کے ہوا درپے خیالِ پارسائی ہے

نہین ہے کھیل لڑکون کا محبت سخت مشکل ہے
ہو کیسے گرم بازاری کہ دل مین خود نمائی ہے

ڈراتا ہے کسے زاہد ہوے مشہور عالم مین
خبر ہے شہر مین صاحب کہ اونکی رونمائی ہے

(۲۰۰)
روش ایسی جہانمین کم نہین ہے صحو غیریت
خدائی مین عیان دیکھا طریق بوالعلائی ہے
(۴)

گران فروش ہے پیرِ مغان شرابی ہے
جلا چکا ہے مرے دلکو وہ کبابی ہے

بتون کا سامنا تدبیر کیا کرے کوئی
حیا کرے نکرے عین بیحجابی ہے

نہ کیون خجل ہو زلیخا جو دیکھے آنکھون سے
عزیز و یار کا چہرہ مرے کتابی ہے

شکار کرتے ہین دنیا کا آڑ مین دین کے
ملی یہ مفت مین صاحب تمہین نوابی ہے

(۲۰۱)
دگرگون حال ہوا صحو کا ہے ملنے سے
زیادہ کل سے مرے دلکو اضطرابی ہے
(۶)

خانہ بردوش پڑے پھرتے ہین نادان ابھی
خاک سمجھے نہ اوسے گبر و مسلمان ابھی

عظمت و شان سے تیرے ہین گدا سب ممتاز
کیون نہ حاصل ہو اونہین تخت سلیمان ابھی

سیری ہوتی نہین عاشق کو بجز روزِ جزا
دلمین باقی ہے ترے وصل کا ارمان ابھی

رنگ بیرنگ ہوا اونکا اشارہ ہے غضب
دیکھیے ہوتا ہے کیا صاحبو سامان ابھی

منفعل ہو گئے اب دیکھیہ عنایت کو تری
اپنا مجرم کو کیا حضرتِ انسان ابھی

(۲۰۲)

طفلِ مکتب ہی رہا خیر تو ہے ہوش مین آؤ
صحو سمجھا نہین تو معنیٔ ایمان ابھی

(۱۲)

ہوا دل آپ پر جو مبتلا ہے
ہزارون طرح کی ہمپر بلا ہے

یہ عقدہ ہم پہ کچھ کھلتا نہین ہے
ابھی تو قسمتون مین کیا لکھا ہے

کبھو ٹلتا نہین قسمت کا لکھا
ہین ہم اب اور ہمارا دلربا ہے

نہین سننے کے واعظ کی نصیحت
قفس سے مرغِ جان اب اڑ رہا ہے

ہین دیوانے ہوئے اوس گھر کے اب ہم
پڑی پیرون مین گو زنجیر پا ہے

تو یوسف ہو تو مین بیشک زلیخا
اگر ہمسے ملے تو کیا بُرا ہے

یہ سر ہے آپکے قدمون پہ حاضر
جو کرنے قتل ہو پھر عذر کیا ہے

پکار و نام سے اِک بار مجھکو
تمنا ہے یہی اور مدعا ہے

چلون گا پیچھے محشر مین تمہارے
بغل مین بس خیالِ دلربا ہے

مجھے غافل نہ سمجھو غافلو تم
حضوری لی مع اللہ برملا ہے

کہان تک مین چھپاؤن عشق کی بات
کہ باتون مین مرا مطلب ادا ہے

(۲۰۳) کہان ہے صحو مین کسکو سناؤن میرا قصّہ نہایت بس بُرا ہے (۵)

مستفیض فیضِ اقدس دونون عالم ہو چکے
تخمِ وحدت درزمینِ دل ہرا ک کے بو چکے

ہین قفس مین بند بیجا آب و دانہ تنگ ہے
بس ستم ہے باغبان کے مرغ بیکس رو چکے

آہ مظلومان سے ابتک نیلگون ہے آسمان
اپنی اپنی زندگی سے ہاتھ ہر اک دھو چکے

جو گئے جیتے جی وہ خوشحال ہین ہر حالمین
مٹگئے جھگڑے تمامی ملک ہستی کھو چکے

(۲۰۴) پاسبان ہے اوسکے در پر رات بھر سویا نہین کون کہتا ہے رفیقو صحو کیا بس ہو چکے (۴)

جامۂ توحید کی سر پر پہین کچھہ اور ہے
یار کا سب سے نرالا بانکپن کچھہ اور ہے

کسکو ہے یارا کہ دم مارے کوئی اہل جہان
اوسکے سکّے کا ہر اک جا پر چلن کچھہ اور ہے

یہ لطافت لائینگے شاعر کہان سے شعر مین
ہر زبان پر یار کا شیرین سخن کچھہ اور ہے

(۲۰۵) اوس کے کوچے مین گیا دل عاقبت محمود ہے ظاہر اہل شرع کا گور و کفن کچھہ اور ہے (۷)

دل سے پوچھا کہ آرزو کیا ہے
ہنس کے بولا کہ مین وتو کیا ہے

جبکہ تو مٹ چکا ہو اظاہر
پھر دوبارہ یہ گفتگو کیا ہے

رازِ معشوق ہے مرے صاحب
فاش کہنا یہ کو بکو کیا ہے

وہ تو غماز ہے زمانے کا +
پیشِ آئینہ مو بمو کیا ہے

ہر صفت سے تو خود ہوا موصوف
بندہ پرور یہ جستجو کیا ہے
عشق کا جب سے مین ہوا بندہ
پوچھیے اوس سے آبرو کیا ہے

(۲۰۶)
صحو آیا ہے پاے بوسی کو
تجھ سوا اوسکی آرزو کیا ہے
(۵)

مست ساقی کیون نہو بندہ نوازی آج ہے
دست بیعت کر چکا ہون سرفرازی آج ہے
ڈھنگ ہے سب سے نرالا فیض بخشی کا ترے
حد سے بیحد ہے حرارت دلگدازی آج ہے
مست ہین ادنی و اعلی ہے ملک حیرت زدہ
شان پاکِ بو العلا کیا بے نیازی آج ہے
دیر کیا چوگانِ میدان روبرو ہے آپکے
وقتِ فرصت ہے غنیمت عشق بازی آج ہے

(۲۰۷)
کیا خبر کل کی ہے کسکو فکر کیا کرتا ہے تو
صحو یہ پوشیدہ تجھ سے کارسازی آج ہے
(۴)

عاشق نہین معشوق ہین پردہ نشین و ان کون ہے
غافل ہین عالم آپ سے جانے مجھے وہان کون ہے
کیسہ تراخالی نہین کرتا گدائی ہے عبث
محتاج اپنے آپ ہین بیساز و سامان کون ہے
دھوکا ندے زاہد مجھے قرآن کے معنی ہین ہم
پردہ کیا ہے یار نے ہندو مسلمان کون ہے

(۲۰۸)
کہنا میرا سن صحو تو نسبت اضافت چھوڑ دے
لیلی کہان مجنون کہان صحرا نوردان کون ہے
(۵)

آجکل پنکھے کی جنبش بھی نئے طور پہ ہے
بزم عشاق مین آمادہ وہ کچھ جور پہ ہے
منتظر کب سے کھڑا ہون اونہین پروا کیا ہے
خیر ہے صاحب اب اونکی تو نگاہ اور پہ ہے

مجھکو جس کام کی دھن ہے وہ فلک کیا جانے
چکر اوسکو بھی مری فکر میں غوریہ ہے
مست و بیخود ہین ہر اک پیر و جوان آجکے دن
جگمگٹا یار کی محفل مین نئے طوریہ ہے

(۲۰۹) صحو رندان ازل جمع ہین میخانہ مین (۷)
کل تھا جس دور پہ جام آج بھی اُس دوریہ ہے

جس نے دیکھا ہو گیا حیران ہے
کیا ہمارے یار کی تصویر ہے
رتبۂ عالی جہان مین تین ہین
باپ ہے اُستاد ہے یا پیر ہے
دل لگانا غیر سے اچھا نہین
جا چکی عزت ہوا دلگیر ہے
کیا کیا صیاد نے بیدام کے
بن چکا دل اندنون نخچیر ہے
آکے دروازہ پہ میرے پھر گیا
کیا ہماری شومئی تقدیر ہے
اب مسیحا نے اوٹھایا ہاتھ کو
کر نہین سکتا کوئی تدبیر ہے
سیکڑون سر اُڑ گئے بے مار کے
کھنچ گئی ظالم کی کیا شمشیر ہے

(۲۱۰) اقرار کر کے آپ جو ہمسے مکر گئے (۵)
ہم جیتے جی ہی جان سے اپنی گذر گئے
کیا فائدہ ہے جینے سے آخر تو موت ہے
لاکھون ہزارون دیکھیے بس منتظر گئے
جاتا ہے جو اد دہر کو پھر آتا نہین ادہر
کیا جائے کربلا ہے کہ قاصد بھی مر گئے
افسوس کی ہے جائے کہ آئے تھے کسلئے
قول و قرار بھول گئے بے خبر گئے

آئے تھے ہم جہان مین کچھہ دیکھنے کو سیر

(۲۱۱) کہلتے بنائی آنکھہ کہ ہم بے سفر گئے (۶)

رات کو صاحب سلامت سو گئے — مفت مین دیدار دولت کھو گئے
عہد مین ساقی کے میرے صاحبو — شہر کے زاہد شرابی ہو گئے
آئے تھے کس کام کو بازار مین — نقد دل دیکھے نہ بھالے کھو گئے
آئینہ تھا جب تلک کچھہ بھی نہ تھا — دیکھہ صورت کو عزیزان رو گئے
ہر دل ناچیز آہن آپ سے — ملتے ہی پارس سے سونا ہو گئے
چھوڑ کر مجھکو اکیلا دشت مین — قافلے والے روانہ ہو گئے

(۲۱۲) آج میرے دفتر عصیان کو صحو (۵)
آب رحمت سے ملائک دھو گئے

غمزے سے لاکھون آپکے بیہوش ہو گئے — بزم جہان مین حیف سے روپوش ہو گئے
پیر و جوان دور مین ساقی کے مست تھے — زاہد تمام شہر کے مے نوش ہو گئے
انجان کسقدر ہین کہ پہچانتے نہین — قول و قرار دل سے فراموش ہو گئے
مشاطہ عشق کی اونہین لائی جو کھینچکر — اچھا ہوا خوشی سے ہم آغوش ہو گئے

(۲۱۳) لو جیتے جی نجات کا پیغام آگیا (۵)
بار گنہ سے صحو سبکدوش ہو گئے

بدل گیا ہے زمانہ جناب کے بدلے — پلایا ساقی نے پانی شراب کے بدلے
قسم مین کہا کے کہون گا گلہ نہین تیرا — عذاب دین کوئی مجھکو ثواب کے بدلے

نجاؤ وعظ و نصیحت پر اسکے تم ہرگز
بغل مین اوسکے ہے شیشہ کتاب کے بدلے

فقط مزے کے لئے اپنی آگ پینوکا وہ
جلایا دل کو ہے ظالم کباب کے بدلے

(۲۱۴)

کہان یہ لطف عنایت تھی بعد مدت کے
وہ صحو چلتے ہین اب تو عتاب کے بدلے

(۵)

صاف فرمایئے اب مجھسے تکلف کیا ہے
عشق بازی مین جنون تیرا تصرف کیا ہے

رنج و غم روز فزون مجھکو عطا ہوتا ہے
تیرے سرکار مین اے عشق تلطف کیا ہے

کسکو یارا ہے ترے آگے کوئی بات کرے
علم سینہ ہو جسے علم تصوف کیا ہے

پاس کے پاس ہے گھر مین نہ آئے صاحب
عذر معقول ہے اور وجہ توقف کیا ہے

(۲۱۵)

صحو تم ہمکو کبھی آپ بُلاتے ہی نہین
جمع اغیار رہین سب اون سے تعرف کیا ہے

(۵)

دلِ مضطر ہمارا آشنا ہے
جو تھا باطن وہی ظاہر ہوا ہے

جدہر دیکھا جہان مین تجھکو دیکھا
تو ہی کیا صورتِ آدم نما ہے

بنایا آئینہ دونون جہان کو
کہ ہر صورت مین صورت دیکھتا ہے

نہین پہچانتا کوئی کسیکو
یہ کیسا یار نے پردا کیا ہے

(۲۱۶)

مجھے دھوکا ہوا ما و شما سے
نہین تو صحو کوئی دوسرا ہے

(۵)

دل نہین دلبر ہمارے پاس ہے
جیسے پھولون مین مہکتی باس ہے

اون سے ملنا تو کبھو ہوتا نہین — کیا قیامت پر قیامت یاس ہے
اپنے اعمالون کا کیا کچھہ ہو بیان — سب گناہون سے سیہ قرطاس ہے
کس بہروسہ پر ہین جیتے عاصیان — اب رسولؐ اللہ کی ہم کو آس ہے

(۲۱۷) مجھکو محشر کا نہین کچھہ خوف صحو — پیشوا میرا وہان عباس ہے (۵)

صورت یار کی تصویر ہے صورت میری — غیر سمجھے نہ کوئی بت بھی ہے مورت میری
ہے قسم شیخ و برہمن کو میرا منہ دیکھین — دل مین اصلا نہ کہین دونون کدورت میری
ساتھہ مختاری کے عالم ہے تمامی مجبور — بے ضرورت ہے جہان ہیچ ضرورت میری
بات سمجھے نہ کوئی اور ستانے آئے — بے نیازی کی ہے کیا شان عزورت میری

(۲۱۸) صحو کیا عالم اجسام مین تم بھول گئے — لوگ کسطرح سے کرتے ہین کفورت میری (۶)

شعور ہستی خاکی کی خاک اڑائے چلے — جفا و جور زمانے کے ہم اٹھائے چلے
نہ جا گلی مین تو اونکی اب ایدل نادان — جہان مین دیکھا حسینونکو دل لگائے چلے
کھچا نہ عرصہ ہے اس بحر مین کوئی دیکھا — دم حباب سے ہر دم جہان مین آئے چلے
ابھی تلک یہی شک اونکے دلمین ہے باقی — دم اخیر بھی ہم کو وہ آزمائے چلے
جہانمین دیکھا یہ ہمنے مقام عبرت ہے — کفن مین دیکھا جو اونکو منہ چھپائے چلے

کبھی رلاتے ہو ہم کو کبھی ہنساتے ہو

(۲۱۹) جہان مین صحو کو تمنے میان ستائے چلے (۵)

یا نبیؐ مجھکو مدینہ مین بلا لیجے کبھی
دلِ ناشاد میرا شاد کرو پھر علیؑ

مجھکو دنیا کی ہوس ہے نہ ہوس عقبیٰ کی
روضۂ والا کو دیکھون مین تمنا ہے یہی

مجھکو وہ آنکھہ کہان دیکھون جمالِ روشن
گرد روضہ کے پھرونگا گویا شہپر سا کبھی

ضبط کب تک مین کرون آپ سنو یا نہ سنو
کبھی ہو جائے جو موقع تو کرون عرض یہی

(۲۲۰) اشتیاقیتکہ بدیدار تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من (۳)

میری عمر گزر گئی رونے مین نہ تو خط ہی لکھا نہ تو آپ آیا
کرون کیا مین فراق کا تیری بیان نہین تجھسے چھپا ہی حال دلی

میان قول و قرار کر بھولے یہان جاؤ گے کیا کہہ لیکے وہان
دکھہ کے جگر ہی مین ہم تو پہنسے نہ تو دین ملا دنیا نہ ملی

(۲۲۱) یہان آیا وہان سے تو کام تھا کیا ذرا ہوش مین آ کے خیال تو کر
کہون صحو اپنی نہ پرائی کی تجھے دلکی تو ایک گرہ نہ کھلی (۵)

ہے خنک چشم وہی یار کا جلوہ دیکھے
عمر بھر پھر نہ کوئی ایسا تماشا دیکھے

کیا کرامت ہے تری اے مرے فخرِ عالم
تیری ہر بات مین اعجاز مسیحا دیکھے

کس قیامت کی ہے رفتار کہو خیر تو ہے
آج تک شعبدہ ہم اک بھی نہ ایسا دیکھے

یہان ہر اُمتِ عاصی کو یہ مژدہ پہونچا
لکھا قرآن مین ہے طور پہ موسےٰ دیکھے

(۲۲۲) صحو کیا تجھسے کہون اونکی خوشا قسمت ہے
دونون عالم مین تیرا یار سہارا دیکھے (۵)

بندے کو کوئی بندۂ درگہ نہین سمجھے
قطرہ کو بجز قطرۂ دریا نہین سمجھے

کہتے ہین جسے دل وہ تیرا خاص مکان ہے
کعبہ نہین سمجھے اوسے قبلہ نہین سمجھے

بینش یہی دانش یہی فہمید یہی ہے
بس اپنے سوا اور کو مولے نہین سمجھے

ظاہر ترا تشبیہ ہے باطن ترا تنزیہ
سمجھے ہین وہی آپ کو بیجا نہین سمجھے

(۲۲۳) خود وحدت و کثرت مین وہی جلوہ نما ہی
ہم صحو الگ یار کا میلہ نہین سمجھے (۷)

ہے جفا و جور زیبا نازنین کے واسطے
چاہیئے صبر و رضا قلبِ حزین کے واسطے

لامکان مین دل بنایا دل نشین کیواسطے
جمع ہین اجساب سارے اوس مکین کیواسطے

درد و غم رنج و مصیبت دل سے پوچھا چاہیئے
ہمنے سب کچھ سہہ لیا اوس مہ جبین کیواسطے

پیشتر برباد کرنا چاہیئے عاشق کے تئین
ہم بنا اوس گھر کی دیکھے کفر و دین کیواسطے

گو سفندِ موت بھی ہے اک غذائے عاشقان
بے قضا کے ہے قضا اہل یقین کیواسطے

خیر و شر کے آپ خالق ہم فقط محکوم ہین
تہمتین ذمے ہین میری عیب مین کیواسطے

(۲۲۴) صحو اب کیا خوف ہے تجھکو گنہ ہونگا ترے
ہے دو عالم رحمۃً للعالمین کیواسطے (۵)

میرے اونکے روبرو ہے سینہ درپن دیکھیئے
قلب کو سونا بنایا مثلِ کندن دیکھیئے

گلرخونکے چاہ کا جاتا نہین خالی اثر
گور مین کانٹے بہرے ہین اونکے کارن دیکھیئے

ایلے گیلے پھر رہے ہین ہر روش پر نازسے
ہے برآمد باغ مین وہ رشکِ گلشن دیکھیئے

قدر کیا بیقدر کو ہے اوس در نایاب کی
گر گئی خانہ خرابی عقل کو دن دیکھیے

(۲۲۵)

دن نکل آیا مگر صحو اب تلک جاگا نہین
خوابِ غفلت سے نہ چونکا بخت خفتن دیکھیے

(۳)

پردہ یہ اچھا نہین ہے عاشقِ بیمار سے
زندگی کا لطف ہے جانان تیرے دیدار سے
آنکھ سے آنکھین ملانا یہ بھی وہان ٹھیری خطا
پوچھتے کیا خیریت ہو نرگسِ بیمار سے

(۲۲۶)

سیر ہون جینے سے جانان جان کی پرواہ نہین
صحو کا کاٹے گلا جو چاہے اب تلوار سے

(۴)

کیون ہمسے رُکے جاتے ہو اے یوسفِ ثانی
پوشیدہ رقیبون سے ہے پیغامِ زبانی
عاجز ہے میری عقل تیرے غمزے سے جانان
سمجھے نہین جاتے ہین تیرے رازِ نہانی
آداب سے لازم تجھے اے چشمِ مجازی
ہے پیشِ نظر عین میرے گنجِ نہانی

(۲۲۷)

جو کچھ کہ ہے اے صحو محبت کی بدولت
پیری مین بھی باقی ہے میرا لطفِ جوانی

(۵)

جی مین آتا ہے کرون شکوہ بیدادِ کبھی
ہمسے راضی نہوا وہ ستم ایجاد کبھی
یار بھولا ہے مجھے مین نہین بھولا اوسکو
چشمِ گریان ہے میری لب پہ ہے فریاد کبھی
آن کی آن مین کیا ہو گیا دل کو میرے
طفلِ مکتب تھا کہین ہو گیا اُستاد کبھی
صبحدم روتے ہین مرغانِ چمن دیکھ مجھے
رحم آتا نہین دلمین تیرے صیاد کبھی

جب مین جانو لگا تری صحو ہے قسمت اچھی

(۲۲۸) | او سکے دربار مین ہو تیری بھلایا دکھی | (۵)

جب سے جانان تجھسے الفت ہے، مجھے
اپنی صورت سے بھی نفرت ہے، مجھے

ہے یہی زاہد مرا روزہ نماز
دیکھنا اوسکا عبادت ہے، مجھے

اے بُت مغرور کیا پروا تجھے
یان ہر اک لحظہ قیامت ہے، مجھے

وصلِ جانان جب نہووے جیتے جی
پھر میرا جینا ندامت ہے، مجھے

(۲۲۹) | مجھسے نہ پوچھو حالِ وصلِ دلربا
کیا کہون اے صحو حیرت ہے، مجھے | (۳)

نہین بن آتی ہے تدبیر کوئی یار مجھے
پاس آنے نہین دیتے ترے اغیار مجھے

نحن اقرب کے اشارے سے عیان سب یہ ہوا
چھپکے کیا خوب کیا آپنے اظہار مجھے

چھوڑ کر جب مین وطن اپنا یہان پر آیا
خوبرویون نے کیا خوب گرفتار مجھے

لاابالی ہر آن ہے تیری
بے نیازی کی شان ہے تیری

گھر مین اس تن کے کیا رکھا باقی
نذر قبلہ یہ جان ہے تیری

کون فریاد کو سُنے میری
تیغِ بران زبان ہے تیری

تجھسا ہرجائی کون ہوتا ہے
ہر مکان مین دوکان ہے تیری

(۲۳۱) | صحو مختار میری جان کا ہے
تیر تیرا کمان ہے تیری | (۶)

نگاہِ لطف سے تہا کامیاب پہلے سے
ہمارے اونکے تہا کچہہ حجاب پہلے سے

بگڑ رہی ہے طبیعت اوبجہہ رہا ہے مزاج
رفیق ہے دلِ خانہ خراب پہلے سے

کہو یہ حوروں کو جاوین او دہر نہ آوین ادہر
پلائی ساقی نے مجہکو شراب پہلے سے

پڑہایا یار نے ہے مجہکو کچہہ سبق ایسا
مٹائی ہستی کی ساری کتاب پہلے سے

سُراغ اوسکا زمین پر نہ کچہہ فلک پہ ملا
نہان زمین مین ہے آفتاب پہلے سے

(۲۳۲)
کرین گے گور مین کیا منکر و نکیر سوال
بنایا صحو نے سب کچہہ حساب پہلے سے
(۴)

تماشا دیکہنے آئے جہان کا ہم بھی
نشان بنگئے وہم و گمان کا ہم بھی

کسی کا کچہہ نہین بگڑا جو کچہہ ہوا سو ہوا
اوٹھائے صدمہ یہ سود و زیان کا ہم بھی

خیالِ ابروئے مژگان مین ہون خمیدہ قد
گمان کرتے ہین تیر و کمان کا ہم بھی

ہمین وہ بہولے ہین پر ہم اونہین نہین بہولے
نظارہ کرتے ہین پیر و جوان کا ہم بھی

(۲۳۳)
ہر شے مین نمودار ہوا خیر و شر سے
وہ بھولا نہین آپ کو غائب ہو نظر سے (۵)

معلوم ہوا آنکہہ لڑائی ہے کسی سے
برسات برستی ہے مرے دیدۂ تر سے

مجبور کیا یار نے مختار بنا کر
یارا نہین بندے کو قضا اور قدر سے

فریاد بہلا کس سے کرون کسکو سناؤن
وہ ساتھہ ہوا جسنے نکالا مجہے گہر سے

حامی تو ترا یار ہوا روز ازل سے

(۲۳۴) کیا خوف تجھے صحو بتا کور نظر سے (۵)

خانہ خراب کرتی ہے خواہش شراب کی — سینے سے اوسکے آتی ہے بُو یہ کباب کی
چوری سے مے کو پیتا ہے وہ طفلِ برہمن — صحبت پسند کیون نہو رندِ خراب کی
مجرم ہون مے پرست ہون کیجے مجھے معاف — زاہد سے بات پوچھئے کار ثواب کی
دھوکا حضور دیتے ہین پوشاک کو بدل — پہچانتا مین خوب ہون صورت جناب کی

(۲۳۵) کیا خوف صحو کو ہے مسرت کی بات ہے (۵)
محشر مین تجھکو بس ہے مدد بوترابؑ کی

مری قمری روح اُڑتی پھر بگی — ملے نہ ملے آگرہ مین ملے گی
الگ ہوگیا بھُس مین چنگاری ڈالی — سلگ تو گئی آگ کیسے بجھے گی
نہین بوالہوس کا یہان پر گزارا — کہین بیل کلتھی کی منڈوے چڑھیگی
صدا ننگ رہتا ہے نام و نشان سے — ہماری زمین پہ نہ تربت بنے گی

(۲۳۶) یہان صحو ہیجان روتا کھڑا ہے (۵)
سُنے حال لیلےٰ تو مجنون بنے گی

گلشنِ دنیا سے ہم بھی داغِ حسرت لیچلے — باندھکر گٹھری گنہ کی سر پہ تہمت لیچلے
مٹھی باندھے آئے تھے ہم ہاتھ خالی لیچلے — آئے تھے کس واسطے ہم کیا ندامت لیچلے
طالبِ دنیا کوئی ہے طالبِ عقبیٰ کوئی — ہم فقط مینائے دلمین تیری حسرت لیچلے
بے بسی کا وقت نازک ہم کرین تو کیا کرین — دیکھتے اُسکو رہے ہم وہ غنیمت لیچلے

(۲۳۷) صحو یان معلوم ہوگا کل کے دن احوال سب (۵)
سیر کو آئے یہان تے پر مصیبت لیچلے

میرا ہمنام نہین کوئی جہان مین باقی
تن تنہا ہون دلا جسم مین جان مین باقی

قید سے چھوٹ گئے ہوگیا زندان خالی
نام لیوا نرہا کوئی جہان مین باقی

جسکو دیکھا بس اوسے رنگ مین ڈوبا پایا
رنگ بیرنگ ہے کیا پیر و جوان مین باقی

تیری اس شست کے قربان دل و جان سے ہون
آجتک اک نرہا تیر کمان مین باقی

(۲۳۸) صحو مین دیکھنے آیا ہون تماشا اپنا (۵)
اک دو دن کا ہے مہمان مکان مین باقی

موج دریا ہین ہم نہ دریائی
مفت مین ہو گئے ہین رسوائی

نہ تو بندہ ہون نہ خدا ہون مین
شرک اور کفر مین ہون سودائی

مجھسے پوچھو نہ کچھ صفت اوسکی
عاشق زار ہون مین سودائی

مین تو گمنام بے ٹھکانا ہون
رہنے والا ہون مین تو صحرائی

(۲۳۹) نہ تو مطلق ہے نا مقید ہے (۵)
صحو ہے خوب تیری بن آئی

عہد پیری مین ہوئی آج ملاقات مری
پھر وہی جام تھا ساقی تھا مدارات مری

مجھکو امید نتھی دیکھئے پا بوسی مین
آج مقبول ہوئی خوب مناجات مری

سنگ دلکو نہ کوئی موم سا ہوتے دیکھا
دیکھ لی اوس بت کافر نے کرامات مری

پوچھتے تک نہین انجان ہوئے جاتے ہین | مرتے دم خاک کرے کوئی مکانات مری

(۲۴۰) | اسقدر بھی نکہا سنکے مصیبت افسوس
صحوہان خوب لکھی تمنے حکایات مری | (۵)

آئینہ پیدا کیا ہے مُنہ دکھانے کیلئے | دیکھہ صورت کو چلے صورت چھپانے کیلئے
ہے پریشان فکر ہر دم تیرے کوچہ مین مدام | کیا کیا پیدا مجھے تو آزمانے کیلئے
ایلے گیلے پھر رہے ہین کوچہ و بازار مین | تاج کرّا منار کے پہرتے دکھانے کیلئے
کُھل گیا نقشہ طلسماتِ جہان کا دوستو | وہ ہمین پیدا کیا شاید مٹانے کیلئے

(۲۴۱) | صحو اب تیرے سوا اپنا نہین فریادرس
کیا ہمین آنکھین دئے آنسو بہانے کیلئے | (۵)

دوست سب دور ہوئے دیکھہ کے حالت میری | کرتے اغیار ہین آ آ کے زیارت میری
برہمن دیر کو اور شیخ چلا کعبہ کو | دونون عالم کو ہے منظور عبادت میری
سر بھی سرکار کا ہے تیغ بھی سرکار کی ہے | مجھکو پھر عذر ہے کیا کیجے شہادت میری
جدا امجد کو ملایک نے مرے سجدہ کیا | تم تکلف نہ کرو دیکھو حقیقت میری

(۲۴۲) | ایک کرشمہ سے کیا صحو ہے عالم پیدا
رنگ لائی ہے بنا خوب خجالت میری | (۵)

خارج از عقل ہے دیکھو جو حقیقت دلکی | کسطرح سے ہو بیان مجھسے یہ حالت دلکی
اوسپہ جب تک نہ پڑے اہلِ صفا کا پرتو | کب نکالے سے نکلتی ہے کدورت دلکی

ضبط گریہ جو کرون آہ نکلجاتی ہے
صرف اقرار زبان سے نہو ایمان کامل

کب چھپائے سے چھپی رہتی حالت دلکی
اوسکی وحدت مین نہو جبکہ صداقت دلکی

(۲۴۳)

صحو مین اپنے حسن پیر کے صدقے جاؤن
ابھی ہوجاے گی طے دم مین مسافت دلکی

(۵۱)

وجود پاک کا جلوہ نظر آئے تو کیا آئے
کہو اوس اہل غفلت سے کبھی تو دیکھہ معنی کو
خودی رخصت ہوئی منہ بیخودی نے جبکہ دکھلایا
لبون پر جان آپہونچی مریض عشق کی تیرے

اگر علم الٰہی مین بشر آئے تو کیا آئے
بصورت صورت انسان نظر آئے تو کیا آئے
میرے گھر مین اگر وہ فتنہ گر آئے تو کیا آئے
مین حیران ہون اگر رشک قمر آئے تو کیا آئے

(۲۴۴)

وہ سب کے جد امجد ہین کہون کیا صحو مین بڑھکر
ہمارے دیکھنے کو بوالبشر آئے تو کیا آئے

(۷)

مجھے ساقی شراب آگرہ دے
ہوئی مسلی میرے تن کی گڈریا
مقابل آئینہ ساہون مین تیرا
یہی اک آرزو باقی ہے میری
یہی ہے التجا پیر مغان سے
مجھے ظاہر کیا ہے آپ چھپکر

مین صدقے تیرے متوالا بنادے
تو اپنے رنگ مین پیارے رنگادے
خیال ماسوا دل سے بھلادے
شراب آگرہ ساقی پلادے
تیرے قدمون کے نیچے مجھکو جادے
خدایا خاک مین مجھکو ملادے

نہین قابل غلامی کے عجب کیا

(۲۴۵) کہ نامِ صحو دفتر مین لکھا دے (۵)

کیا بہت تلاش گلی بہ گلی — مجھے تیری کہین بھی خبر نہ ملی
مین تو پھرتا ہون باغ جہان مین سدا — جیسے بہنو را پھرے ہی کلی بہ کلی
تمھین ناچ نچاتے ہو خاطر خواہ — مین تو کچھہ بھی نچانون بُری کہ بھلی
کیا پردے سے جب وہ صدا ئے الست — میرے سر سے تو قالو بلےٰ نہ ٹلی

(۲۴۶) کہون صحو مین کس سے محو سوا (۵)
میرے دل کی تو ایک گرہ نہ کھلی

خرابی ہو کے در پے کی عبث پہلی تمنا نے — نہ پوچھا حال کچھہ میرا عزیزو اوس سیانے
خریدے جسکا جی چاہے سر بازار آئے ہم — نہ پایا چاہ یوسفؑ مین مرا ایسا زلیخا نے
جو کچھہ گزری مصیبت ہے فراق یار مین دلپر — ملایا خاک مین پیارے مجھے میری تمنا نے
کسی کا کچھہ نہین بگڑا لگائی آگ در پردہ — ہوا جل خاک کا تو وہ سنبھالا مجھکو دریا نے

(۲۴۷) یہ کہدو صحو سے جا کر ادب لازم ہے دونو نکا (۵)
کبھی عیسےٰ کبھی موسیٰ مجھے آتے ہین سمجھانے

باغ مین بال ترے یہ ہمنے مانا ہم نہ تھے — داغِ دل لالہ سے کچھہ لیکن ہمارے کم نہ تھے
روبرو سرکار کے رکھا ہوا ہے آئینہ — ہر کسی صورت کے قابل دیکھہ لیجے ہم تھے
کیا ہوئی عاشق زلیخا دیکھہ یوسفؑ کے تئین — یا محمدؐ تیرے عاشق دو نو یہ عالم نہ تھے
سب کے پہلے رحمۃ للعالمین پیدا ہوئے — نورِ مطلق تھا مگر حضرت آدم نہ تھے

(۲۴۸)

جائے گر یہ ہے عزیزو پہلی منزل میں لٹا
صحو کیون کیا ساتھ تیرے کوئی بھی ہمدم نہ تھے (۵)

مجھے جان پہچان انجان ٹھیرے
طلبگار میرے قدردان ٹھیرے

تھے چاہنے والے اے میر صاحب
برابر نہ ہندو مسلمان ٹھیرے

مصاحب ہین اونکے ملایک عزیزو
ظلوماً جہولاً تو انسان ٹھیرے

نہین ہون مین قابل گدائی کے تیرے
گدا تیرے در کے تو سلطان ٹھیرے

(۲۴۹)

سناؤ مرا حال اب صحو کو تم
سراتن مین مہمان کیون آن ٹھیرے (۵)

فرقت مین مرا جاتا ہون جانا کئی دن سے
دریائے محبت کو ہے طغیان کئی دن سے

کوئی بار محبت کو اٹھائے تو مین جانون
سر پر لیے پھرتے ہین جو انسان کئی دن سے

جب چھوڑ کے وہ تخت سلیمان یہان آئے
مشہور ہوئے آپکے دربان کئی دن سے

کیا اس سے زیادہ ہو بھلا رتبہ کسی کا
ہے زیر قدم تخت سلیمان کئی دن سے

(۲۵۰)

شہر گے قریب آیا ہے قرآن مین اے صحو
پہچانے نہین گبر مسلمان کئی دن سے (۵)

مجھے بتکدہ مین چاہت کسی بتکی کھینچ لائی
گیا میرا زہد و تقوے گئی میری پارسائی

اسی دل کا شیفتہ ہون مین اسیکا ہون فدائی
یہی خانہ خدا ہے یہی عرش کبریائی

میرا سینہ پر فضا ہے میرا دل خدا نما ہے
وہ ہے آگرہ کی بستی یہ ہے باغ بوالعلائی

میرے دل کے گہر مین تو ہی مرے چشم تر مین تو ہے
میری ہر نظر مین تو ہی ہے تجھی سے سب خدائی
مجھے عشق نے ستایا مجھے عشق نے جلایا
مجھے عشق نے رولایا مجھے عشق کی دوہائی

راز پوشیدہ ہو اغیار ہے ہمراہ مرے
خوف کی بات ہے کیا یار ہے ہمراہ مرے
ہان نہین سمجھے کوئی مجھکو اکیلا ہرگز
ساتھہ ہر حال مین سرکار ہے ہمراہ مرے
کار دنیا کی ہوس دل کو نہ عقبےٰ کی طلب
مجھکو اب غم نہین غمخوار ہے ہمراہ مرے
صلح کل شیخ و برہمن سے مجھے حاصل ہے
ہاتھہ مین سبحہ و زنار ہے ہمراہ مرے

(۲۵۲) اوس مسیحا کو مرا حال سُنا دیجو صبو
مدتون سے دل بیمار ہے ہمراہ مرے (۴)

صدر ہر جا کہ نشیند بہ ہما نجا صدر ست
خاک پر بیٹھیا ہون دربار ہے ہمراہ مرے
چھوڑ کر اپنی حکومت مین یہان آیا ہون
مجھکو کیا غم ہے کہ غمخوار ہے ہمراہ مرے
مے کے پینے سے عبث منع تو کرتا ہے مجھے
کیا نہین جانتا میخوار ہے ہمراہ مرے

(۲۵۳) صبو بازار مین آیا ہے زلیخا سے کہو
تیرے یوسفؑ کا خریدار ہے ہمراہ مرے (۵)

یہ دل جانتا ہے جفائین تمہاری
قیامت کرین گی ادائین تمہاری
ادہر آؤ پیارے گلے سے لگا لون
مین جی بہر کے لے لون بلائین تمہاری
بتاؤ سوا دل کے ہین کوئی ایسے
جو بار محبت اوٹھائین تمہاری

جو وہ گھر مین آئین تو مقصد ہو پورا
پڑون پاؤن منت بڑھائین تمہاری

(۲۵۴)
گئے بھول تم صحو قرار اپنا
گذشتہ وہ باتین سنائین تمہاری
(۵)

پوچھتا کوئی نہین عاقل و نادان مجھے
جان انجان ہوے گبر و مسلمان مجھے
برہمن و بید تو قرآن پڑھین ہین مومن
کس طرح بھولے ہوئے بیٹھے ہین انسان مجھے
کون بخشتا ہے وجود آپ کو تھے آپ عدم
کیا نہین جانتے تم بے سر و سامان مجھے
ہائے کچھ قدر نہین کرتے ہین افسوس مری
اپنا وہ سمجھے ہین ہر طرح قدردان مجھے

(۲۵۵)
مین خفا ہوتا نہین صحو وہ چاہین سو کہین
دیکھیے کہتے ہین کیا گبر و مسلمان مجھے
(۵)

کیے وعدے پیمان شکن کیسے کیسے
ملے خاک مین گلبدن کیسے کیسے
جو پہنا ہوا آج گلگون قبا ہے
ادائین ہین جادو پہن کیسے کیسے
کیا ایک حملہ مین تسخیر عالم
ہین پیارے تیرے یہ چلن کیسے کیسے
سنورتے ہین جسم کبھر جاتے ہین وہ
ہین اعجاز زلف رسن کیسے کیسے

(۲۵۶)
گئے بھول اصلی وطن کو یہان سب
ہوے صحو یہ مادمن کیسے کیسے
(۴)

تیرا آباد میخانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے
جہان مین دور پیمانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے
نہین مانوس ہوتا ہے قیامت کر دیا برپا
دل وحشی یہ بیگانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

گزارے عمر ہم ساری کہ جسکی جستجو مین تھا
ملامت مین دیوانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

(۲۵۷)

رسائی صحو کیونکر ہو میری صورت گدائی کی
مزاجِ یار شاہانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

(۵)

یار الفت کا میرے سر پہ اوٹھاؤن تو سہی
منتین کرکے تجھے یار مناؤن تو سہی

پیشِ قاضی نہو دعوی میرا باطل قاتل
سرخروئی کے لئے بات بناؤن تو سہی

ہے سزا اوسکی یہی راز کو جو فاش کرے
بات کی بات مین سولی پہ چڑہاؤن تو سہی

بگڑی جاتی ہے طبیعت تیری زاہد کیونکر
جام پر جام ابھی تجھکو پلاؤن تو سہی

(۲۵۸)

شمع رخسار کا پروانہ بنا چاہتا ہون
صحو محفل مین جو شب جان جلاؤن تو سہی

(۲)

پاس کے پاس میرے پاس نہ آئے گا ہے
خواب مین ہی کبھی صورت نہ دکہائے گا ہے

سنکے احوال کو کیا خوب ہنسی مین ٹالے
ایک دو آنکہہ سے آنسو نہ بہائے گا ہے

عرصہ سے مجھکو طلب یار کے دیدار کی تھی
دو عدو دلمین ہوس خانۂ خمار کی تھی

بعد مرنیکے ہوا مجھکو یقین ہے افسوس
ہے جو صورت میری صورت یہی دلدار کی تھی

من عرف پہچاننے کی بات ہے
سب نفی اثبات ہے سو ذات ہے

جب خودی اوٹھہ جائیگی دل سے ترے
تو رہے گا تو تیری ذات ہے

یار کے کہنے مین کیا تاثیر ہے
دونون عالم کو کیا تسخیر ہے

یان رہین یا وان رہین مختار ہین
دوجہان سرکار سے جاگیر ہے

خواہانِ محبت ہون شرارت نہین آتی
اے ہم نفس مجھکو عداوت نہین آتی

جاؤنگا مین مدینہ کو یا مصطفےٰ نہین
یاد رہین ہے بخت میرا دست و پا نہین

کس منہ سے ہو بیان بھلا شوق آپ کا
پھر کیا کہون مین دلکو یہ دل مانتا نہین

بیوسیلونکا وسیلہ ہے عراقی ساقی
تیرے میخانہ پر حاضر ہے شرابی ساقی

عرض کچھہ کر نہین سکتا ہون خرابی ساقی
مجھہ بلانوش کو تلچھٹ ہی ہے کافی ساقی

بھردے چلو مین جو شیشے مین ہے باقی ساقی

تیرے رندون پہ ملامت کوئی آئی کی نہین
محتسب کی بھی شکایت کوئی آئی کی نہین

بخدا تا بقیامت کوئی آئی کی نہین
تیرے میخانے پہ آفت کوئی آئی کی نہین

سب دعاگو ہین یہ جتنے ہین شرابی ساقی

ہے کیا عشق کی آتش نے مرا خانہ خراب
دل بھی جل بھن کے ہوا سینے مین دو اللہ کباب

ایکدم کی نہین فرصت ہون کھڑا پا برکاب
تیرا جی چاہے تو پلوادے کوئی جام شراب

ہاتھہ پھیلانے کا بندہ نہین عادی ساقی

قاضی الوقت کے فتوے سے جو نادم ہو گا
بالیقین اہل جہنم کا وہ خادم ہو گا

جام پر جام پلاتا مجھے قاسم ہو گا
جو نہ پیوے گا شراب آج وہ مجرم ہو گا

کو بکو کل سے یہ کردی ہے منادی ساقی

جب سے ساقی نے پلائی ہے شرابِ عرفان
بھول کر بیٹھا ہون مین دلسے خیالِ دو جہان

نیک و بد سے تجھے کیا کام ہے صحرا نوردان
مست کیا جانے کہ دیر ہے کعبہ ہے کہان

عمر ساری تیری بھٹی یہ گذاری ساقی

ولہ قدس سرہ

ایک زمانہ تھا کہ ہجرِ یار مین سینہ فگار
جستجو مین اوسکی پھرتا تھا بہ ہر شہر و دیار

اب وہ دن آئے کہ پارے کیطرح لیل و نہار
یارہائی نمیگیرد قرارش بیقرار

طالبِ دیدار گشتہ ہمچو موسیٰ بار بار

ترس دوزخ ہے نہ ہے کچھ خواہش خلد برین
ہون مبرّا کچھ نہین کھٹکا مجھے از کفر و دین

مست ہون پیکر شرابِ شوق کو اے شیخ دین
خار غم از ننگ و ناموس و زمیر ان ہشین

شہریارم باکسے اصلا ندارم ہیچ کار

دیر و کعبہ مین بھٹکتے ہین یہ شیخ و برہمن
بعض پھرتے ہین بیابانون مین مثل کوہکن

ہونہین سب اشیا موجودہ مین یان پر تو فگن
نیست علم معرفت جن و بشر را ذات من

ہر دو عالم عکس رویم چون بناشد آشکار

جب تعلق کا اوٹھا پردہ تو پھر سب نیک و بد ۔۔۔ ایک آتا ہے نظر کیا دوست کیا اہل حسد
و اعظا یہ آپ کی ناحق ہے مجھسے رد و کد ۔۔۔ جان وہم تا جان خواہد من ندانم غیر خود

گوش دارم از کلام کنت کنزاً یا دگار

گر پڑا ہون بحر وحدت مین جو ہونا ہو سو ہو ۔۔۔ ابتو ہر ذرے مین دیکھون ہون جمال یار کو
محو اپنی ذات مین یہ لطف ہے ایدوستو ۔۔۔ بر ندایت حیرت اندر حیرت افزاید صحو

از در و دیوار گوید خویشتن را یاد دار

ٹھمریان

بنا والے سپیا پیارے ۔۔۔ مجھے لاگی بجریا تورے رے
ایک تو نینا مدھ کے ماتے ۔۔۔ دوجے نینا باندھے کٹاری رے
آؤ پیارے دوارے ہمارے ۔۔۔ مجھے لاگی بجریا توری رے
تن من تجھپہ ڈارون وار ۔۔۔ سیدکارن جوگ اوٹھائی
برہ کی برچھی مینے کھائی ۔۔۔ ماتا پتا کا نام ڈبوئی
چھوڑ دیو سنسار ۔۔۔ مجھے لاگی بجریا توری رے
چاند سورج مین جوت تیری ۔۔۔ مالا جپے سادھو ہر بار
بچن پیا کا اپنے مانون ۔۔۔ کہوئے کرے کو صحو بخانون
کوئی لاکھ کہے مین برا نا نون ۔۔۔ ہونی ہو سو ہوگی ..... یار

مجھے لاگی بجریا توری رے

ایضاله

کیون تو کرتا ہوس اتنی ہے | یان دم کے دم کا گذارا ہے
ناتیرا ہے نامیرا ہے

اپنا اپنا کون ہے اپنا | جھوٹا سارا پسارا ہے
ناتیرا ہے نامیرا ہے

کہنا صحو کا مان لے پیارے | پھر نہین آنا دوبارا ہے
ناتیرا ہے نامیرا ہے

باخیر للا تقیمہ

مجموعہ قطعات تاریخ دیوان صحو رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انطباع دیوان ہذا رنجیہ مطبع گوہر فشان۔ آشنائے بحر عرفان
عالی فطرت معجز بیان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد
جمال الدین خان بہادر دام شوکتہ

قطعہ تاریخ	
مرشد برحق کا کلام لطیف	چھپکے ہوا جلوہ نما مرحبا
رنگ مین ڈوبے ہوئے اشعار ہین	قال مین آتا ہے مزا حال کا
کیسے ہین الفاظ فصیح و بلیغ	جنمین نہان معنی سر خدا
تشنہ لبون کو سخن آبدار	ہے بخدا چشمۂ آب بقا
دیکھکے کہتے ہین مریضان عشق	پا گئے ہم درد جگر کی دوا
کیون نہو کہا ہے یہ زیبا کلام	قطب زمان ہادی راہ ہدا
حضرت آغا متخلص بہ صحو	نغمہ دادو ہی جنکی صدا
مظہر انوار خداوند پاک	مصدر صدق معرفت و اتقا

جوہرِ آئینۂ علم و کمال
گوہرِ گنجینۂ صدق و صفا

اُنکی زبان کاشفِ اسرارِ حق
اِن کا سخن ہے سخنِ بے بہا

حلم نے تاریخ کہی فی البدیہہ
شکرِ خدا صحو کا دیوان چھپا

۱۳۳۲ھ

مِن مداحِ قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل

قطعہ تاریخ دیوان حضرت صحو رح

دیوان ہے یہ صحو کا یا مصدرِ عرفان
ہے سامنے آنکھون کے عجب منظرِ عرفان

تعریف ہے دیوان کی امکان سے باہر
ہر شعر ہے سالک لئے رہبرِ عرفان

سرتاجِ سخن کیون نہو جب کا یہ سخن ہے
کہتے ہین جسے بادشہ کشورِ عرفان

ہر مصرع تر موجۂ دریائے حقیقت
ہر معنی نازک ہے کلیدِ درِ عرفان

مرکز ہین کہ ہین مرکزِ اسرارِ الٰہی
نقطے ہین کہ ہین نامِ خدا گو ہرِ عرفان

آنکھون مین ضیا آئی ہے لفظون کی چمک سے
کوئی مہِ عرفان ہے کوئی اخترِ عرفان

رکھی ہے عجب معنی و الفاظ مین خوبی
وہ شاہدِ عرفان ہے تو یہ زیورِ عرفان

اُڑ چلنے کو طیّار ہے ہر طائرِ مضمون
کھولے ہوئے کس ناز سے ہے شہپرِ عرفان

مطلع سے نمایان ہے کہ ہے مطلع انوار
مقطع سے یہ ظاہر ہے کہ ہے مظہرِ عرفان

چھپتے ہوئے اشعار سے بسمل ہوئے لاکھون
کچھہ غنچۂ عرفان ہین تو کچھہ نشترِ عرفان

سب رنگ مین ہین دیکھکے اس رنگ سخن کو
ہر مست لئے ہاتھ مین ہے ساغرِ عرفان

یہ فیض اوسی عارف کامل کا ہے سارا
شمشیر کے قبضہ مین جو ہے جوہرِ عرفان

کیا خوب جلیل آپنے تاریخ نکالی
یہ صحو کا دیوان ہے اک دفترِ عرفان

سنہ ۱۳۳۲ھ

از جناب محمد اسحاق خان صاحب آغائی تخلص اسحاق

چھپ گئے اشعار میرے پیر کے
ہر دل یزدان طلب کیا شاد ہے

کہدے اے اسحاق تاریخ شیوع
بوستانِ معرفت آباد ہے

۱۳ ھ ۳۲

قطعہ تاریخ رنجیتہ کلک گہر سلک جناب مولوی لطیف احمد صاحب امینائی متخلص بہ اختر مددگار مہوم سکریٹری صاحب سرکار عالی

حضرتِ صحو کا چھپا دیوان
جس پہ صد قے بہارِ جنت ہے

یہ سخن مغز ہے شریعت کا
یہ سخن رہبرِ طریقت ہے

یہ سخن جان ہے تصوف کی
یہ سخن کاشف حقیقت ہے

اسکی تاریخ لکھئے اے اختر | اپنے حق مین بڑی سعادت ہے

بے بہا مل گیا یہ مصرع سال
شاعری ہے کہ یہ کرامت ہے

۱۳ ھ ۳۲

از جناب صاحب العلم والولا مولوی محمد صدیق الزمان حسنا وفا شاگرد حضرت جلیل

حضرت صحو کا جو طبع کرایا دیوان | ہے یہ شمشیر کا ارباب سخن پر احسان
بارک اللہ عجب حسن بیان ہے اس کا | ہے نثار اسپہ فصاحت تو بلاغت قربان
کتنے دلکش ہین یہ اشعار کہ جنکو پڑھکر | سامنے آنکھون کے پھر جاتا ہے جنت کا سمان
صوفیون کو یہ کوئی جاکے سناوے مژدہ | آکے سیراب ہون وہ بحر تصوف ہے روان
راز سربستہ ہے ہر لفظ مین پنہان اسکے | جوہر ذات حقیقی بھی ہے شعرون سے عیان
ایکبار اسکو اگر کوئی سمجھ کر پڑھ لے | ہے یقین اُسکو ملے داخلہ باغ جنان

فکر تاریخ وفا کی تو کہا ہاتف نے
چشم بد دور فصاحت کی ہے جایہ دیوان

۱۳ ف ۲۳

ایضاً ہجری

مدتون سے جسکا ارمان جسکی شہرت ملکون تھی | بارک اللہ آج وہ دیوان ہوا جلوہ نما

صوفیون کو سُنکے وجد آتا ہے ہر ہر شعر پر | کس قدر دلکش کلام صحو ہے صد مرحبا

لے وفا تاریخ کیا ابھی نکالی آپنے
شکر ایزد رہنمائے عارفان دیوان چھپا
۱۳۳۲ ھ

من تصنیف لطیف نثار الملک وقف قوم جناب شیخ محمد علی صاحب صنا میرا حدی اجمیری تلمیذ حضرت معینی مدظلہ

حضرتِ صحو کا یہ دیوان ہے | بے بہا ارمغان اسے کہئے
ہر غزل مین ہے بوئے باغ قدم | روضۂ جاودان اسے کہئے
موتیون کی لڑی ہے ہر اک سطر | روکش کہکشان اسے کہئے
اسکے ہر شعر مین ہے جلوۂ ذات | بے نشان کا نشان اسے کہئے
آسمان جانئے بلاغت کو | نیّرِ آسمان اسے کہئے
ہان سمجھئے اسے مرقع حسن | عشق کی داستان اسے کہئے
ہین مضامین معرفت اسمین | ملک دل کی زبان اسے کہئے
کاروان رہ حقیقت مین | یوسف کا روان اسے کہئے
قول منصور کی ہے یہ تفسیر | سرِّ حق ترجمان اسے کہئے
کیجئے فرض شاعری کو جہان | اور جان جہان اسے کہئے
ماحی وہم و رہنمائے یقین | بالیقین بگیان اسے کہئے

اسمین ہے مہر معرفت کا جلوس
آسمان آستان اسے کہئے

اس سے ٹپتے ہین داغہائے گنہ
یا در عاصیان اسے کہئے

دشت وحدت مین سالکون کے لئے
خط حفظ امان اسے کہئے

رنگ باغ سخن سمجھئے اسے
حسن روئے بتان اسے کہئے

دیجے نسبت ہما سے معنی کو
اور ہما آشیان اسے کہئے

میر یہ ساز ہے تصوف کا
نغمۂ صوفیان اسے کہئے

۱۲ ۳۲ھ

از جناب مولوی حکیم امتیاز حسین خانصاحب واقف شمسی ابو العلائی

صحو و محو حق کا دیوان چھپ گیا
نوا فروز دل ہر مستمند

عرض کی واقف نے تاریخ بشوع
شیخ کامل کا ہے دیوان حق پسند

۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم محمد قاسم حسن صاحب شرر آغائی ابو العلائی

طبع شد دیوان صحو پیر ما
ہر غزل باشد نشان سر غیب

اے بشر ہاتف مرا آگاہ کرد
سال طبع او زبان سر غیب

۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم خواجہ شفیع حسن صاحب شرر آغائی ابو العلائی

ابوالعلائی پیر کا دیوان چھپا
طبع کی تاریخ کہدے اے سخنور

جسمیں ہین اسرار رب ذوالجلال
برگزیدہ ہے ریاض وجد و حال

سنہ ۱۳۳۲ھ

از جناب محمد فیاض الدین صاحب فیضی آغائی ابوالعلائی

نیک دیوان صحو مرشد ما
گفتہ ام سال طبع او فیضی

ہست این جلوہ گاہ راز و نیاز
طبع دیوان شدہ خزانۂ راز

سنہ ۱۳۳۲ھ

از جناب غلام محمد خان صاحب عرف محمد جہانگیر خان واصف آغائی ابوالعلائی

چھپ گیا دیوان صحو پیر پاک
واصف صحوی کہو تاریخ طبع

بن گیا کیا حرز جان کائنات
ہے کلام مرشد عالی صفات

سنہ ۱۳۳۲ھ

تاریخیہ طبع اقدس جناب سیادت انتساب حضرت میر امیر علی صاحب متولی درگاہ معلّی اجمیر شریف مدظلہ

جمع عبد الکریم خان نے کیا
تھی غرض یہ تمام کوشش سے

اپنے مخدوم با صفا کا کلام
اس سے ہون فیضیاب خاص و عام

فکر تاریخ تھی کہ آئی صدا
نغمۂ دلربا ہے اس کا نام

سنہ ۱۳۳۲ھ

از طبع گوہر فشان صاحب العلم والیقین حضرت سید زین العابدین صاحب صاحبزادہ آستانہ معلی اجمیر شریف

دیوان جناب صحو عالی درجات
عابد کو ہوئی جو سال وتاریخ کی فکر

ہے معجزہ مسیح یا آب حیات
برجستہ کہا دل نے "بیاض حسنات"

۱۳۳۲ھ

من نتائج طبع منیف وفکر لطیف بدیع البیان فصیح اللسان مولوی سید محمد عبد المعبود صاحب معینی اجمیری صاحبزادہ درگاہ معلی

مصحفِ منظوم داود آنکہ بود
جمع شد از دست شمشیر آنکہ ہست
نظم آن چون پرتو شمس الضحیٰ
خاصہ در بزم سماع معرفت
سال ترتیبش کہ بخیز دبران

بالیقین صدر الصدور عاشقان
جان مشتاقان سرور عاشقان
دمبدم افزود نور عاشقان
ہر غزل یک نخل طور عاشقان
بانگ تحسین از حضور عاشقان

ہاتفم گفتا معینی حسب حال
شعر داؤدی زبور عاشقان

۱۳۳۲ھ

ولہٗ

سعی شمشیر سے ہم پہونچا
جانشین ابو العلا کا کلام

کون شمشیر گنج فقر و غنا
صاحبِ کلک و صاحبِ صمصام

کیا لکھون شرح مصحفِ داؤد
کہ سراسر ہے حکمت و الہام

ہر کشش مین ہے جذبۂ الفت
ہے ہر اک دائرہ خلوص کا جام

ہوئی تاریخ کی جو فکر مجھے
بول اُٹھے طائران سدرہ مقام

ساکنانِ حریمِ قدس مین ہے
نغمۂ روح پاک اس کا نام

۱۳۳۲ھ

از جامع اوراق خاکبوس آستانۂ پیر دستگیر بندہ شمشیر

چھپا دیوانِ صحوِ پیرِ برحق
رموزِ معرفت لاریب ہے یہ

کہی تاریخ مینے اس کی شمشیر
"کلامِ حق کلام غیب ہے یہ"

۱۳۳۲ھ

ولہٗ

طبع شد نظم قبلہ عالم
مقتدائے زمان و قطب زمین

شاہ داؤد آنکہ از لب او
ہر عبارت چکد چو درِ ثمین

مصرعش ہمچو تیغ قاطع دھسم | بیت اورہنمائے ملک یقین

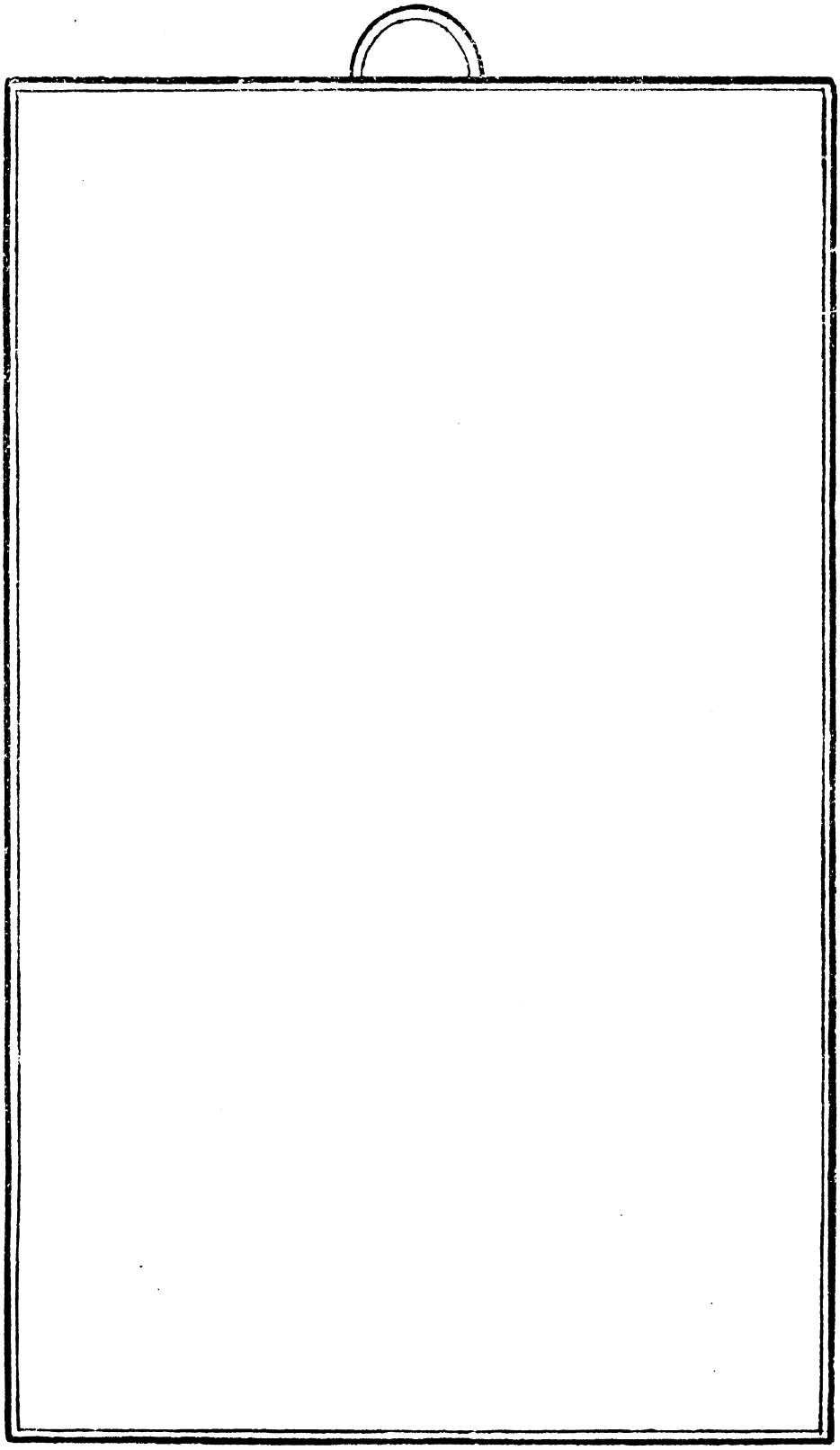
بندہ شمشیر سال وتاریخش
گفت "ارشاد پیر ومرشد دین"
۱۳۳۲ھ

ولہ

سخن پیر ما چو با مستان
سال آن حسب حال آن شمشیر

بادہ پیما بصد تلطف شد
"ہمہ میخانہ تصوف" شد
۱۳۳۲ھ

تمت



ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ مین

خدا کے فضل و کرم سے ہر قسم کی کتابین عربی - فارسی - اُردو - ہندی
و انگریزی خوشخط صحیح بکفایت طبع ہوتی ہین اس پریس کی چھپائی کا
مشتے نمونہ از خروارے یہی نمونہ حاضر ہے ملاحظہ فرمایئے -

نسخ نستعلیق ہندی انگریزی اور ہر قسم کی مصوری اور میلان کا کام
حسب دلخواہ چھپ سکتا ہے اگر یہ چھپائی پسند ہے تو بسم اللہ یہ
پریس آپ کے احکام بجالانے کے لئے حاضر ہے فرمایشون کی تعمیل
جلد و دیانت داری اور بکفایت ہوتی ہے - چھپائی کا نرخ اور شرائط
حسب ذیل پتہ پر خط بھیجکر دریافت فرمایئے ٭

المشتہر

مینیجر ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ